Regd. L. No. 5588

اللہ نور السموت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

مصباح
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دسمبر 1950

سالانہ چندہ ۵ روپئے
قیمت فی پرچہ ۱۲ آنے

وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مستورات کا مذہبی اور علمی رسالہ

جلسہ سالانہ نمبر

مصباح ربوہ

مدیرہ
امۃ اللہ خورشید

زیر انتظام
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
ربوہ

نمبر ۹	بابت ماہ فتح ۱۳۲۹ ہجری شمسی - ماہ دسمبر ۱۹۵۰ء	جلد ۲۲/۱

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی

تقریر دلپذیر

جو حضور نے لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کے اجتماع کے موقعہ پر فرمائی جس میں حضور نے احمدی مستورات کو قیمتی نصائح فرمائی ہیں۔

صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

(شیخ خورشید احمد صاحب شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لاہور سے چھپوا کر ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

۱	شذرات	مدیرہ	۳
۲	احادیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم		۴
۳	نعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم		۶
۴	ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام		۷
۵	تقریر دلپذیر سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		۹
۶	نظم	محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل	۲۴
۷	درویشانِ قادیان اور نونہالانِ جماعت سے خطاب	از مولوی غلام رسول صاحب راجیکی	۲۵
۸	افکار (نظم)	مولوی مصلح الدین صاحب	۲۶
۹	مجھے یہ کفر بہتر ہے مری اسلام سے توبہ (نظم)	ثاقب صاحب	۲۷
۱۰	کیفیات (نظم)	شمیم صاحبہ	۲۹
۱۱	تاریخ اسلام کے ایمان افروز واقعات	شیخ عبد القادر صاحب	۳۰
۱۲	اقوال و افکار	صادقہ قدسیہ صاحبہ	۳۳
۱۳	ایک کہانی حجاج اور بنی بجیل کا ایک آدمی	سارہ قدسیہ صاحبہ	۳۴
۱۴	دو بہادر مسلمان عورتوں کے کارنامے	مسعودہ صمد صاحبہ	۳۵
۱۵	امۃ الحی لائبریری کا احیاء		۳۹
۱۶	چندہ تحریک جدید	سراج بی صاحبہ	۴۳
۱۷	اسلامی قانونِ وراثت میں عورت کا حصہ	مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب	۴۵
۱۸	خوابیں اور ان کی تعبیریں	حضرت مفتی محمد صادق صاحب	۴۹
۱۹	وادی ربوہ میں ایک شام	سیدہ بشریٰ صاحبہ	۵۱
۲۰	اچھی مائیں بنکر دین کی خدمت کرو۔ تربیت اولاد کے متعلق آٹھ سنہری گر	از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے	۵۴
۲۱	تقویٰ	از حضرت اُم امۃ المتین صاحبہ	۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

جلسہ سالانہ نمبر

اس ذات پاک کا جو مالک کون و مکان و خالق جن وانس ہے. لاکھ لاکھ شکر ہے. کہ اس نے ہمیں محض اپنے فضل وکرم سے توفیق دی. کہ ہم احمدیت کے اس مقدس اجتماع پر جو روحانیت کے حصول کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے. مصباح کا جلسہ سالانہ نمبر قارئین کی خدمت میں پیش کر سکیں. جہاں تک ہم سے ہو سکا. اس کو بہتر سے بہتر بنانے میں کوشش کی گئی. اس سے زیادہ بہتری اور کیا ہو سکتی ہے. کہ اس میں سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی "مستورات کو ایمان افروز نصائح" شائع ہو رہی ہیں. تربیت اولاد کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کی ٹھوس معلومات نے مصباح کو مزین کیا ہے. لیکن ایسے حالات میں جبکہ طباعت کے لوازم میں سے کوئی بھی ربوہ میں موجود نہیں. ادارہ کی مشکلات کا اندازہ صرف انہیں اصحاب کو ہو سکتا ہے. جنہیں ربوہ میں رہ کر نشر واشاعت کے کام سے واسطہ پڑا ہو. تاہم اپنے معزز قارئین سے ہم امید کرتے ہیں. کہ وہ ہماری کمزوری سے چشم پوشی فرماتے ہوئے آئندہ ہمیں اپنی مفید تجاویز سے مستفید فرمائیں گے. تا مصباح ان کی خدمت میں بہتر سے بہتر صورت میں پیش کیا جا سکے.

واللہ الموفق

احمدیت کا مقدس اجتماع ——— جلسہ سالانہ

اسلام نے مسلمانوں میں اجتماعی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے بہت سی صورتیں پیش کی ہیں. انہیں پانچ وقت مسجد میں جمع ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا. پھر اس اجتماع میں وسعت پیدا کرنے کے لئے ہفتہ میں ایک دفعہ جمعہ کے روز تمام شہر کے مسلمان بلکہ اردگرد کی بستیوں کے لوگوں کو بھی ایک جگہ جمع ہو کر امام کے احکام سے استفادہ کرنے کا حکم فرمایا.

پھر اس کے بعد سال میں دو دفعہ مسلمانوں کو عیدین کے موقعہ پہ اخوت کو مضبوط کرنے کے لئے اجتماع کا حکم دیا. پھر یہ ارشاد فرمایا. کہ ہر سال تمام دنیا کے صاحب استطاعت مسلمان توحید اور اسلام کے مرکز میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی وحدت کا اقرار اور مرکز سے اپنی زیادہ سے زیادہ وابستگی پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعائر اللہ کو دیکھ کر اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ بالکل اس غرض اور حکمت کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی مرکز احمدیت قادیان میں ہر سال احمدیوں کو جمع ہونے کا ارشاد فرمایا۔ یہ مقدس اجتماع سب سے پہلے ۱۸۹۱ء میں مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ جس میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک سو سے بھی کم تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے اٹل تھے۔ اس نے اپنے محبوب کو فرما دیا تھا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق ویاتیک من کل فج عمیق۔ لوگ تیرے پاس دور دراز اور دشوار گزار راستے طے کر کے بھی آئیں گے۔ آج اس پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ تیس چالیس ہزار طیور ابراہیمی کا جم غفیر مشکلات سے بے نیاز ہوتے ہوئے راستے کی صعوبتوں کو خوشی سے برداشت کرتے ہوئے شدید سردی میں نہ صرف خود بلکہ اپنے عزیز و اقربا بیوی بچوں سمیت اپنے آقا کے گرد پروانہ وار جمع ہو جاتا ہے انہیں کوئی دنیوی منفعت یہاں کھینچ کر نہیں لاتی۔ اور نہ ہی ان میں سے کسی کو یہاں سیاسی لیڈروں کی طرح اپنی قیادت چمکانے کا خیال ہوتا ہے۔ بلکہ صرف ایک ہی غرض ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا نعرہ بلند کیا جائے۔ روحانیت کے لئے بہترین غذا حاصل کی جائے۔ اور مرکز سے اسلام کی روحانی جنگ کے لئے وہ مواد حاصل کیا جائے۔ جو اس جگہ کے علاوہ اور کہیں سے نہیں مل سکتا۔ روحانیت کو تازہ رکھنے کے لئے مرکز سے وابستگی نہایت ضروری ہے۔ جس کا بہترین ذریعہ جلسہ سالانہ میں شمولیت ہے۔ حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

لہٰذا تمام احمدی بہنیں اس مقدس اجتماع میں شمولیت کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں اور پھر اس موقعہ سے پوری طرح روحانی فائدہ اٹھاویں۔ آپس کی شکر رنجیوں اور ادھر ادھر کی گپوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے مرکز سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔ اپنا اکثر وقت ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گذاریں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور بالحاح درخواست کریں۔ کہ اے قادر مطلق خدا وہ دن جلد لا۔ جب کہ تمام دنیا تیری توحید کی پرستار ہو۔ تمام دنیا صرف ایک ہی مذہب اسلام کے جھنڈے ـــــ کے نیچے جمع ہو جائے۔ اور جو کچھ تو نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام کی زبانی فرمایا تھا۔ "دیکھو وہ زمانہ جلد آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے۔ کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا۔ اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۶) جلد پورا ہو۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۱ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا ۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے ؟ آپ نے فرمایا ۔ اپنے گھر والوں کی خدمت میں مصروف رہتے تھے ۔ پھر جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کے لئے چلے جاتے ۔

۲ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی بابت پوچھا ۔ تو آپ نے فرمایا "یہ ایک قسم کی دستبرد ہے ۔ جو شیطان بندے کی نماز میں کرلیتا ہے"

۳ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ اپنے گھروں اور دیہات سے نماز جمعہ میں لگاتار آیا کرتے تھے ۔ چونکہ وہ گرد و غبار میں آتے تھے ۔ اِس لئے ان کا جسم غبار آلودہ اور پسینہ پسینہ ہو جاتا تھا ۔ اور ان کے پسینہ سے کچھ بدبو نکلتی تھی ۔ ایک آدمی ان میں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ۔ آپ اس وقت میرے ہاں تھے ۔ آپ نے فرمایا "کاش تم لوگ اس دن صاف رہا کرو"۔

۴ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔ کہ رات کے ہر حصے میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (نماز) وتر پڑھی ہے ۔ مگر آخر میں آپ کی نماز وتر آخیر شب میں ہوتی تھی ۔

۵ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل تھا ۔ جس پر مداومت کی جائے ۔ کسی نے پوچھا ۔ آپؐ رات کو کس وقت اُٹھتے تھے ۔ تو انہوں نے بتایا ۔ کہ مرغ کی آواز سنکر اُٹھ جاتے تھے

ایک روایت میں ہے ۔ کہ جس وقت مرغ کی آواز سُنتے اُٹھ جاتے ۔ اور نماز پڑھتے ۔ ایک روایت میں ہے ۔ کہ میں نے پچھلی شب میں آپ کو سوتے بھی پایا ہے ۔

۶ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ "مُردوں کو بُرا نہ کہو ۔ کیونکہ وہ جو کچھ کرچکے ہیں ۔ اسمیں پہنچ چکے ہیں"

۷ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ دے بشرطیکہ اسکی نیت گھر بگاڑ دینے کی نہ ہو ۔ تو اسکو صدقہ کا ثواب ملیگا ۔ اور اس کے شوہر کو بھی بسبب کمانے کے ثواب ملیگا ۔ اور خزانچی کو اسی قدر ثواب ملیگا ۔ اور اللہ ان میں سے کسی کے ثواب کو کم نہیں کریگا ۔

مم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قصیدہ کے اشعار "مصباح" کے گذشتہ شماروں میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ بقیہ پارہ اشعار درج ذیل ہیں

مدیرہ

فَاعْلَمْ بِأَنَّ الْعَيْشَ لَيْسَ بِثَابِتٍ
جان لے کہ زندگی قائم رہنے والی شے نہیں

بَلْ مَاتَ عِيْسٰى مِثْلَ عَبْدٍ فَانِ
عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک فانی بندہ کی طرح فوت ہو گئے ہیں

وَنَبِيُّنَا حَيٌّ وَإِنِّي شَاهِدٌ
ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں میں گواہ ہوں

وَقَدِ اقْتَطَفْتُ قَطَائِفَ اللُّقْيَانِ
میں نے ملاقات کے ثمرات سے استفادہ بھی کیا ہے

وَرَأَيْتُ فِي رَيْعَانِ عُمْرِي وَجْهَهُ
میں نے آغاز جوانی میں ہی آپ کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا

ثُمَّ النَّبِيُّ بِيَقْظَتِي لَاقَانِي
پھر حضور بیداری کی حالت میں بھی مجھ سے ملتے ہیں

إِنِّي لَقَدْ أُحْيِيْتُ مِنْ إِحْيَائِهِ
میں آپ کے زندہ کرنے سے زندہ کیا گیا ہوں

وَاهًا لِإِعْجَازٍ فَمَا أَحْيَانِي
سبحان اللہ کیا خوب اعجاز ہے اور مجھے بھی کیا خوب ہی زندہ کیا ہے

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ دَائِمًا
اے میرے رب اپنے اس مقدس نبی پر ہمیشہ ہی درود بھیج

فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانِ
اس دنیا میں بھی اور عالم آخرت میں بھی

يَا سَيِّدِي قَدْ جِئْتُ بَابَكَ لَاهِفًا
اے میرے آقا میں فریاد لیکر تیرے دروازہ پر آیا ہوں

وَالْقَوْمُ بِالْإِكْفَارِ قَدْ آذَانِي
ان لوگوں نے مجھے کافر کہہ کر سخت ستایا ہے

يَفْرِي سِهَامُكَ قَلْبَ كُلِّ مُحَارِبٍ
تیرے تیر ہر جنگجو کے دل کو چھید تے ہیں

وَيَشُجُّ عَزْمُكَ هَامَةَ الثُّعْبَانِ
اور تیرا عزم اژدھوں کے سر کو کچل ڈالتا ہے

لِلّٰهِ دَرُّكَ يَا إِمَامَ الْعَالَمِ
اے امام عالم تجھ پر آفرین

أَنْتَ السَّبُوقُ وَسَيِّدُ الشُّجْعَانِ
تو سب سے بڑھا ہوا اور شجاعوں کا سردار ہے

اُنْظُرْ إِلَيَّ بِرَحْمَةٍ وَتَحَنُّنٍ
مجھ پر بھی رحم و شفقت کی نظر کیجئے

يَا سَيِّدِي أَنَا أَحْقَرُ الْغِلْمَانِ
اے میرے آقا میں بھی آپ کا ایک حقیر غلام ہوں

يَا حِبِّ إِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً
فِي مُهْجَتِي وَمَدَارِكِي وَجَنَانِي

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے میرے محبوب آپ کی محبت

مِنْ ذِکْرِ وَجْھِكَ یَا حَدِیْقَةَ بَھْجَتِیْ

اے میری خوشی کے چمن میں تیرے منہ کے ذکر سے

جِسْمِیْ یَطِیْرُ اِلَیْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا

میرا جسم شوق غالب کے سبب سے تیری طرف

میری روح میرے دل اور دماغ میں رچ گئی ہے

لَمْ اَخْلُ فِیْ لَحْظٍ وَّلَا فِیْ آنٖ

کسی وقت اور کسی لمحہ فارغ نہیں رہتا

یَا لَیْتَ کَانَتْ قُوَّۃُ الطَّیَرَانٖ

اڑا جاتا ہے اے کاش تیرے پاس اڑ کر پہنچنے کی قوت ہوتی

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جماعت کو نصائح"

سب کو ڈرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کیساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور اس سے بچنے والے وہی ہیں۔ جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے۔ اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ کسان عمدہ پودوں کیلئے کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں۔ اُن کی مالک پرواہ نہیں کرتا۔ کہ کوئی مویشی آکر اُن کو کھا جاوے۔ یا کوئی لکڑہارا اُن کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو درست نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں۔ پر اُن پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے۔ تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے۔ تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ۔ تاکہ کسی وبا، کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اُٹھا دو۔ کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ لوگ تمہاری مخالفت کریں گے۔ اور انجمن کے ممبر تم پر ناراض ہونگے تم اُن کو نرمی سے سمجھاؤ۔ اور جوش کو ہرگز کام میں نہ لاؤ۔ یہ میری وصیّت ہے۔ اور اس بات کو وصیّت کے طور پر یاد رکھو۔ کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی اور آہستگی اور خلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ۔ اور انجمن کے ممبروں کے ذہن نشین کراؤ۔ کہ ایسا میموریل فی الحقیقت دین کو نقصان دینے والا امر ہے۔ اور اسی واسطے ہم نے اسکی مخالفت کی۔ کہ دین کو صدمہ پہنچتا ہے۔

(الحکم جلد ۲ عـ ۱۳-۱۲ صفحہ ۱۰ مئی ۱۸۹۸ء)

سلہ احمد شاہ شائق نام عیسائی نے ایک دلخراش کتاب بنام اُمہات المومنین چھپوا کر ایک ہزار جلد ۱۸۹۸ء میں ہندوستان کے نامور مسلمانوں کو بلا طلب مفت بھیجی تھی۔ اس کیخلاف انجمن حمایت اسلام لاہور نے ایک میموریل گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ جو کہ بے سود ثابت ہوا۔ اس میں اس میموریل کی طرف اشارہ ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

جن بہنوں اور بھائیوں نے مصباح کے خریدار بنا کر ہمارے ساتھ تعاون فرمایا ہے ان کے اسماء گرامی شکریہ کیساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ ادارہ

۱۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مالیسہ چھاؤنی ۷ خریدار

۲۔ اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ ایران ۴ "

۳۔ مکرم رشید احمد صاحب محمود کلکتہ ۱ "

۴۔ مکرم مولوی عبداللطیف صاحب فاضل دیوبندی ۱ "

نیز محترمہ بیگم صاحبہ ملک عمر علی صاحب نے اپنے بچہ کی پیدائش کی خوشی میں -/5 روپے اور بیگم مرزا مبارک احمد صاحب ڈگری سندھ نے اپنی دادی مرحومہ کیطرف سے -/۱ روپیہ اعانت مصباح کیلئے روانہ فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

برموقعہ

جلسہ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ منعقدہ ۱۸ اگست ۱۹۴۹ء

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کا ایک اہم اجلاس ۱۸ اگست ۱۹۴۹ء پارک ہوٹس میں منعقد ہوا۔ جس میں احمدی خواتین کے علاوہ کئی غیر احمدی معزز خواتین نے بھی شرکت کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

سب سے پہلے تو میں لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کو جس کے زیر انتظام یہ جلسہ ہو رہا ہے۔ یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وقت بھی خدا تعالےٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ ہمارے ملک کا پرانا خیال یہی تھا۔ کہ وقت کی پابندی نہ کرنا بڑے لوگوں کا کام ہے۔ چنانچہ جتنے بڑے لوگ ہوتے تھے۔ اتنا ہی زیادہ وہ اپنے آپ کو وقت کی پابندی سے معذور سمجھتے تھے۔ لیکن اب دنیا کا نظریہ بدل چکا ہے۔ دنیا نے تجربہ سے معلوم کر لیا ہے۔ کہ کسی کا بڑا ہونا اُسے وقت کی پابندی سے آزاد نہیں کر دیتا۔ بلکہ کسی شخص کے بڑا ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ وقت کی زیادہ پابندی کرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اوقات کی پابندی کیا کرتے تھے۔ آج مجھے یہ بات معلوم کر کے تعجب ہوا۔ کہ اجلاس کا وقت پانچ بجے مقرر ہوا تھا۔ حالانکہ کوئٹہ کے حالات کے مطابق عصر کی نماز سوا پانچ بجے ہوتی ہے۔ اس لئے اجلاس کا وقت کسی صورت میں بھی چھ بجے سے پہلے مقرر نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ آنے والی خواتین نے بھی اپنی عادت کے مطابق اجلاس میں شمولیت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے کچھ وقت لیا ہے۔ میں نے پانچ بجے دریافت کیا۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ ابھی بہت کم عورتیں آئی ہیں۔ یہ طریق غلط ہے۔ اس سے کام کرنے والوں کا بہت نقصان ہوتا ہے کام کرنے والے لوگ تو وقت پر آجاتے ہیں۔ مگر گھنٹہ بھر اُنھیں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح ان کا دوسروں سے زیادہ وقت ضائع ہوتا ہے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ جتنا کوئی شخص زیادہ سمجھدار ہو۔ اس کا وقت ضائع نہ ہو۔ اور جو لوگ پہلے ہی سست ہیں۔ ان کا کچھ وقت ضائع ہو جائے۔ تو کوئی حرج بھی نہیں۔ اگر وقت کی پابندی کا خیال نہ رکھا جائے۔ تو جو کام کرنے والے ہیں۔ اور سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہیں۔ وہ تو وقت پر آجاتے ہیں۔ مگر اُن کا گھنٹہ بھر وقت انتظار میں خرچ ہو جاتا ہے۔ اور پھر گھنٹہ بھر کام میں خرچ ہوتا ہے، پھر اس کام کو ختم کرنے میں بھی کچھ وقت صرف ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اُن کا وقت دوسروں سے زیادہ ضائع ہوتا ہے۔ اٹلی کا مشہور لیڈر مسولینی جو پچھلی جنگ میں مارا گیا۔ جب برسرِ اقتدار آیا۔ اس وقت اٹلی کا ملک پیچھے رہ جانے والے ملکوں میں شمار ہوتا تھا بڑی حکومتوں میں اس کا شمار نہیں تھا۔ ملک کی صنعت و حرفت ناقص تھی۔ تجارت میں وہ دوسرے یوروپین ممالک سے پیچھے تھا۔ اس کی زراعت میں کوئی ترقی نہیں پائی جاتی تھی۔ یہ شخص ایک معمولی مستری کا لڑکا تھا۔ اور شروع شروع میں اس نے خود بھی مستری کا کام کیا۔ وہ سیاسیات میں

داخل ہوا۔ اور اس نے ایک پارٹی بنائی۔ جس کی مدد سے وہ حاکم بن گیا۔ گو وہ ہمیشہ ہی وزیرِ اعظم کہلایا۔ مگر حقیقتاً وہ بادشاہ تھا۔ اس نے اپنے ملک کی اتنی ہی مرض پہچانی۔ کہ لوگ وقت کی پابندی نہیں کرتے۔ اس نے حکم دیدیا۔ کہ تمام لوگ وقت کی پابندی کیا کریں۔ اگر کوئی کارکن ایک منٹ بھی دفتر میں لیٹ آیا۔ تو اسے سزا دی جائے گی۔ اس کا درجہ گرا دیا جائے گا۔ یا اُسے معطل کر دیا جائے گا۔ یہ معمولی سی بات تھی۔ لیکن میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ اس نے ملک کی کایا پلٹ کر رکھدی۔ اور اس چھوٹی سی اصلاح یعنی پابندیٔ وقت کی وجہ سے ملک کا تمام نظام درست ہو گیا۔ مجھے اس کی پابندیٔ وقت کا خود بھی تجربہ ہے۔ ۱۹۲۴ء میں ایک مذہبی کام کے لئے میں انگلینڈ گیا۔ رستہ میں اٹلی میں بھی ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ مسولینی کو برسرِ اقتدار آئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا۔ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ اس سے بھی ملاقات کروں۔ اور دیکھوں۔ کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔ اُن دنوں سوشلسٹ پارٹی کا ایک مشہور لیڈر مسولینی کی پارٹی سے مارا گیا تھا۔ مسولینی کی پارٹی یہ کہتی تھی۔ کہ وہ ڈر کر بھاگا* نہیں۔ بلکہ مارا گیا ہے مہینوں سے دونوں پارٹیوں کے درمیان یہ جھگڑا چلا آرہا تھا۔ جس دن ہم وہاں پہنچے۔ اس

*یہ غلط ہے۔ صحیح یوں ہے: کہ وہ مارا گیا نہیں۔ بلکہ بھاگ گیا ہے۔ لیکن دوسری پارٹی یہ کہتی تھی۔ کہ وہ ڈر کر بھاگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوشلسٹ کی لاش ایک قلعہ کی دیوار میں یا ایک مکان میں گڑی ہوئی ملی۔ قتل کرنے والوں نے دیوار کھود کر لاش اس میں رکھ دی تھی۔ جو کہ مسولینی اور اس کی پارٹی کہہ رہی تھی۔ کہ وہ لیڈر ڈر کر بھاگ گیا ہے۔ اس لئے لاش کے ایک دیوار یا مکان میں سے ملنے پر مخالف پارٹی کو یقین ہو گیا۔ کہ مسولینی کی پارٹی نے ہی اُسے مارا ہے۔ اگر انہوں نے مارا نہ ہوتا۔ تو اُنہیں چھپانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اس حادثہ کی وجہ سے مسولینی کی نئی نئی قائم شدہ حکومت میں ایک زلزلہ آیا۔ اور یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ وہ جلد ٹوٹ جائے گی۔ مَیں نے جب انگریزی سفیر برائے اٹلی کو کہلا بھیجا۔ کہ وہ مسولینی سے میری ملاقات کا انتظام کرا دے۔ تو اس نے جواب میں یہ پیغام بھیجا۔ کہ میں نے بعض اہم سرکاری کاموں کے لئے مسولینی کو ملاقات کا پیغام بھیجا تھا مگر وہ اس نئے حادثہ کی وجہ سے اس قدر پریشان ہے کہ اس کے لئے وقت نہ نکال سکا جب وہ سرکاری کاموں کے لئے وقت نہیں نکال سکا۔ تو وہ دوسرے کاموں کے لئے کس طرح وقت نکال سکے گا۔ میں نے انگریزی سفیر کو کہلا بھیجا۔ کہ وہ کوشش کرے اور اگر وقت مل جائے۔ تو بہتر ہے۔ اس کے کام اور میرے کام میں فرق ہے۔ میں تو تھوڑے عرصہ کے لئے اس ملک میں آیا ہوں۔ اور جلد چلا جاؤں گا لیکن وہ تو وہاں ہی رہے گا۔ اور پھر کسی وقت وہ ملاقات کر سکتا ہے۔ شاید مسولینی اس نقطۂ نگاہ سے ہی اس معاملہ پر غور کرے۔ اور ملاقات کا موقعہ دے دے۔ انگریزی سفیر نے کہا۔ بہت اچھا۔ میں لکھتا ہوں۔ چنانچہ اس نے مسولینی کو لکھا۔ کہ ہمارے ہندوستان کے ایک مشہور مذہبی لیڈر یہاں آئے ہوئے ہیں اور وہ آپ کو ملنا چاہتے ہیں۔ دو تین گھنٹہ کے بعد اس کا جواب آ گیا۔ کہ مجھے ان سے ملکر بہت خوشی ہو گی۔ وہ مجھے کل گیارہ بجے ملیں۔ مسولینی کا یہ طریق تھا۔ کہ وہ صبح آٹھ بجے دفتر میں آجاتا۔ اور بارہ بجے تک دفتر میں کام کرتا۔ پھر دو بجے بعد دوپہر دفتر آتا۔ اور شام تک کام کرتا۔ اس دن اس نے حکم دے دیا۔ کہ وہ گیارہ بجے کے بعد کوئی کام نہیں کرے گا۔ لیکن عجیب بات یہ ہوئی۔ کہ میرے پرائیویٹ سیکرٹری کو یہ بات بھول گئی۔ کہ انہوں نے وہاں جانے کے لئے انتظام کرنا ہے۔ دوسرے دن گیارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے۔ کہ انہیں یاد آیا۔ وہ جلدی سے ہوٹل سے باہر آئے۔ اور ایک موٹر کرایہ پر لے لی۔ میں نے ان پر خفگی کا اظہار بھی کیا۔ کہ اگر مسولینی کو ہمارا انتظار کرنا پڑا۔ تو ہمارے متعلق کیا خیال کرے گا۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے کہا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ پھر ظلم پر ظلم یہ ہوا کہ موٹر ڈرائیور سوائے اطالین زبان کے دوسری زبان نہیں جانتا تھا۔ اور ہم اطالین زبان نہیں جانتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہم نے اُسے بتایا کہ ہم نے وزیر اعظم کے ہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتا ہے۔ اطالین زبان میں وزیراعظم کو ال دوسے کہتے ہیں۔ ہمیں اطالوی تلفظ اور لہجہ سے واقفیت نہ تھی اسی لئے ہم اسی لفظ کو ڈیوک یا ڈیوکے کہتے تھے۔ وہ ڈرائیور کسی اور شخص کا نام سمجھکر چکر لگا کر گیا۔ اور ایک مکان پر جاکر موٹر روک لی۔ ہم نے دیکھا۔ کہ وہاں پہرے وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں۔ پوچھا تو معلوم ہُوا۔ یہ کسی اور بڑے عہدہ دار کا مکان ہے۔ ہم نے اُسے پھر سمجھایا۔ اور کہا۔ ہماری مراد اس شخص سے نہیں تھی۔ پھر یاد آیا۔ کہ پریمیر کا لفظ اطالوی زبان کا ہے۔ شائد مسولینی کو بھی پریمیر کہتے ہوں۔ ہم نے ڈرائیور سے کہا۔ ہمیں پریمیر کے پاس لے چلو۔ اس نے کہا۔ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ وہ ہمیں ایک اور محل پر لے گیا۔ وہاں جا کر ہمیں معلوم ہُوا۔ کہ یہ بادشاہ کی رہائش گاہ ہے۔ اس نے پریمیر کے معنے "سب سے بڑا" سمجھا۔ اور ہمیں بادشاہ کے مکان پر لے گیا۔ ہم نے پھر مختلف نام لے کر اُسے مسولینی کے ہاں جانیکو کہا۔ بڑی مشکل کے بعد اُس نے کہا۔ اچھا۔ آپ نے ال دوسے کے پاس جانا ہے۔ ہم نے کہا۔ کچھ ہو۔ وہاں پہنچو تو سہی۔ ہم جب وہاں پہنچے۔ تو مسولینی کا پرائیویٹ سیکرٹری دروازہ پر کھڑا تھا۔ اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔ مسولینی نے ہمیں ملاقات کے لئے گیارہ بجے سے بارہ بجے تک ایک گھنٹہ وقت دیا تھا۔ ہم آدھ گھنٹہ لیٹ پہنچے۔ اس کے پرائیویٹ سیکرٹری کی حالت اتنی خراب تھی۔ کہ وہ سخت گھبرایا ہُوا تھا۔ اور ڈر کے مارے مسولینی کے کمرے میں نہیں جاتا تھا۔ اُس نے کہا۔ آپ نے کیا کیا۔ میں تو اب مارا جاؤں گا۔ ہم نے کہا۔ اس میں تمہارا کیا قصور ہے۔ ہم ہی لیٹ ہوگئے ہیں۔ بہرحال ہم مسولینی کے کمرے میں چلے گئے۔ وہ آدھ گھنٹہ سے کام چھوڑ کر ہمارے انتظار میں بیٹھا ہُوا تھا۔ ہم نے اُسے بتایا۔ کہ ہمارے ساتھ یہ واقعہ ہُوا ہے۔ اور چونکہ ہم باہر کے آدمی تھے۔ اس لئے اُس نے دیر کو برداشت کر لیا۔ ورنہ اس کا سیکرٹری یہ سمجھتا تھا۔ کہ میں ڈِس مس ہو جاؤنگا۔ تمہیں بھی پابندیٔ وقت کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور اجلاس کے لئے ایسا وقت مقرر کرنا چاہیئے۔ جس کی پابندی ہوسکے۔

اس کے بعد میں تمہیں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ انسانی زندگی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک غذائی پہلو ہوتا ہے۔ جس میں انسان غذا سے طاقت حاصل کرتا ہے۔ اور دوسرا پہلو اس کی فعّالی حیثیت ہوتی ہے۔ جس میں وہ حاصل کی ہوئی طاقت کو استعمال کرتا ہے۔ مثلاً بجلی کوئلہ کے ساتھ پیدا کیجاتی ہے۔ مشین کوئلہ کھاتی ہے اور اس سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ ہم بٹن دباتے ہیں اور بجلی سے کام لیتے ہیں۔ اور جہاں بجلی نہیں ہوتی۔ وہاں غذائی اور فعّالی دو تو پہلو تیار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً لالٹین ہوتی ہے۔ اس میں ہم تیل ڈالتے ہیں۔ یہ اس کا غذائی پہلو ہے۔ پھر ہم بتی کو دیا سلائی لگا کر روشن کرکے اس سے کام لیتے ہیں۔ یہ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا فعالی پہلو ہوتا ہے۔ یہی حالت انسانی جسم کی ہے۔ کوئی انسان خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔ ایسا نہیں گزرا۔ جو کھاتا پیتا نہ ہو۔ تم میں سے ہر بُوڑھا، جوان بچہ، عورت اور مرد غذا کھاتا ہے۔ خواہ وہ غذا اچھی ہو یا بُری۔ چاول ہو یا گندم۔ گوشت ہو یا ترکاری، وہ غذا کھاتا ضرور ہے۔ اگر وہ غذا نہ کھائے تو اس کا جسم مر جائے گا۔ اور طاقت قائم نہیں رہیگی غذا کھانے کے بعد وہ کام کرتا ہے۔ کوئی تاجر ہوتا ہے وہ تجارت کرتا ہے۔ کوئی مزدور ہوتا ہے۔ وہ مزدوری کرتا ہے۔ کوئی سرکاری ملازم ہوتا ہے وہ ملازمت کرتا ہے۔ غرض، نوکری، زراعت اور تجارت سب کاموں کی بنیاد روٹی پر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص کھانا نہ کھائے۔ تو اس کا جسم بیکار ہو جائے گا۔ اور وہ کوئی کام نہیں کر سکیگا۔ انگریزی زبان کا مقولہ ہے۔ کہ فوج پیٹ پر لڑتی ہے۔ اگر پیٹ ہی بھرا ہوا نہیں ہوگا۔ تو کوئی سپاہی لڑے گا کیا؟ غرض پہلے انسان غذا کھاتا ہے۔ اور پھر اُس سے جو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے کام کرتا ہے۔ یہی حالت دین کی ہے۔ دین میں بھی ایک حصہ غذائی ہوتا ہے۔ اور ایک فعالی حصہ ہوتا ہے جس طرح جسم کی طاقت کے قیام کے لئے روٹی، چاول، سبزی اور ترکاری وغیرہ اشیاء مقرر ہیں۔ اور جس طرح ہم دن میں چار یا پانچ دفعہ کھاتے پیتے ہیں۔ اسی طرح رُوح کو زندہ رکھنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کچھ چیزیں مقرر ہیں۔ مثلاً نماز ہے روزہ ہے زکوٰۃ ہے۔ صدقہ و خیرات ہے۔ ذکر الٰہی ہے۔ یہ سب رُوح کی غذائیں ہیں۔ جس طرح روٹی کے بغیر جسم زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ان چیزوں کے بغیر روح بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ تم یہ کبھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ فلاں آدمی نے ۶۰ دن تک کھانا نہیں کھایا۔ اور پھر وہ زندہ رہا ہے، اگر کوئی شخص تمہارے سامنے یہ بات بیان کرے۔ کہ فلاں شخص چھ ماہ سے کمرے میں بند کیا ہوا ہے۔ اسے روٹی اور پانی نہیں دیا گیا۔ وہ سخت گھبرایا ہوا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اُسے باہر نکالا جائے۔ تو تم کہوگی۔ جو شخص چھ ماہ سے بغیر کھائے پئے اندر بند ہے۔ وہ کیا زندہ بھی رہ سکتا ہے۔ لیکن تم بڑے اطمینان سے یہ بات کہدیتی ہو کہ فلاں شخص دس سال تک نماز کے قریب بھی نہیں گیا۔ اور اس کی رُوح زندہ ہے۔ فلاں شخص دس سال سے روزے نہیں رکھتا۔ اور اس کی رُوح زندہ ہے۔ فلاں شخص دس سال سے زکوٰۃ نہیں دیتا۔ اور اس کی رُوح زندہ ہے۔ فلاں شخص پر حج فرض ہے۔ وہ حج نہیں کرتا۔ اور اس کی رُوح زندہ ہے۔ فلاں شخص ذکرِ الٰہی نہیں کرتا۔ اور اس کی رُوح زندہ ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جسم کی غذا کے متعلق تو تم یہ خیال کرتی ہو کہ غذا کے بغیر انسان چوتھے پانچویں دن مر جاتا ہے۔ لیکن رُوحانی غذا کے متعلق تم یہ خیال کرتی ہو۔ کہ رُوح دس سال کے بعد بھی زندہ رہتی ہے۔ جس طرح غذا نہ ملنے کی وجہ سے جسم مر جاتا ہے۔ اسی طرح رُوحانی غذا نہ ملنے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وجہ سے روح بھی مرجاتی ہے۔ انسان کھانا پینا ضرور ہے لیکن یاد رکھو۔ اس کا اصل مقصود کھانا پینا نہیں۔ ظاھری طور پر جو چیز ہمیں نظر آ رہی ہے۔ وہ تو بشر ہے جیسے گھوڑے گائے اور بکری وغیرہ کھاتے پیتے ہیں۔ اور وہ انسان نہیں کہلاتے۔ اسی طرح صرف کھانے پینے کی وجہ سے انسان انسان نہیں کہلاتا۔ انسان اُسی کو کہتے ہیں۔ جس میں خدا تعالیٰ سے ملنے کی قابلیت پائی جاتی ہو۔ انسان انس سے ہے۔ اور انس کے معنے محبت کے ہیں۔ عربی کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ جب کسی اسم کے آگے الف اور نون لگا دیا جائے۔ تو اس کے معنے دو کے ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مُؤمِنٌ ایمان لانے والا ایک مرد ہے اور مُؤمِنَانِ ایمان لانے والے دو مرد ہیں۔ مُسْلِمٌ اسلام لانیوالا ایک مرد ہے۔ مُسْلِمَانِ اسلام لانیوالے دو مرد ہیں۔ اسی طرح لفظ اُنس کے معنے ہیں محبت، اور جب اُس کے آگے الف اور نون لگا دیا جائے۔ تو اس کے معنے ہو جائیں گے۔ دو محبتیں۔ چنانچہ انسان کو انسان اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ اس کے اندر دو محبتوں کا مادہ پیدا کیا گیا ہے۔ ایک تو بنی نوع انسان کی محبت ہے۔ اور دوسری خدا تعالیٰ کی محبت۔ بنی نوع انسان کی محبت میں بیوی کی محبت بھی شامل ہوتی ہے ماں باپ، رشتہ داروں اور دوستوں کی محبت بھی شامل ہوتی ہے۔ اپنے ملک والوں کی محبت بھی شامل ہوتی ہے دوسری محبت خدا تعالیٰ کی ذات سے ہوتی ہے جب کسی بشر میں یہ دو محبتیں کامل طور پر پائی جاتی ہوں۔ تو اُسے انسان کہتے ہیں۔ غرض ایک طرف انسان، بنی نوع انسان یعنی قوم ملک اور خاندان کی خدمت کرتا ہے تو دوسری طرف وہ عشق الٰہی میں مبتلا ہوتا ہے کسی بشر کو چلتا پھرتا یا سانس لیتا ہوا دیکھ کر اُسے انسان نہیں کہتے۔ وہ صرف بشر ہے۔ یعنی زمین پر چلنے پھرنے والا ایک جانور۔ وہ انسان نہیں کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں پائی جاتی۔ ایک محبت والے کو انسان نہیں کہتے۔ ایک طرف سے محبت کرنے والا تو جانور بھی ہوتا ہے گائے، بھیڑیں اور گھوڑے بھی بچے سے محبت کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ چیونٹی اور مکھیاں بھی اپنے بچوں سے محبت کرتی ہیں۔ پھر محض بیوی اور خاوند کی آپس میں محبت ہونے کی وجہ سے انسان انسان کس طرح کہلا سکتا ہے۔ یہ لفظ تو صرف اس جانور کے لئے بولا جاتا ہے۔ جس میں دو محبتیں پائی جاتی ہوں۔ ایک طرف اس میں خدا تعالیٰ کی محبت پائی جاتی ہو۔ اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی محبت پائی جاتی ہو۔

خدا تعالیٰ کی محبت جسم سے نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ روحانی ہے جسمانی نہیں۔ تم اپنے بھائی اور بچے کو تو گود میں لے کر پیار کر سکتی ہو لیکن خدا تعالیٰ کو جسم سے پیار نہیں کر سکتیں خدا تعالیٰ ایک وراء الوراء ہستی ہے۔ جس کو نہ تم مادی آنکھوں سے دیکھ سکتی ہو۔ نہ مادی کانوں سے تم اس کی آواز سن سکتی ہو۔ نہ تمہارے مادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ اُسے چھو سکتے ہیں۔ وہ اعلیٰ درجہ کی اور وراء الوراء ہستی ہے۔ اس سے محبت کی جا سکتی ہے۔ تو دل اور رُوح سے۔ اور جس کی رُوح مردہ ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے محبت کیا کرے گی۔ جس کی رُوح نے کھانا نہیں کھایا۔ وہ زندہ کس طرح ہو سکتی ہے۔ اور اگر وہ زندہ نہیں۔ تو مردہ رُوح تو محبت نہیں کر سکتی۔ مردہ ماں کے سامنے خواہ تم اس کے بچے کو ذبح کر دو۔ وہ اس کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکے گی۔ ایک بکری اپنے بچے کی حفاظت کی خاطر کوشش کرے گی۔ ایک مرغی اپنے بچے کی خاطر کوشش کرے گی۔ لیکن مردہ عورت اپنے بچے کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ اس لئے۔ کہ وہ مر چکی ہے۔ اور وہ اپنے بچہ کی تکلیف کو محسوس نہیں کر سکتی۔ اسی طرح اگر کسی کی رُوح مر جائے۔ تو اس کے متعلق یہ خیال کر لینا۔ کہ وہ محبت کر سکتا ہے۔ سراسر بیوقوفی ہے خدا تعالےٰ سے محبت وہی کر سکتا ہے۔ جس کی رُوح زندہ ہو۔ اور رُوح تبھی زندہ رہ سکتی ہے۔ جب اُسے غذا ملے۔ اور اس کی غذا روٹی نہیں۔ رُوح کھانا نہیں کھاتی۔ پانی نہیں پیتی۔ اس کی غذا نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، اور ذکر الٰہی وغیرہ ہے۔ یہ چیزیں انسانیت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔

جب میں کہتا ہوں۔ کہ نماز کی پابندی کیجائے تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ تم پانچ نمازوں میں سے چار پڑھو۔ یا ہفتہ کی 35 نمازوں میں سے 34 نمازیں پڑھو۔ یا سال بھر کی 1800 نمازوں میں سے 1799 نمازیں پڑھو۔ اس کو پابندی نہیں کہتے جب میں کہتا ہوں۔ کہ نماز کی پابندی کی جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ تم سال کی 1800 نمازیں پُوری کی پُوری پڑھو جسم فاقہ برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن رُوح فاقہ برداشت نہیں کر سکتی۔ تین دن کے فاقہ کے بعد بھی تمہارے جسم میں طاقت باقی رہ جائے گی۔ بعض لوگ دس دس بارہ بارہ دن کے فاقے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں لیکن رُوح ایک لطیف چیز ہے۔ جو ایک فاقہ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر سال میں ایک نماز بھی چھوڑ دی جائے۔ تو رُوح مر جائے گی۔ اس وجہ سے علماء نے یہ فتوےٰ دیا ہے۔ کہ جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نماز کی قضا نہیں۔ مثلاً ظہر کی نماز کا وقت آجائے اور تم جان بوجھ کر نہ پڑھو۔ بیمار ہو، سو رہے ہو یا کوئی اور روک پیدا ہو جائے۔ تو اور بات ہے لیکن اگر نماز کا وقت ہو اور تم بالا رادہ نہ پڑھو۔ تو وہ دوبارہ ساری عمر نہیں پڑھی جائے گی۔ غرض ایک چھوڑی ہوئی نماز بھی روحانیت کو ہلاک کر دیتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ہم اللہ کے فضل سے نماز پڑھتے ہیں۔ ہاں کبھی کبھار کوئی نماز رہ جائے تو رہ جائے۔ حالانکہ کبھی کبھار نماز کا رہ جانا بھی نماز نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کی پابندی کی اتنی تاکید کی ہے۔ کہ آپ جیسا رحیم و کریم انسان جو محبت میں چور رہتا تھا۔ کہتا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اپنی جگہ کسی اور شخص کو امام مقرر کر دوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کچھ آدمیوں کے سروں پر لکڑیاں رکھ دوں۔ اور پھر اُن سب لوگوں کے گھروں کو جو عشا اور فجر کی نمازیں مسجد میں ادا نہیں کرتے۔ مکینوں سمیت جلا دوں، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات، بے نمازوں کے متعلق نہیں کہی۔ بلکہ ایسے پڑھنے والوں کے متعلق کہی ہے۔ جو قاعدہ کے مطابق مسجدوں میں آکر نماز ادا نہیں کرتے۔ آپ نے ایسا کیا نہیں۔ کیونکہ دین میں جبر جائز نہیں۔ صرف نفرت کے اظہار کے لئے آپ نے ایسا کہا ہے۔ ویسے آپ بادشاہ بھی تھے۔ اور اگر ایسا کرنا چاہتے۔ تو کر سکتے تھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ نے صرف اظہار نفرت فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں میرا دل چاہتا ہے۔ کہ میں ایسے لوگوں کے گھروں کو جلا دوں۔ وہ ہمارے شہر میں رہنے کے قابل نہیں، بچے اور بیمار کے لئے جائز ہے۔ کہ وہ گھر میں نماز ادا کرے۔ لیکن دوسرے مردوں کے لئے جو بلا عذر مسجد میں نماز ادا نہیں کرتے۔ بھاری گناہ ہے۔ اب تم دیکھ لو۔ کہ ہمارے ملک میں کتنے وہ لوگ ہیں۔ جو مسجدوں میں آکر نماز ادا کرتے ہیں۔ ایک فیصدی بھی نہیں۔ عورتوں کے لئے مسجد میں آکر نماز ادا کرنا ضروری نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اگر ممکن ہو اور عورتیں مسجد میں آکر نماز ادا کرلیں۔ تو اچھا ہے۔ لیکن بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ عورتوں کے لئے مسجد میں نماز ادا کرنا فرض نہیں۔ ہاں اگر وہ پڑھ لیں تو منع نہیں۔ بہر حال عورتوں کے لئے مسجد میں نماز ادا کرنا فرض نہیں

بعض کے نزدیک جائز ہے۔ بعض کے نزدیک اگر ممکن ہو۔ اور مسجد میں جاکر نماز ادا کرلیں۔ تو عام ثواب سے انہیں زیادہ ثواب ملیگا لیکن مردوں کے متعلق یہ فتوٰے ہے۔ کہ اگر وہ مسجد میں جاکر نماز ادا نہ کریں۔ تو انہیں عذاب ملیگا۔ اگر مسجد میں جا کر وہ نماز پڑھیں گے۔ تو اُن کی اصلی نماز سمجھی جائے گی۔ لیکن موجودہ حالات میں عورتیں تو مسجد میں جاکر نماز کیا پڑھیں گی۔ مرد بھی اتفاقی حادثہ کے طور پر مسجد میں جاتے ہیں۔ آج کل یہ سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ مسجد میں نماز ادا کرنا تنخواہ دار امام یا مؤذن کا کام ہے۔ یا وہ مسافر جو غریب ہو۔ اور وہ مسجد میں آکر ٹھہر جائے۔ وہ نماز پڑھ لے۔ یا وہ شخص جس نے ووٹ لینے ہوں۔ وہ نماز مسجد میں پڑھ لے۔ اور لوگ نماز پڑھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ میں جب مصر گیا۔ تو وہاں قاہرہ کی جامع مسجد دیکھنے گیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ وہ بہت بڑی مسجد ہے۔ اس میں پچاس ہزار کے قریب آدمی آسکتے ہیں۔ اتنی بڑی مسجد میں ایک امام پانچ چھ آدمیوں کو ساتھ لیکر ایک کونہ میں کھڑا نماز ادا کر رہا تھا۔ وہ محراب میں نہیں کھڑا تھا۔ مجھے یہ بات عجیب معلوم ہوئی۔ میں نے اس مولوی سے پوچھا۔ کہ جب محراب ہے۔ تو تم ایک کونہ میں کھڑے ہو کر نماز کیوں ادا کر رہے ہو۔ اس نے کہا۔ قاہرہ کی دس لاکھ کی آبادی ہے (اب 25-30 لاکھ کے قریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آبادی ہے) دس لاکھ میں سے اگر معذوروں کو نکال دیا جائے۔ تب بھی دو اڑھائی لاکھ آدمی ایسا ہوگا۔ جو مسجد میں آکر نماز ادا کر سکتا ہے۔ اور اگر شہر کے دُور دراز حصوں کو نکال دیا جائے۔ تب بھی ۴۰-۵۰ ہزار آدمی مسجد میں آکر نماز ادا کر سکتے ہیں۔ میں کوئٹہ میں اسلئے نماز ادا کر رہا ہوں تا غیر مذہب کا اگر کوئی آدمی آجائے۔ اور مجھے محراب میں کھڑا نماز پڑھتے دیکھے۔ تو وہ یہ خیال نہ کرے۔ کہ یہ شہر کی جماعت ہے۔ اور شہر میں صرف چار پانچ آدمی ہیں۔ جو مسجد میں آکر نماز ادا کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ میں کوئٹہ میں کھڑا اس لئے نماز پڑھ رہا ہوں۔ تا وہ سمجھے کہ اصل نماز تو ہو گئی ہے۔ یہ لیٹ آنیوالے لوگ ہیں۔ غرض آج کل ایک فیصدی بھی ایسے مسلمان نہیں پائے جاتے۔ جو مسجد میں جاکر نماز پڑھنا ضروری خیال کرتے ہوں۔ سرکاری دفاتر میں ان کی طرف سے بھی نماز یا جماعت کا کوئی انتظام نہیں سرکاری اداروں کی طرف سے یہ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ عید کی نماز میں بڑے بڑے افسر شامل ہوئے۔ لیکن کیا عید اور جمعہ کی نمازیں ہی خدا نے مقرر کی ہیں۔ اس خدا نے روزانہ پانچ نمازیں بھی مقرر کی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ عید اور جمعہ کا حکم تو مان لیتے ہیں۔ اور روزانہ پانچ نمازوں والا حکم نہیں مانتے۔ عید اور جمعہ کی نمازوں میں لوگ چونکہ کثرت سے آتے ہیں۔ اس لئے بڑے بڑے لوگ شہرت کی خاطر وہاں چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو نماز با جماعت ادا کرتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ عام لوگ صرف اپنے اعمال پر پردہ ڈالنے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ یہ خرابی مسلمانوں میں مردوں میں بالعموم اور عورتوں میں بالخصوص پائی جاتی ہے۔ عورتیں کہتی ہیں۔ کیا کریں۔ بچے ہیں۔ گھر کا کام ہے۔ اسلئے نماز نہیں پڑھ سکتیں۔ بھلا ایسا بھی کوئی گھر ہے۔ جو بچوں سے خالی ہو۔ یا ایسی عورت ہے۔ جسکو گھر کا کام نہ ہو۔ مرد باہر کا کام کرتا ہے۔ اور عورت گھر کا کام کرتی ہے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جو نماز میں روک پیدا کر سکے۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ نماز روحانی غذا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ تم نمازیں پڑھو۔ یہ حکم قرآن کریم میں پہلے سے موجود ہے۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا۔ کہ روزے رکھو۔ یہ حکم قرآن کریم میں پہلے سے موجود ہے۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا۔ کہ زکوٰۃ دو۔ حج کرو۔ یہ احکام تمہیں پہلے سے معلوم ہیں۔ اگر تمہیں معلوم ہیں۔ اور معلوم ہونے کے بعد تم ان میں کوتاہی کرتی ہو۔ تو اس کا علاج میرے قبضہ میں نہیں۔ میں صرف ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ نماز روزہ زکوٰۃ حج ذکر الٰہی وغیرہ روحانی غذائیں ہیں۔ جس طرح تمہارا جسم غذا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح تمہاری روح بھی غذا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ تم نماز پڑھو۔ یا نہ پڑھو۔ مگر تمہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان چیزوں کے بغیر تمہاری روح زندہ نہیں رہ سکتی۔ تمہارا جسم بیشک زندہ رہے گا۔ لیکن تمہاری روح کے اندر یہ قابلیت نہیں رہے گی۔ کہ تم خدا تعالےٰ سے مل سکو۔ وہ فضل جو عام ہے۔ مثلاً کھانا وغیرہ ملنا یہ ایک الگ چیز ہے۔ خدا تعالےٰ کی محبت وہ ہوتی ہے کہ اس سے ایسا تعلق پیدا ہو جائے۔ کہ کسی نہ کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رنگ میں وہ اپنی مرضی ظاہر کرتا رہے۔ اور یہ چیز ان چیزوں کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ مردہ زندہ والا کام نہیں کرسکتا۔

پس ایک نصیحت میں تمہیں یہ کرونگا۔ کہ تم رُوح کی غذائی حالت کو بہتر بناؤ۔ جسطرح تم چاہتی ہو۔ کہ تمہارا جسم زندہ رہے۔ تم بیمار اور کمزور ہو جاتی ہو۔ تو دوائیں کھاتی ہو۔ یخنی پیتی ہو۔ مقویات استعمال کرتی ہو۔ یا اگر کسی کا جگر خراب ہو۔ تو وہ سبزیوں کا استعمال زیادہ کرتی ہے۔ اسی طرح اگر تمہاری روح کمزور ہے تو اسکی تقویت کا انتظام کرو۔ اگر صرف نماز سے سرور نہیں ہوتا۔ تو ذکر الٰہی کرو۔ اگر صرف زکوٰۃ سے سرور پیدا نہیں ہوتا۔ تو صدقہ خیرات کرو۔ پیٹ بھرنے کا آخر یہی قاعدہ ہے۔ کہ اگر دس لقموں سے پیٹ نہیں بھرتا۔ تو پانچ لقمے اور کھاؤ۔ یہی روح کا حال ہے۔ اگر صدقہ سے روح میں تازگی پیدا نہیں ہوتی۔ تو اور صدقہ دو۔ اگر پانچ نمازوں سے رُوح میں تازگی پیدا نہیں ہوتی۔ تو چھ نمازیں پڑھو۔ اور اگر پھر بھی تازگی پیدا نہیں ہوتی۔ تو سات نمازیں پڑھو۔ نماز چھوڑ دینے سے روح تازہ نہیں ہوتی۔ بلکہ نمازیں زیادہ پڑھنے سے روح میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ روح کا ایک غذائی پہلو ہے۔ جسکی طرف میں تمہیں توجہ دلاتا ہوں۔ انسانی زندگی کا دوسرا پہلو فعالی ہے۔ انسان جو غذا کھاتا ہے۔ اس سے جسم میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ کام کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھانے کے بعد بستر پر لیٹا رہے۔ اور کوئی کام نہ کرے۔ تو دیکھنے والے یہی کہیں گے۔ کہ اس میں اپنے جسم سے صحیح کام لینے کا مادہ نہیں۔ اسی طرح یہ روحانی غذائیں ہیں۔ ان سے طاقت حاصل کر لینے کے بعد انسان کو اور کام بھی کرنا پڑتا ہے۔ جو شخص نماز پڑھ کر یہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ میں نے اپنا کام کرلیا۔ یا روزے رکھکر یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں نے اپنا کام کرلیا۔ یا صدقہ و خیرات دے کر یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں نے اپنا کام کرلیا۔ وہ ایسا ہی بیوقوف ہے جسطرح وہ شخص جو کہے۔ میں نے روٹی کھالی۔ پانی پی لیا۔ تو زندگی کا کام پورا کرلیا۔ کھانا پینا زندگی کے کام نہیں۔ بلکہ اُسے کام کے قابل بنانے کے لئے غذائیں ہیں اسی طرح یہ روحانی کام بھی انسانی زندگی کا مقصود نہیں۔ نہ جسمانی زندگی کا مقصود کھانا پینا ہے۔ اور نہ روحانی زندگی کا مقصود نماز روزہ وغیرہ ہے۔ یہ دو نو سہارے ہیں۔ ایک جسم کیلئے اور ایک روح کے لئے۔ ایک سے جسم کام کے قابل بنتا ہے۔ اور دوسرے سے روح کام کے قابل بنتی ہے۔ جسم میں جب طاقت پیدا ہوتی ہے۔ تو انسان نوکری کرتا ہے۔ تجارت کرتا ہے۔ اور دنیا کے دوسرے کام کرتا ہے۔ اسی طرح جب انسان کو روحانی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ تو وہ مختلف کام کرتا ہے۔ وہ کام کیا ہیں۔ وہ کام دو قسم کے ہیں۔ ایک تو اس کا کام ذہنی ہوتا ہے۔ دوسرا کام انسانی دماغ کی اصلاح اور اسکے فکر کی اصلاح۔ اور اس کے خیالات و جذبات کی اصلاح ہے۔ جسطرح روٹی کھانے کے نتیجہ میں انسان ہل چلاتا ہے۔ تجارت کرتا ہے۔ صنعت و حرفت کرتا ہے۔ مزدوری کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ انسان کے جسم میں طاقت ہو۔ تبھی وہ اچھا سپاہی اچھا وکیل اور اچھا مدرس بن سکتا ہے۔ اسی طرح روحانی غذائیں۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج اور ذکر الٰہی وغیرہ کے نتیجہ میں انسان کو روحانی طاقت حاصل ہوتی ہے اور اس طاقت کے نتیجہ میں اس کے اخلاق درست ہو جاتے ہیں۔ وہ ظلم سے دور چلا جاتا ہے۔ اس کے اندر دیانت وامانت رحم اور عدل پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں خدمت خلق کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ محبت اور قرب الٰہی کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ خود بھی یہ کام کرتا ہے۔ اور دوسروں سے بھی کرواتا ہے مثلاً وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ اور کوشش کرتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی جھوٹ نہ بولیں۔ وہ دوسروں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ دوسروں کو بھی تلقین کرتا ہے۔ کہ وہ بھی دوسروں پر ظلم نہ کریں۔ اُس کے خیالات پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ دوسروں کے خیالات کو بھی پاکیزہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ غرض اس کی روح رات دن مخلوق کی اصلاح میں لگی رہتی ہے۔

خود نماز مقصود نہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الصَّلوٰۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَر۔ جس طرح روٹی مقصود نہیں۔ روٹی کھانے سے طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر انسان دنیا کے کام کرتا ہے۔ اسی طرح نماز اصل مقصود نہیں۔ بلکہ اس کا کام یہ ہے۔ کہ وہ ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے۔ اسکی روح کو طاقت ملتی ہے اور برائیوں کے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اس کے اندر دیانت وامانت عدل وانصاف۔ رحم غرض جتنے اخلاق فاضلہ ہیں۔ وہ سب پائے جاتے ہیں۔ اور اس کے اندر یہ طاقت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہ دوسرے لوگوں کے اندر بھی یہ اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

یہی حال روزوں کا ہے۔ روزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ روزوں کی یہ غرض ہے۔ تا روح کو طاقت پہنچے۔ اور وہ تقویٰ کے قابل ہو جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ وہ شخص روزہ دار نہیں۔ جو بھوکا اور پیاسا رہتا ہے۔ روزہ دار وہ ہے جس کی زبان قابو میں رہے۔ غرض روزے کا مقصود بھوکا اور پیاسا رہنا نہیں۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے۔ کہ اُسے کسی وقت اپنے بھائیوں اور بنی نوع انسان کی خاطر اپنی مملوکہ اور حلال چیزیں بھی چھوڑنی پڑیں۔ تو وہ چھوڑ دے۔ روزے میں ہمارا اپنا کھانا جو حلال ذرائع سے کمایا ہوا ہوتا ہے۔ اور شریعت کے لحاظ سے حرام نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس موجود ہوتا ہے۔ ہمارا اپنا پانی ہمارے پاس موجود ہوتا ہے۔ لیکن ہم وہ کھانا بھی نہیں کھاتے۔ وہ پانی بھی نہیں پیتے۔ اس میں مسلمانوں کو یہ سبق دیا جاتا ہے۔ کہ جب تم بنی نوع انسان کی خاطر اپنے بھائیوں کی خاطر خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنی حلال چیز بھی اپنے اوپر حرام کر لیتے ہو۔ تو دوسرے کا مال تم پر کس طرح حلال ہو سکتا ہے۔ غرض روزہ میں خدا تعالیٰ نے انسان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلال کھانے اور حلال کمانے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

اسی طرح حج ہے۔ لوگ اپنا کاروبار چھوڑ کر حج کے لئے جاتے ہیں۔ اور ایک جگہ جاکر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس سے خدا تعالےٰ انسانوں کو یہ سبق دیتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے اپنے وطن کے لئے اور رشتہ داروں کی خاطر تمہیں اپنا کام چھوڑ کر بھی جانا پڑے تو جاؤ۔ جو شخص سچے دل سے حج کرنے جاتا ہے اسے یہ توفیق مل جاتی ہے۔ کہ وہ بنی نوع انسان اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی خاطر کام کرے۔ اور ایسا کرنے کے لئے اگر اسے وطن اور کاروبار بھی چھوڑنا پڑے تو وہ چھوڑ دیتا ہے۔ غرض نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج اور ذکر الٰہی وغیرہ روحانی غذائیں ہیں۔ ان کے بعد انسان کو کچھ کام بھی کرنا ہوتا ہے۔ لیکن بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو اس میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ وہ نماز پڑھکر مغرور ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ انہیں کوئی روحانی طاقت حاصل ہو۔ وہ نماز پڑھکر یہ سمجھتے ہیں کہ گویا انہوں نے خدا تعالےٰ پر احسان کیا ہے۔ نماز تو اس لئے سکھائی گئی ہے۔ تا نیکی کی طاقت بڑھے۔ اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے۔ اور پھر اسکی نیکی کی طاقت نہیں بڑھتی۔ تو وہ سمجھ لے۔ کہ اس نے صحیح طور پر نماز نہیں پڑھی۔ جسطرح تم کھانا کھاتے ہو۔ کھانا سے اگر تمہیں جسمانی طاقت حاصل نہیں ہوتی۔ تو تم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہو۔ اور علاج کرواتے ہو۔ اسی طرح اگر نماز تمہارے اندر ایسی روحانی طاقت پیدا نہیں کرتی۔ کہ تمہارے اندر برائیوں سے نفرت کا مادہ پیدا ہو جائے۔ تو سمجھ لو۔ تمہاری وہ نماز صحیح نماز نہیں۔ تمہارے اندر کوئی روحانی بیماری داخل ہو چکی ہے۔ جس کا علاج ضروری ہے۔ جیسے بعض لوگ آٹے میں برادہ ملا دیتے ہیں۔ بظاہر تو لوگ ایسے آٹے سے روٹی تیار کر کے کھاتے ہیں۔ لیکن وہ انتڑیوں میں جاکر تکلیف پیدا کرتا ہے۔ اور غذا سے جو طاقت پیدا ہوتی ہے۔ وہ حاصل نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے۔ اور بظاہر اسے کوئی روحانی طاقت حاصل نہیں ہوتی۔ تو اُسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ نماز خراب ہے۔ جسکی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اسے طاقت ور غذائیں استعمال کروائی جاتی ہیں۔ علاج کروایا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر روحانی صحت خراب ہو جائے۔ تو نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور ذکر الٰہی وغیرہ میں کثرت سے اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ یہ چیزیں خود مقصود نہیں۔ ہاں بطور غذا کے ہیں۔ تم اپنی نمازوں کو ٹٹولتے رہا کرو۔ اور دیکھتے رہا کرو۔ کہ آیا وہ کوئی فائدہ تمہیں پہنچاتی ہیں۔ یا نہیں۔ ہمارے ملک میں ایک مثل مشہور ہے۔ وہ ہے تو ہنسی والی۔ لیکن جو سبق اس میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ بہت بڑا ہے۔ کہتے ہیں۔ کوئی مولوی تھا۔ اس نے کسی گاؤں میں جاکر وعظ کرنا شروع کیا۔ لیکن اس کا وعظ سننے کوئی نہیں آتا تھا۔ کبھی کبھار پانچ سات آدمی اکٹھے ہو جاتے تھے۔ ایک میراثی کو خیال آیا۔ کہ اس مولوی سے پوچھیں تو سہی۔ کہ اس وعظ ونصیحت سے کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ وہ مولوی کے پاس گیا۔ اور اس سے پوچھا۔ مولوی صاحب نماز۔ روزے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ انسان دنیا میں مزدوری کرتا ہے۔ مشقت برداشت کرتا ہے۔ تو انسانی فطرت یہ تقاضا کرتی ہے۔ کہ اس کے بدلہ میں اُسے کچھ ملے۔ اور جب یہ بات ہے۔ تو نماز کے بدلہ میں مجھے کچھ ملنا چاہیئے۔ مولوی نے اس میراثی کو ٹالنے کے لئے کہا۔ کہ نماز پڑھنے سے نور ملتا ہے۔ میراثی مطمئن ہو گیا۔ اور اس نے خیال کر لیا۔ اچھا کچھ تو ملے گا۔ وہ گھر گیا۔ اور بیوی سے کہنے لگا۔ میں نماز پڑھوں گا۔ اور اس کے بدلہ میں مجھے نور ملیگا۔ اس میراثی نے ظہر کی نماز پڑھی۔ عصر کی نماز پڑھی۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں۔ ہر نماز کے بعد وہ جسم کو دیکھتا تھا کہ نور کیا چیز ہے۔ سردیوں کا موسم تھا۔ صبح کی نماز کے لئے جو اٹھا۔ تو اسے سردی لگی۔ مولوی نے اسے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ اگر پانی نہ ملے یا کوئی بیمار ہو۔ تو وہ تیمم کر لے۔ اُسے سردی لگی۔ تو اس نے خیال کر لیا۔ کہ چلو تیمم ہی کر لوں۔ اتفاقاً اس کے پاس توا پڑا تھا۔ اندھیرے میں اس نے توے پر ہاتھ مار کر تیمم کر لیا۔ جونہی اس نے اپنے ہاتھ منہ پر پھیرے۔ وہاں سیاہی لگ گئی۔ جب اس نے پانچ نمازیں پڑھ لیں۔ تو خیال کر لیا۔ اب تو نور آجانا چاہیئے۔ اس نے بیوی کو کہا۔ دیکھو میرے منہ پر نور ہے یا نہیں؟ بیوی کو بھی نور کا علم نہیں تھا۔ اس نے کہا۔ مجھے تو کوئی تغیر معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں سیاہی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ میراثی نے کہا۔ اگر نور سیاہ ہوتا ہے۔ تو پھر تو نور گھٹائیں باندھ کر آیا ہے دیکھو میرے ہاتھ بھی سیاہ ہو گئے ہیں۔ یہ ایک لطیفہ ہے۔ لیکن اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ انسانی فطرت یہ تقاضا کرتی ہے۔ کہ اسے محنت کے بدلہ میں کچھ ملے جس کام کے بدلہ میں کچھ نہ ملے۔ وہ کام لغو سمجھا جاتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص یہ تقاضا کرے۔ کہ اسے نماز کے بعد کیا ملا۔ تو اس کا یہ تقاضا صحیح ہوگا۔ اسی چیز کی طرف خدا تعالیٰ اس آیت میں اشارہ کرتا ہے۔ کہ إنّ الصلوٰة تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر نماز بے حیائیوں اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔ اسی طرح روزے کے متعلق فرمایا۔ لعلّکم تتقون۔ تا تمہارے اندر تقویٰ کی طاقت پیدا ہو جائے۔ اسی طرح زکوٰۃ سے بھی دل میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں سب اصول بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اور اصول ہی اصل چیز ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پانی پینے سے پیٹ بھر جاتا ہے۔ لیکن بخار والے مریض کا پانی سے پیٹ نہیں بھرتا۔ بلکہ وہ پانی مانگتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح نماز کا خاص فائدہ یہ ہے۔ کہ وہ ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور نیکی کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ اگر ہمیں وہ طاقت حاصل نہیں ہوتی۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہماری روحانی صحت میں ضرور کوئی خرابی ہے۔ جسطرح بخار والا غذا قبول نہیں کرتا۔ یا غذا کھانے سے اُسے اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ قے ہو جاتی ہے۔ اور اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ اُس کے اندر بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ ہم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔ اور اس بیماری کا علاج کرواتے ہیں۔ اگر علاج نہ کروایا جائے۔ تو مرض بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی غذاؤں سے اگر روحانی طاقت حاصل نہیں ہوتی۔ اور پھر تم اس کا فکر نہیں کرتیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم روحانی طور پر مر جاؤ گی۔ اسلئے کہ تمہارے اندر بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن اس کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ ہم اندھا دھند چلے جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جس طرح جسم غذا جذب نہیں کرتا۔ تو وہ مرجاتا ہے۔ اسی طرح ہماری روح غذا جذب نہ کرنے کی وجہ سے مرجاتی ہے۔ انسان کو اس نگرانی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ یہ روحانی غذائیں اس کے تن لگتی ہیں۔ کہ نہیں۔ ان غذاؤں سے اُسے روحانی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ ان غذاؤں سے پیدا شدہ تغیرات کو نہ دیکھیں۔ تو ہو سکتا ہے۔ ہمارے اندر کوئی بیماری پیدا ہو جائے۔ اور ہم وقت پر اس کا علاج نہ کریں۔ اور ہلاکت میں مبتلا ہو جائیں۔

تمہارے لیئے میں پھر خلاصہ بیان کر دیتا ہوں۔ کہ اوّل لجنہ اماء اللہ کو یہ بات مدِّنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ باقاعدگی سے نماز ادا کرے۔ دوّم دینی مشاغل میں وہ یاد رکھے۔ کہ جسطرح جسم کی غذا ہے۔ اسی طرح روح کی بھی غذا ہے۔ جسطرح جسم کو غذا نہ ملے۔ تو وہ مرجاتا ہے۔ اسی طرح روح بھی بغیر غذا کے مرجاتی ہے۔ مگر نہ جسمانی غذا جسم کا مقصود ہے۔ نہ روحانی غذا روح کا مقصود ہے۔ جسمانی غذا ہم اس لیئے استعمال کرتے ہیں۔ تا خون پیدا ہو۔ اور طاقت حاصل ہو۔ اور اس طاقت سے ہم دوسرے کام کریں۔ اسی طرح روحانی غذاؤں کی بھی یہی غرض ہے۔ کہ ہمیں روحانی طاقت ملے۔ جسکے ذریعہ ہم دوسرے کام کر سکیں۔ اگر غذا ہی اصل مقصود ہوتی۔ تو خدا تعالیٰ یہ کیوں فرماتا۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ کہ لعنت ہے ایسے نمازیوں پر جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بعض نمازیوں کی نماز ان کے لیئے لعنت کا موجب بھی ہو سکتی ہے۔ نماز۔ روزہ زکوٰۃ۔ حج اور دوسری عبادات پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ان کے ذریعہ جو طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ پھر میں نے بتایا ہے۔ کہ روحانی طاقتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان کے اندر ایک جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ دوسرے شخص کے اندر بھی وہی اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو اس کے اندر پائے جاتے ہیں۔ تم اپنے اندر تبلیغ کا مادہ پیدا کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرتیں۔ تو تمہارے لیئے موت مقدر ہے۔ ہیضہ جب آتا ہے۔ تو پہلے وہ تمہارے ہمسایہ پر حملہ کرتا ہے۔ اور اگر تم احتیاط نہ کرو۔ تم بھی اس سے بچ نہیں سکتیں۔ طاعون سے اس کا بھی یہی حال ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی دین کی تبلیغ کی طرف توجہ نہیں۔ اور تم اُسے دور کرنے کی کوشش نہیں کرتیں۔ ہمسایہ کی بھی روحانی مرض تمکو ہی لگ جائے گی۔ پس نمازیں پڑھو۔ اور پھر اس پر غور کرتی رہا کرو۔ کہ وہ کیا اثر پیدا کرتی ہیں۔ پھر وہی چیز دوسروں کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گی۔ تو وہ روحانی مرض کی مبتلا ایک نہ ایک دن تمہیں بھی اپنا شکار بنا لیں گی۔ تم اپنے اندر دوسروں کو وعظ و نصیحت کرنے کی عادت پیدا کرو۔ تا تم انہیں اپنا شکار بنا لو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ تمہیں اپنے فرائض کے ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ اور تمہیں سچی مومنہ اور مسلمہ بنائے۔ تا تم اپنے لئے اپنے خاندان کے لئے ملک و قوم کے لئے اور سب سے بڑھ کر اسلام کے لئے مفید وجود بن سکو۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

ولادت باسعادت

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت سے سنی جائیگی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ ماہ صاحبزادہ حفیظ احمدؐ صاحب خلف سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ ادارہ مصباح خلوص دل سے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت اماں جان مدظلہا صاحبزادہ مرزا حفیظ احمدؐ صاحب جملہ خاندان نیز میر عبد السلام صاحب وسیدہ فضیلت صاحبہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین بناتے ہوئے خادمہ دین اور عمر دراز بنائے۔ آمین۔

"ادارہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلام بر امام ہمام

از قلم
محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل
مہجورِ قادیان

سلام اُس پر کہ جس کا مصلح موعود بیٹا ہے سلام اُس پر جو عینے نفس ہے محمود بیٹا ہے
سلام اُس پر کہ جس پیشگوئی ہو گئی پوری سلام اُس پر کہ جس کی درگہِ حق میں ہے منظوری
سلام اُس پر کہ جس کا نام دنیا کے کناروں تک سلام اُس پر کہ جس کا کام عقبیٰ کے مناروں تک
سلام اُس پر کہ جس کے آتے ہی باطل فراری ہے سلام اُس پر کہ جس کی تیغ اسلامی دودھاری ہے
سلام اُس پر۔ اسیروں کو رہائی دینے والا ہے سلام اُس پر جو کشتیٔ دینِ حق کی کھینے والا ہے
سلام اُس پر جو رحمت کا نشاں فضلوں کا مورد ہے سلام اس پر جو مقبولِ خدا فرزندِ احمدؑ ہے
سلام اُس پر جو سیدھی راہ کا دنیا میں سالک ہے سلام اس پر جو دولت حشمت و شوکت کا مالک ہے
سلام اُس پر جو نور اللہ ہے ماہِ رسولاں ہے! سلام اس پر جو اپنے کام میں سرگرم جولاں ہے
سلام اُس پر جو بڑھتا جا رہا ہے آگے ہی آگے سلام اس پر کہ جس کے خوف سے اعدائے حق بھاگے
سلام اُس پر جسے فخرِ رُسل کہتے ہیں روحانی سلام اس پر جو حق کی ہے مجسم قدرتِ ثانی
سلام اُس پر جو سرخیلِ اُمم ہے اس زمانے میں سلام اس پر جو سلطان القلم ہے اس زمانے میں
سلام اُس پر جسے نصرت الٰہی خوب حاصل ہے سلام اس پر جو اپنے بھیجنے والے سے واصل ہے
سلام اُس پر جو ہم ایسے خطا کاروں کا ہادی ہے سلام اس پر جو اسلامِ حقیقی کا منادی ہے
سلام اُس پر جو ہے موسیٰ صفت روداد کا حامل سلام اس پر جو ہے شاگرد اُس اُستاد کا کامل
سلام اُس پر مؤید جو بہ تائیداتِ ربّی ہے سلام اس پر کہ جس کا خود خدا واحد مربّی ہے
سلام اُس پر کلیدِ فتح جس کے ہاتھ میں آئی سلام اس پر ظفر یابی ہے جس کے ساتھ میں آئی
سلام اس پر جسے نصرت پہ نصرت ملتی رہتی ہے سلام اس پر کلی جس کی ہمیشہ کھلتی رہتی ہے
سلام اُس پر کہ جس نے آبرو و عزت کی قائم کی سلام اس پر کہ اصلاح و حمایت جس نے دائم کی
سلام اُس پر دُعا گو جس کے اکمل سے ہزاروں ہیں نثارِ روئے تابان و دیدِ شیفتہ ہزاروں ہیں۔

سلام اس پر اور اُس کی آلِ اطہر پر مدامی ہو
مبارک ساری نسلوں کے لئے دَورِ نظامی ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درویشانِ قادیان اور نونہالانِ جماعت سے خطاب

از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

زہے قسمت کہ دنیا میں فدائے قادیاں تم ہو
مسیحائے محمدؐ کے نشانوں میں نشاں تم ہو

تمہاری شانِ درویشی پہ قرباں تاجداری ہے
کہ محبوبِ خدا کے آستاں کے پاسباں تم ہو

خدا رکھے تمہیں رہتے جہاں تک خرّم و شاداں
کہ اب دارالاماں میں یادگارِ عاشقاں تم ہو

یہی کہتا ہے روز و شب ہمارا دردِ مہجوری
کہ کاش ہم بھی وہاں ہوتے جہاں پر شادماں تم ہو

وَاِنَّ الْوَصْلَ لِلْعُشَّاقِ رَاحَتُهُمْ وَفَرْحَتُهُمْ
خوشا بختیکہ اس نعمت سے شاد و کامراں تم ہو

نہ چھوڑا آستانِ دلربا کو ان حوادث میں
جری اللہ کی جرأت کا اک تازہ نشاں تم ہو

زمانہ کو نظر آیا نہ جو عصیاں کی ظلمت میں
اُسی چشمۂ حیواں کے لئے خضرِ جہاں تم ہو

تمہارے دم سے وابستہ ہے رونق اس گلستاں کی
زمیں پر ضَوفشاں تم ہو فلک پر کہکشاں تم ہو

نہیں سمجھی تو آخر ایک دن دنیا یہ سمجھیگی
کہ اک قطرہ نہیں ہو۔ بلکہ بحرِ بیکراں تم ہو

شبِ تیرہ میں تاروں کیطرح یہ جھلملانا کیا
سحر جس سے طلوع ہوگی وہ مہرِ ضَوفشاں تم ہو

بڑھاپے نے جنہیں حسرت کی صورت میں بدل ڈالا
ہماری اُن تمنّاؤں کا عزمِ نوجواں تم ہو

جہاں تک بن پڑا ہم نے دکھائی راہ ہدایت کی
مگر اب دیکھنا اہلِ جہاں کے پاسباں تم ہو

نہ کرنا ہم کو رسوائے قیامت پیٹھ دکھلا کر
کہ میدانِ وفا میں یادگارِ رفتگاں تم ہو

خدانا خواستہ جھکنے نہ پائے پرچم ایماں
مصافِ زندگی میں اب خدا کے پہلواں تم ہو

کہیں دنیا کے بدلے میں نہ اپنا آپ کھو دینا
خدا کے ہاتھ جو بکتی ہے وہ جنسِ گراں تم ہو

طلسم اہرمن کا ٹوٹنا جس سے مقدّر ہے
وہ دست و بازوئے یزداں کی شمشیر و سناں تم ہو

کبھی یوسف نہیں بنتا جو زندانوں سے بچتا ہے
ہُوا کیا اس زمانہ میں جو وقفِ امتحاں تم ہو!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکار

از محترم مولوی مُصلح الدین احمد صاحب وڑائچ راجیکی

ملتی ہے اُس کو زیست تیری بارگاہ میں
دو نوں جہاں کو چھوڑ دے جو لا الٰہ میں

یہ بھی ہے میری چشم بصیرت کا اک گُناہ
دیکھا جو میں نے آپ کو خورشید و ماہ میں

طور و حرا ہیں جس کے تقاضوں سے باریاب
وہ دل نہیں تو کچھ بھی نہیں جلوہ گاہ میں

روز بلیٰ سے جب میں اسیر الست ہوں
پھر کیا مضائقہ ہے نہیں رسم و راہ میں

پروردگار شوق ذرا اس طرف نگاہ
رہتا ہے یہ فقیر بھی اس خانقاہ میں

اُٹھنے لگی جو رُوئے منوّر سے یُوں نقاب
کچھ ہے ضرور اہل محبت کی آہ میں

آلام روزگار سے بنتی ہے زندگی
یُوسف کو ڈالا جاتا ہے زندان و چاہ میں

ملتا ہے دل کو دیکھئے اب کس کا آسرا
دُنیا تو دیکھ بیٹھا ہوں حال تباہ میں

مُصلح برائے نام ہوئے اس جہاں میں ہم
عمر عزیز کھو گئی کار گناہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثاقب زیروی

ایک غیر احمدی دوست کے نام

مجھے یہ کفر بہتر ہے مری اسلام سے توبہ

سکون و صبر و اطمینان کا بکھرا ہے شیرازہ — تصور سے ہے باہر آج میرے غم کا اندازہ
اوکاڑہ سے ملا ہے اک مرقع درد و حسرت کا — کہ ہم رازوں نے تیرے اک نہتا ذبح کر ڈالا
بدل کر پینترے یوں پل پڑے اسلام کے شیدا — جلا کر رکھ دیا انسانیت کا اک حسیں غنچہ
کچھ اس انداز سے یورش ہوئی عصیاں شعاروں کی — نظر تھرا گئی اخلاق کی روشن بہاروں کی!
فغاں برلب ملا ہوگا جو یہ کشتہ پیمبر سے — یقیناً خون ٹپکا ہوگا اُن کے قلب اطہر سے

فرشتوں کی مقدس روح بھی گھبرا گئی ہوگی
وہ صورت چاند سی یہ دیکھ کر شرما گئی ہوگی!

فریب اکثریت کا بھی نشہ کیا عجب شے ہے — کہ ذرہ بھول جائے میں ہوں ذرہ کیا عجب شے ہے
پلائے سم۔ مگر اصرار یہ ہو۔ انگبیں مانو — نچوڑے خون دل لیکن تصدق ہو۔ زندگی جانو
وہ استبداد کی زنگت کو سمجھے نورِ ایمانی — وہ لوٹے خلق کے روندوں کو از راہِ نگہبانی

وہ بالکل بھول جائے اس جہاں کا اک خدا بھی ہے
وہ مالک اس کے یہ کارِ زبوں سب دیکھتا بھی ہے

جو قادر ہے ہر اک جابر کا قصہ پاک کر ڈالے — جسے طاقت ہے شیطانی عزائم خاک کر ڈالے
دھنک کر رکھ دے روئی کی طرح جو کوہساروں کو — جلا کر راکھ کر ڈالے مہکتے لالہ زاروں کو
جو لحظہ میں یہ ناپاکی جھٹک کر جھاڑ سکتا ہے — ان ایوانوں پہ مسماری کے جھنڈے گاڑ سکتا ہے
غضب جس کا طرب زاروں کی رعنائی نگل جائے — نگاہیں دیکھتے ہی نخوتوں کا دم نکل جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھکا سکتا ہے گردن اچھے اچھے کجکلاہوں کی
جو مٹھی بھر کو دے سکتا ہے طاقت بادشاہوں کی

وہ بے بس بھی تو آخر حلقۂ زنجیرِ ملت تھا
وہ اچھا تھا - برا تھا - نام لیوا تھا محمدؐ کا

سمجھتا تھا وہ ٹھنڈک دل کی تسکینِ پیمبرؐ کو
بہر انداز پھیلاتا تھا وہ دینِ پیمبرؐ کو

محمدؐ کے غلاموں پر یہ مشقِ فتنہ انگیزی
خدا کا نام لے کر اس کے ہی بندوں کی خونریزی

اسی برتے پہ کہتے ہو کہ ہم جیسے ہی بن جاؤ
مجھے آ کر ذرا اسلام کے معنے تو سمجھاؤ

میں شاعر ہوں میں نالوں کو ترانے کس طرح کہدوں
حقائق ہیں حقائق کو فسانے کس طرح کہدوں

سراسر تیرگی کو روشنی کا نام کیوں دے دوں
زیاں کاری کو آخر عظمتِ اسلام کیوں دے دوں

مرا دل مکر و فن کی رہبری کو سہہ نہیں سکتا
ازل سے جو کھرا ہے اس کو کھوٹا کہہ نہیں سکتا

اگر اسلام کہتے ہیں صداقت کے مٹانے کو
اگر اسلام کہتے ہیں نہتوں کے ستانے کو

اگر اسلام قرآں سے تکدّر اخذ کرتا ہے
مناجاتِ محمدؐ سے تنفّر اخذ کرتا ہے

اگر اسلام یہ ہے حق سے دل کو لاگ ہو جائے
جہاں روشن فضائیں ہوں وہاں سے روح گھبرائے

اگر اسلام مکر و فن کا کاروبار ہے یکسر
جفا و جور بے حیا کا علمبردار ہے یکسر

تو پھر اس مظہرِ خلقِ برائے نام سے توبہ
مجھے یہ کفر بہتر ہے مری اسلام سے توبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از محترمہ شمیم صاحبہ

کیفیات

"میں"! نام تو "عورت" رکھتی ہوں پر! دل میں وسعت رکھتی ہوں
گو جسم، نحیف و زار ہے یہ پر عزم میں رفعت رکھتی ہوں
اس بت خانے میں پستی کے وحدت کی شوکت رکھتی ہوں
اس مکر و ریا کی دنیا میں میں حسن نیت رکھتی ہوں
جذبات سنہرے ہیں میرے پاکیزہ حمیت رکھتی ہوں
اس کرب و بلا کی بستی میں میں نور سکینت رکھتی ہوں
میں قلب کے کونے کونے میں ملت کی الفت رکھتی ہوں
رگ رگ ہے میری طوفانی پرجوش طبیعت رکھتی ہوں
ظلمت کو مٹانے کی خاطر بازو میں قوت رکھتی ہوں
میں حق کی راہ میں ہر اک دکھ سہنے کی قدرت رکھتی ہوں
اپنی احساس کی دنیا میں میں جوش عقیدت رکھتی ہوں
میں ملت کے غداروں سے بے حد ہی نفرت رکھتی ہوں
یہ روح ہے میری کیف بھری بیتاب صداقت رکھتی ہوں
سرشار مئے عرفان سے ہوں بے لاگ بصیرت رکھتی ہوں
کیا مجھ کو ڈرائے گا کوئی مولا کی نصرت رکھتی ہوں

محمود کے دامنِ اقدس سے
میں "شمیم" کی نسبت رکھتی ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب از لائلپور

تاریخ اسلام کے ایمان افروز واقعات

حضرت سعید بن عامر، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، بیٹھے بیٹھے اُن کے جسم میں ایک ارتعاش پیدا ہؤا۔ اور وہ مرغِ بسمل کی طرح تڑپتے ہوئے بیہوش ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ حیران تھے۔ ہوش آنے پر آپ نے پوچھا "آپ کو یہ کیا مرض ہے"۔ جواب دیا۔ "بالکل تندرست ہوں۔ مجھے کوئی مرض نہیں ہے۔ لیکن جب خبیب بن عدی کو کافروں نے ہر ممکن ظلم روا رکھنے کے بعد دار پر چڑھایا۔ تو میں اس مجمع میں موجود تھا۔ جب وہ واقعہ ہائلہ اور اس کے ہوش رُبا مظالم میرے سامنے آتے ہیں۔ تو مجھ سے سنبھلا نہیں جاتا۔ اور میں تڑپ کر بیہوش ہو جاتا ہوں۔

حضرت خبیب بن عدی کی شہادت کا دردناک واقعہ لکھتے ہوئے انگلیاں فگار ہیں۔ اور خامہ خونچکاں بہرکیف وہ واقعہ یوں ہے:-

جب بدر اور اُحد کے میدانوں میں کفارِ مکہ بے سروسامان مسلمانوں سے ٹکر لیکر اپنی طاقت آزما چکے، تو وہ سازش کے جال بچھانے لگے۔ کہ چلو سامنے آکر نہیں تو دھوکا اور فریب دیکر ہی مسلمانوں کو نقصان پہنچاؤ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی کارروائی اُنہوں نے یہ کی۔ کہ عضل اور قارہ کے قبائل کا ایک وفد سات آدمیوں پر مشتمل رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا۔ اور بڑی لجاجت سے عرض کی۔ کہ اگر ہمیں چند مبلغ عنایت فرمائے جائیں۔ تو ہمارے تمام قبیلے مسلمان ہو جائیں گے۔ حضورؐ نے عاصم بن ثابت کی ماتحتی میں دس بزرگ صحابہ کا وفد ان کے ساتھ بھیج دیا۔ راستہ طے ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ یہ وفد گھاٹی میں پہنچا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کفار کے دو سو مسلح جوان مسلمانوں کے اس تبلیغی وفد کے استقبال کے لئے کھڑے ہیں۔ یہ استقبال کیا نعرہ ہائے تحسین سے ہؤا؟ نہیں۔ کیا جوشِ ایمان سے ہؤا؟ نہیں۔ پیامِ اسلام کے جذب و قبول سے ہوا؟ نہیں بلکہ تیغ و سنان اور تیر و تفنگ نے اس وفد کا استقبال کیا۔ خطرہ کا احساس ہوتے ہی دو سو تلواروں کے مقابلہ پر دس تلواریں تڑپ کر نیام سے باہر آ گئیں۔ مقابلہ شروع ہؤا۔ کہاں دو سو مسلح جوان اور کہاں دس۔ نتیجہ یہ تھا۔ کہ آٹھ صحابی مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے اور حضرت خبیبؓ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیدؓ کو کفار نے گھیر کر گرفتار کر لیا۔ سفیان ہذلی انہیں مکہ لے گیا۔ اور دونوں نقد قیمت پر مکہ کے درندوں کے ہاتھ فروخت کر دیئے گئے۔ تاکہ وہ ان سے اپنے خونوں کا انتقام لے سکیں۔

ان دونوں جوانمرد مسلمانوں کو حارث بن عامر کے گھر ٹھہرایا گیا۔ اور پہلا حکم یہ دیا گیا۔ کہ انھیں بھوکا اور پیاسا رکھا جائے۔ حارث بن عامر نے حکم کی تعمیل کی۔ اور ان مظلوموں پر آب و دانہ بند کر دیا گیا۔

اسی دوران میں ایک دن حارث بن عامر کا ننھا معصوم بچہ چھری سے کھیلتا ہوا حضرت خبیب کے پاس آ گیا۔ آپ نے چھری اس کے ہاتھ سے لیکر زمین پر رکھدی۔ اور اُسے پیار سے آغوش میں بٹھا لیا۔ بچے کی ماں کو جو کہ کسی کام میں مصروف تھی۔ یکدم بچے کا خیال آیا۔ پلٹ کر دیکھا۔ دل لرز گیا۔ جگر کا ٹکڑا خبیب کے قابو میں ہے۔ ذبح کرنے کے لئے چھری پاس رکھی ہے۔ بجلی کی طرح اُس کے دماغ میں یہ خیال کوند گیا۔ اور وہ بے تابانہ چیخنے لگی۔ حضرت خبیبؓ نے یہ نظارا دیکھا۔ سمجھ گئے۔ کہ ماں کی مامتا کسی وہم میں مبتلا ہے۔ یہ بھوکا اور پیاسا قیدی نحیف آواز میں گویا ہوا۔

"بی بی! تم مطمئن رہو۔ میں اور ایک معصوم بچے کو ذبح کروں؟ مسلمان ظلم نہیں کیا کرتے"!

ان الفاظ کے ساتھ ہی حضرت خبیبؓ نے محبت بھری گود کھول دی۔ بچہ ماں کو بیتاب دیکھ کر خود بیتاب ہو چکا تھا۔ وہ اُٹھا اور دوڑ کر ماں کی چھاتی سے لپٹ گیا۔ لیکن اس پر بھی ان ظالموں کو خیال نہ آیا۔ کہ آخر خبیبؓ سے بھی کسی ماں کی مامتا وابستہ ہے۔ سب سے بڑھکر ماں سے زیادہ پیار کرنے والے ایک وجود کے شیشۂ دل کو ٹھیس پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ جب مسلسل بھوک اور پیاس اس مردِ صالح کے پائے استقلال میں جنبش نہ لا سکی۔ تو قریشِ مکہ نے آپ کے قتل کی تاریخ کا اعلان کر دیا۔

تاریخ مقررہ پر کھلے میدان میں ایک ستون نصب تھا۔ اور اس کے چاروں طرف بے شمار آدمی ہتھیار سنبھالے کھڑے تھے۔

مردِ صالح خبیبؓ پابہ جولاں تشریف لائے۔ اُنہیں صلیب کے نیچے کھڑا کر دیا گیا۔

ایک شخص۔ خبیبؓ ہم تمہاری مصیبت سے دردمند ہیں۔ اگر اب بھی اسلام چھوڑ دو۔ تو تمہاری گلو خلاصی ہو سکتی ہے۔

خبیبؓ۔ جب میرے دل میں اسلام ہی باقی نہ رہا۔ تو جان بچانا بیکار ہے۔

دوسرا شخص۔ خبیبؓ کوئی آخری آرزو ہے تو بیان کرو۔

خبیبؓ۔ کوئی آرزو نہیں۔ صرف دو رکعت نماز ادا کرنا ہے۔

"بہت اچھا فارغ ہو جاؤ" ہجوم سے آوازیں آئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرمی ہوئی صلیب کے سایہ میں خبیبؓ اپنی آخری نماز کے لئے بارگاہِ الٰہی میں کھڑے ہو گئے۔ نہایت خشوع و خضوع اور خلوص و نیاز سے رکوع و سجود ہونے لگے۔ عشق و محبت کا چشمہ آنکھوں کے سُرخ و سیاہ جھرنوں سے اُبل پڑا۔ ہر چند کہ عشق و نیاز کی یہ لذّت جاوداں مانع تھی۔ کہ جلدی نماز ختم کی جائے لیکن دِل میں خیال آیا۔ کہ کافر کہیں یہ نہ سمجھیں مسلمان موت سے ڈر گیا جلد جلد نماز ختم کی۔ اور یہ پیکرِ شہادت سُرخ جامۂ عروسی پہننے کے لئے تیار ہو گیا۔

کفّار نے آپ کو پھانسی کے ستون کے ساتھ مضبوط جکڑ دیا۔ ایک شخص آگے بڑھا۔ اور خبیبؓ کے جسم کے مختلف حصّوں کو اپنے نیزے سے چھلنی کرنے لگا۔ لیکن ہلکے ہلکے۔ پھر تیر اندازی شروع ہو گئی۔ ایک اور شخص آگے آیا۔ اور اس نے حضرت خبیبؓ کے جسم پر نیزے کی اَنی رکھ دی۔ پھر اس قدر دبایا۔ کہ وہ کمر کے پار ہو گئی۔ ستم بالائے ستم! یہی جملہ آور یوں گویا ہوا۔

"اب تم پسند کرو گے۔ کہ محمد آج تمہاری جگہ پر ہوں۔ اور تم اس مصیبت سے چھوٹ جاؤ۔"

خبیبؓ کا خون نچڑ چکا تھا۔ زبان کے اس گھاؤ کو آپ برداشت نہ کر سکے۔ نہ معلوم تاب گویائی کہاں سے عود کر آئی۔ گرج کر کہا

" اے ظالم خدا جانتا ہے۔ کہ مجھے جان سے دنیا پسند ہے۔ مگر یہ پسند نہیں کہ رسول اللہ کے قدموں میں مکّہ کی گلیوں میں چلتے ہوئے ایک کانٹا بھی چبھے۔"

نماز کے بعد حضرت خبیبؓ پر جو جو حالتیں گذریں آپ بے ساختہ شعروں میں ادا فرماتے رہے۔ ان اشعار کا مفہوم کچھ اس نظم کا ہے۔ سه

(۱) باندھا گیا ہے موت کی کھونٹی سے جسمِ زار
بس گھومتے ہیں کرتے ہیں ٹرھ ٹرھ کے مجھ پہ وار
یہ موت کوئی ڈرنے کی ہے چیز اے خبیب؟
یہ موت زندگی ہے بہاروں کی ہے نقیب

(۲) آنکھوں سے آنسو جاری ہیں پر دل ہے پُر سکوں
دیں کی کیاریوں میں میرا کام آیا خوں
لو جا رہا ہوں لطف و وفا آشنا کے پاس
کیا غم مجھے کہ جاتا ہوں اپنے خدا کے پاس

(۳) آزاد مجھ کو کرتے ہیں ہے شرط ترکِ دیں
ممکن کہاں جھکے درِ باطل پہ یہ جبیں
میں جانتا ہوں موت کو آنا ضرور ہے
وہ آرہی ہے اب مجھے جانا ضرور ہے

(۴) برکت ملیگی میرے ہر قرّۂ جسم کو
اس موت نے ہے زندہ کیا میرے اسم کو
دیں کے لئے وجود میرا کھاد بن گیا
لو خون میرا میرے لئے زاد بن گیا

(۵) خوشنودیٔ رسول سے دل شاد کام ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمت کہ عالموں کے لئے جس کی عام ہے
صد شکر مجھکو کر دیا۔ اسلام نے عطا
صبر و سکون و عزم و ثبات رہِ وفا
(۹) کیا غم مجھے کہ مار سے میں چُور چُور ہوں

غم ہے یہی دیارِ محمدؐ سے دور ہوں
کیا کیا اذیتیں نہ ملیں اس غریب کو
حالِ حبیبؓ جا کہو میرے حبیب کو

٭ ٭ ٭

اقوال و افکار

(از صادقہ قدسیہ ربوہ)

۱ ۔ جب کوئی دنیا کا عمل کرو۔ تو اس خیال سے کرو کہ تم نے ہمیشہ ہی زندہ رہنا ہے۔ اور جب کوئی آخرت کے لئے عمل کرو۔ تو اس خیال سے کہ کل ہی مرجانا ہے۔ (خاتم النبیین)

۲ ۔ جو شخص اپنی ہستی خدا کے سپرد کر دے گا۔ دنیا کی تمام چیزیں اس کے سپرد کر دی جائیں گی۔
سید عبدالقادر صاحب جیلانیؒ

۳ ۔ بدوں کی صحبت سے گریز کرو۔ نہیں تو اپنی تھوڑی بہت نیکیاں بھی گنوا بیٹھو گے۔
(حسن بصریؒ)

۴ ۔ جس نے قناعت اختیار کی وہ خلق سے بے نیاز ہوا۔ اور جس نے خلق سے کنارہ کشی اختیار کی وہ سلامت رہا۔ (ایضاً)

۵ ۔ اہلِ حرص، فاسق اور ظالم۔ ان تینوں کی غیبت روا ہے۔ (ایضاً)

۶ ۔ دنیا میں کوئی سرکش گھوڑا تیرے نفس سے زیادہ سخت لگام لگانے کے قابل نہیں (ایضاً)

۷ ۔ جو شخص شیخی میں آگیا۔ اس سے بڑھکر کوئی احمق نہیں۔ (ایضاً)

۸ ۔ جو نماز حضورِ دل سے نہیں وہ عذاب کا پیش خیمہ ہے۔ (ایضاً)

۹ ۔ وہ شخص جو دوسروں کی باتیں تیرے پاس لاتا ہے تیرے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ وہ تیری بات اوروں سے جا کر نہ کہتا ہوگا۔ (ایضاً)

۱۰ ۔ اصل محبت یہ ہے۔ کہ محب کی صفات محبوب کی صفات میں اس طرح جذب ہوں۔ کہ محبوب کی صفات کے سوا اور کچھ باقی نہ رہے۔
(جنید بغدادیؒ)

۱۱ ۔ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

۱۲ ۔ جس دل میں دنیا کی محبت ہو۔ وہ دل مردہ ہے

۱۳ ۔ مال جو کہ خدا کی راہ میں خرچ ہوتا ہے۔ اسمیں کبھی کمی واقع نہیں ہو سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کہانی

حجّاج اور بنی عجل کا ایک آدمی

کہا گیا ہے۔ کہ حجاج ایک روز سیر کرتا نکلا جب وہ اپنی سیر سے فارغ ہوا۔ تو اس کے ساتھی اس سے ہٹ گئے اور وہ اکیلا رہ گیا۔ اچانک اس نے عجل کے ایک شیخ کو دیکھا۔ اس سے کہا۔ اے شیخ کہاں سے آنا ہوا؟ اس نے کہا۔ اس گاؤں سے" حجاج نے کہا۔ تم نے اپنے حکام کو کیسے پایا۔ اس نے کہا" بدترین حاکم ہیں۔ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اور ان کے اموال کو اپنے لئے حلال سمجھتے ہیں۔ حجاج نے پوچھا۔ حجاج کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا" اس سے زیادہ شریر آدمی عراق کا والی نہیں بنا خدا اس کا بُرا کرے۔ اور جس نے اس کو گورنر بنایا۔ اس کا بھی بُرا کرے۔ حجاج نے کہا۔ مجھے پہچانتے ہو۔ میں کون ہوں؟ اس نے کہا نہیں حجاج نے کہا حجاج وہ بولا مجھے جانتے ہو میں کون ہوں؟ حجاج نے کہا نہیں۔" بولا" بنی عجل کا دیوانہ ہوں۔ دن میں دو بار مرگی میں مبتلا ہوتا ہوں۔ حجاج ہنس پڑا۔ اور اُسے بہت سا انعام دیا۔

حضرت جعفرؓ اور آپ کا غلام

حضرت جعفر صادقؓ کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ آپ کا ایک غلام آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے اُٹھا غلام کے ہاتھ سے لوٹا طشت میں گر پڑا۔ اور چھینٹیں اُڑ کر آپ کے چہرے پر پڑیں۔ حضرت جعفرؓ نے اس کی طرف غضب ناک آدمی کی طرح دیکھا۔ غلام نے پڑھا۔

"وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ"

حضرت جعفرؓ نے فرمایا۔
میں نے غصہ پی لیا۔ پھر اس نے پڑھا

"وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ"

حضرت جعفرؓ نے فرمایا: میں نے غصہ پی لیا۔ میں نے تجھے معاف کر دیا۔ پھر غلام نے پڑھا

"وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ"

حضرت جعفرؓ نے فرمایا۔

"فَاذْهَبْ (انت) حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ"

سارہ قدسیہ بنت محمد ابراہیم صاحب خلیل۔ ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو بہادر مسلمان عورتوں کے کارنامے

ماخوذ از کتاب "الازہار"

حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کی بہادری اور جرأت

جنگِ یرموک میں مسلمانوں کے لئے نہایت نازک موقعہ تھا۔ اس میں عیسائیوں کے لشکر کی تعداد چھ سے دس لاکھ تک بیان کی جاتی ہے تھی۔ روم کا بادشاہ یہ عہد کر کے آیا تھا۔ کہ یا تو میں مسلمانوں کو تباہ کر دوں گا۔ یا خود واپس نہیں آؤں گا۔ اور اگرچہ وہ خود جنگ میں تو شامل نہ ہوا۔ مگر فوج کے پیچھے تمام انتظامات کرتا رہا تھا۔ اور اس نے اپنے لشکر کے کمانڈر سے جس کا نام غالباً "ماہان" تھا۔ وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر تم کامیاب ہو گئے۔ تو میں اپنی لڑکی کی شادی تمہارے ساتھ کر دونگا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد ساٹھ ہزار تھی۔ اور ان کے میسرہ کو شکست ہو گئی۔ اوّل تو کسی وقت بھی پہلو کو شکست ہو۔ تو بہت خطرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دشمن گھیرا ڈال کر ساری فوج کو تباہ کر سکتا ہے۔ مگر جس صورت میں فوج پہلے ہی قلیل ہو۔ تو پھر اس کے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ اور دشمن ایک ایک آدمی چن کر قتل کر سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی نصرت شاملِ حال نہ ہوتی۔ تو اس دن مسلمانوں کا بچنا بھی محال تھا کیونکہ دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور پھر ایک بازو سے شکست ہو چکی تھی۔ اس وقت مسلمان عورتوں نے لشکر کو بچایا۔ جو لوگ پیچھے ہٹے۔ ان میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ اگرچہ بڑے بہادر تھے۔ اسلام میں بڑے بڑے کام کر چکے تھے۔ اور اعلیٰ درجہ کے جرنیل تھے۔ مگر جب باقی لشکر پیچھے ہٹا۔ تو ان کو بھی ہٹنا پڑا۔ اس وقت ان کی بیوی ہندہ، جو مسلمانوں میں غضبناک نگاہوں سے دیکھی جاتی تھی۔ لکڑی ہاتھ میں لے کر آگے بڑھی۔ اور اپنے خاوند کے گھوڑے پر مار کر کہنے لگی۔ "تمہیں شرم نہیں آتی! کفر کی حالت میں تو اسلام کا اس قدر مقابلہ کیا۔ اور اب اسلام کی حالت میں پیچھے بھاگتے ہو" ابوسفیان کی طبیعت با مذاق تھی۔ وہ یقیناً بہادر آدمی تھے۔ صرف ساتھیوں کے پیچھے ہٹنے نے انہیں مجبور کر دیا تھا۔ کہ پیچھے ہٹیں لیکن جب وقت ہندہ نے یہ فقرہ کہا۔ تو انہوں نے چیخ کر ساتھیوں کو پکارا۔ اور کہا واپس آؤ۔ یہ بھاگنے کی موت اس موت سے بدتر ہے۔ جو میدانِ جنگ میں آئے۔ چنانچہ مسلمان پھر آگے بڑھے اور میدان مار لیا۔ تو یہ عورت کا ایک فقرہ تھا جس نے جنگ کا نقشہ بدل دیا۔ اور یہاں تک لکھا ہے کہ نصف گھنٹہ تک عورتیں خود لڑتی رہیں۔ اور جو نقشہ ہو گیا تھا۔ جو بیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا تیں۔ غرضیکہ جو کچھ کسی کے ہاتھ میں آیا۔ بلکہ اسکی حفاظت کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کا لشکر لوٹ کر واپس آ گیا۔

ایران سے ایک جنگ میں خنساء کی بہادری کا نتیجہ

اسی طرح ایران سے ایک جنگ کے موقعہ پر بھی یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ مسلمان پیس ڈالے جائیں گے۔ کیونکہ اس سے پہلے روز مسلمان سخت زک اٹھا چکے تھے۔ مسلمانوں کا اس قدر جسمانی نقصان اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اس وقت ایک عورت تھی۔ جس کے تین چار لڑکے لڑائی میں شریک تھے۔ ہمارے ملک کی کوئی عورت ہوتی۔ تو اول تو وہ اپنا ایک بچہ بھی جنگ میں شامل ہونے دیتی۔ اور اگر بہت ہی مجبور کیا جاتا۔ تو ایک دو کو بھیجتی اور ایک دو کو اپنے پاس رکھتی۔ اور جسے بھیجتی اُسے بھی یہی نصیحت کرتی۔ کہ بیٹا! دیکھنا بڑھیا ماں کا خیال رکھنا۔ اور اپنی جان کی حفاظت کرنا۔ مگر وہ ماں اور بڑھیا۔ ماں جس کا نام خنساء تھا۔ تین دن کی لڑائی کے بعد جب مسلمانوں کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ کیونکہ مسلمانوں کو پہلی دفعہ ہاتھیوں سے مقابلہ پڑا تھا۔ اور وہ انہیں پاؤں میں کچلتے جاتے تھے۔ آئی اور بیٹوں سے کہا۔ "میں نے تمہارے باپ دادا کی عزت میں کبھی خیانت نہیں کی۔ اور میں امید کرتی ہوں۔ کہ اس خدمت کے صلہ میں جو میں نے تمہارے آباؤ اجداد کی عزت کی حفاظت کرنے میں کی ہے۔ تم آج میری عزت کی حفاظت کرو گے اور میدان سے پیٹھ دکھا کر نہیں بھاگو گے۔ اگر خدا تعالیٰ زندگی دے۔ تو کامیاب ہو کر ورنہ پیٹھ دکھا کر نہ آؤ"۔ اس شیر دل عورت کے لڑکوں نے بھی اس دن ایسی جنگ کی۔ کہ سب نے ان کی تعریف کی۔ اور اللہ تعالیٰ کو بھی اس کا اخلاص ایسا پسند آیا۔ کہ اس کے سب بیٹے زندہ واپس آ گئے۔

مرسلہ
"مسعودہ صمد" عفی عنہا ربوہ

چندہ مصباح

اس سے قبل کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تمام خریداران مصباح اپنی اپنی واجب الادا رقوم جلد از جلد روانہ فرماویں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اکثر بہنوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ اب پھر اعلان کیا جاتا ہے جو خریدار اس دفعہ جلسہ سالانہ پر تشریف لا رہی ہیں وہ چندہ مصباح دفتر مصباح میں جو زنانہ جلسہ گاہ اور دفتر مرکزیہ میں بھی ہوگا۔ جمع کروا دیں۔ اور جو خریدار کسی مجبوری کی وجہ سے اس عظیم الشان روحانی اجتماع میں شمولیت سے محروم رہیں۔ وہ فوراً چندہ بھجوا دیں۔

والسلام

(مدیرہ مصباح ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدیرہ کی ڈاک

(۱) محترمہ امۃ العزیز صاحبہ از یورنیو تحریر فرماتی ہیں

اخبار "الفضل" میں مصباح کے دوبارہ اجراء کی خبر پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ یقین جانئے۔ یوں معلوم ہوا۔ جیسے ایک کھوئی ہوئی متاعِ عزیز واپس مل گئی ہو۔

آپ کی مساعی جمیلہ واقعی قابلِ تحسین ہیں۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان میں برکت ڈالے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق فرما کر ہمارے واحد رسالہ "مصباح" کو بامِ عروج تک پہنچائے۔ آمین۔

پاکستان کی اور ہندوستان کی سب احمدی بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مصباح کی ممبر بنیں۔ کیونکہ یہ ہم احمدی عورتوں کا واحد قومی آرگن ہے۔ خدا کرے۔ کہ یہ خوب بڑھے، پھُولے اور اپنی ترقی کی انتہائی منازل کو طے کرے۔

اپنے ادارے کی تمام ممبرات کو میری طرف سے السلام علیکم پیش کر دیجئے۔ نیز اپنے رسالہ کو کامیابی سے چلانے کی وجہ سے آپ سب مبارکباد کی مستحق ہیں۔ آخر میں ایک تجویز عرض ہے۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو رسالے میں "اخبار احمدیہ" کے عنوان سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت اماں جان اطال اللہ بقاءہا و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت و عافیت کی خبریں چھاپی جایا کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

فقط والسلام :- امۃ العزیز از یورنیو

۵۰-۱۱-۲۰

(۲) محترمہ انجمن آراء بیگم صاحبہ سرگودہا تحریر فرماتی ہیں

"مجھے احمدی عورتوں کے اس محبوب رسالہ یعنی ان کے خیالات کے واحد ترجمان کو دیکھ کر جتنی خوشی ہوئی۔ اس کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ مصباح کے اس دَور کو کامیاب و کامران کرے اور آسمانِ صحافت پر درخشندہ ستارے کی طرح چمکے"

اعلان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے بالکس۔ قرآن مجید پارہ دوئم اور کتاب ذکر الٰہی کے امتحان کے لئے ابھی تک لجنات اماء اللہ کی طرف سے نام نہیں آئے۔ اسلئے یہ امتحان فروری کے پہلے ہفتے پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ تمام لجنات مطلع رہیں۔ امید براہِ مہربانی اپنی اپنی لجنہ میں اس کی تحریک کر کے جلد از جلد نام بھجوائیں۔ جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنوں کو کتاب ربوہ سے مل سکیگی۔ والسلام امۃ الرحیم صدیقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

آہ میری پیاری راحت پروین بنت محترم عبدالوحید خان واقفِ زندگی۔ جو ربوہ سے اپنے والدین کے ہمراہ کوئٹہ عزیز عبدالباسط خان کے ساتھ آب وہوا کی تبدیلی کے لئے گئی تھی۔ اور وہاں سے ریاست قلات گئے۔ واپسی پر موٹر کار کے خراب ہونے کی وجہ سے سردی میں ٹھہرنا پڑا۔ راستہ میں نمونیہ ہو گیا۔ چونکہ راستہ ۲۰ میل باقی تھا۔ کوئٹہ پہنچتے ہی اس ننھی راحت کو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا کر لیا۔ اپنے والدین کو داغِ مفارقت دے کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملی۔ تمام بہنوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ بھائی صاحب و دیگر افرادِ خاندان کے لئے دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل دے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

(امۃ النساء بنت میاں محمد یعقوب صاحب ربوہ)

درخواستِ دُعاء

میں تمام مصباح کے خریداروں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ میری اہلیہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ اور دمہ کی شکایت سے جلد مکمل نجات دے۔ آمین

رشید احمد۔ محمود۔ کلکتہ۔

بچہ درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماویں۔ کیونکہ یہ ننھا پھول اللہ تعالیٰ نے چھ بچیوں کے بعد عطا فرمایا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسکو اسلام واحمدیت کا حقیقی خادم بنائے آمین

والسلام۔

بیگم چوہدری فقیر محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس قصور۔

ولادت

(۱) میرے بھائی عزیزم محمد یوسف کو اللہ تعالیٰ نے گذشتہ ماہ فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمدؐ ذکریا نام تجویز فرمایا ہے۔ بہنیں دعا فرماویں۔ کہ مولود کو خدا تعالیٰ نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

امۃ الرحمٰن رقیہ۔ منٹگمری۔

(۲) یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ میری ہمشیرہ صاحبہ بیگم چوہدری عبداللہ خان صاحب سب انسپکٹر پولیس راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲-۱۱-۵۰ کو اپنے فضل وکرم سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔

بہنوں سے درخواست ہے۔ کہ عزیز کی بقیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الحی لائبریری کا احیاء

یکم نومبر کو زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ دفتر لجنہ اماء اللہ میں امۃ الحی لائبریری کا احیاء کیا گیا۔ تلاوتِ قرآنِ مجید استانی میمونہ صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے تقریر کی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے :۔

آپ نے کہا۔ کہ یہ لائبریری جس کا آج احیاء کیا جا رہا ہے۔ سیّدہ امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی یادگار کے طور پر قائم کی گئی تھی۔ اور اسی لئے اس کا نام امۃ الحی لائبریری رکھا گیا۔ قادیان میں میری انتہائی خواہش تھی۔ کہ میں اس لائبریری کو ترقی دوں۔ لیکن لائبریری کے لئے کوئی الگ فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے میری یہ خواہش عملی جامہ نہ پہن سکی۔ لائبریری بہت چھوٹے پیمانہ پر تھی۔ اور اس کو ترقی دینے کی سکیمیں بنائی جا رہی تھیں۔ کہ وہ سیلابِ عظیم آیا۔ جس نے ہمیں اپنے مرکز سے اتنی دور لا پھینکا۔ خدا تعالیٰ کی مشیّت یہی تھی۔ جماعت منتشر ہوئی لیکن "اولوالعزم محمودؓ" کے ذریعہ بکھری ہوئی جماعت کے دانے پھر ایک لڑی میں پرو دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مرکز ثانی ہمیں عطا فرمایا۔ اور توفیق دی۔ کہ ہم اپنے تمام کام اسی طرح کر سکیں۔ جس طرح قادیان میں کیا کرتے تھے۔ قادیان میں تو شاید ہی کوئی گھر ہوگا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر مذہبی و علمی کتب کا ذخیرہ موجود نہ ہو۔ لیکن اس قیامتِ صغریٰ کی بدولت جو ۱۹۴۷ء میں آئی۔ لوگوں نے جہاں اپنا سب کچھ اپنے گھروں میں چھوڑا۔ وہاں وہ اپنی کتب بھی وہیں چھوڑ آئے۔ اس لئے بہت ہی ضروری تھا۔ کہ ربوہ میں ایک زنانہ لائبریری قائم کی جائے۔ جس سے عورتوں میں علمی ذوق پیدا ہو۔ اور وہ کتب کو پڑھکر اپنے علم کو بڑھائیں۔ پس اس غرض کے لئے لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ جو جلسہ سالانہ دسمبر ۴۹ء میں منعقد ہوئی۔ میں نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ امۃ الحی لائبریری کو دوبارہ قائم کیا جائے۔ اور اس کے لئے تین ہزار روپے کی تحریک کی۔ شوریٰ کے موقعہ پر 58 بیرونی لجنات کی نمائندہ موجود تھیں۔ جنھوں نے نہایت گرمجوشی سے اس تحریک کو لبیک کہا۔ اور اسی وقت -/2171 روپے کے وعدہ جات ہوئے۔ جس میں سے -/550 روپے کا وعدہ لجنہ اماء اللہ ربوہ کا تھا۔ اس وقت تک کل -/6/1157 روپے وصول ہو چکے ہیں۔ ملتان شہر، چھاؤنی۔ بدوملہی، چک 565

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چک نمبر 6/4، چک نمبر 88، اد رحماں، گوکھی، ننکانہ، سماعیلہ، کھاریاں اور حافظ آباد کی لجنات اپنے وعدہ جات پورے کر چکی ہیں۔ بلکہ بعض لجنات نے اپنے وعدہ جات سے زائد ہی چندہ دیا۔ ربوہ کی لجنہ نے بھی اس چندہ کی طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ حالانکہ لائبریری سے فائدہ ربوہ کی مستورات نے اٹھانا ہے۔ بیرونی لجنات کی ممبرات تو بہت کم فائدہ اس سے اٹھا سکتی ہیں۔ پس بہنوں کو چاہیئے کہ جلد از جلد اس چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ جو چندہ اس وقت تک موصول ہو چکا ہے۔ اس سے لائبریری قائم کر دی گئی ہے۔ اور اس وقت لائبریری میں چار سو دو کتب موجود ہیں۔ اور مزید کتب منگوائی جا رہی ہیں۔

امید ہے کہ بہنیں اس لائبریری سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گی۔ تا یہ ننھا سا پودہ جلد از جلد پروان چڑھ کر ایک تناور درخت بنے۔ جس کے سائے سے آنے والی قومیں فائدہ اٹھائیں۔

تقریر کے بعد دعا کے ذریعہ لائبریری کا افتتاح کیا گیا۔ اور پندرہ بہنوں نے اسی وقت ممبری کے لئے نام لکھوائے۔

(رپورٹر)

فہرست لجنات جنہوں نے چندہ امۃ الحیؒ لائبریری پورا کر دیا۔

نمبر شمار	نام لجنہ	وعدہ چندہ	چندہ وصول شدہ
۱	لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی	۵۰ — ۰ — ۰	۵۰ — ۰ — ۰
۲	" " ملتان شہر	۵۰ — ۰ — ۰	۵۱ — ۱۳ — ۶
۳	" " چک نمبر ۸۸	۱۵ — ۰ — ۰	۱۵ — ۰ — ۰
۴	" " اد رحماں	۲۵ — ۰ — ۰	۲۵ — ۰ — ۰
۵	" " چک ۵۶۵	۲۸ — ۰ — ۰	۲۸ — ۰ — ۰
۶	" " بدوملہی	۵۰ — ۰ — ۰	۵۸ — ۰ — ۰
۷	" " سماعیلہ	۱۰ — ۰ — ۰	۱۰ — ۰ — ۰
۸	" " کھاریاں	۵۰ — ۰ — ۰	۵۰ — ۰ — ۰
۹	" " چک نمبر ۶۳۳	۲۵ — ۰ — ۰	۲۴ — ۸ — ۶

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰	لجنہ اماء اللہ گوئیگی	۔ ۔ ۔ ۱۰	۔ ۔ ۔ ۱۰
۱۱	" " حافظ آباد	۔ ۔ ۔ ۲۵	۔ ۔ ۔ ۲۵

یہ ان لجنات کے نام ہیں جنھوں نے امتہ الحی لائبریری کا چندہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ ان کے علاوہ اور بہت سی لجنات ہیں جن کی طرف سے چندے آ رہے ہیں۔ لیکن چونکہ ابھی ان کا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ اس لئے ان کے نام فہرست میں نہیں آ سکتے۔ تمام لجنات کو چاہیئے۔ کہ وہ کوشش کر کے جلسہ سالانہ تک اپنے وعدے پورے کر دیں۔

خاکسار جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ

چندہ برائے مسجد ہالینڈ

اور

لجنات اماء اللہ کا فرض

مسجد ہالینڈ کے لئے احمدی مستورات سے چندہ کی تحریک کئے ہوئے قریباً دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اس جماعت کی عورتوں سے جنھوں نے تین چار ماہ کے اندر مسجد لندن کے لئے ستر ہزار -/۷۰,۰۰۰ روپیہ جمع کر دیا تھا۔ ایک بار پھر خدا تعالیٰ کا گھر بنانے کی اپیل کی گئی۔ گو جماعت اسوقت سے بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے۔ لیکن چندہ کی طرف عورتوں نے بہت ہی بے توجہی برتی ہے۔ ساٹھ ہزار کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جس میں سے ابھی صرف تیس ہزار روپیہ جمع ہوا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ عورتوں نے اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا۔ ورنہ وہ اپنی ہر ضرورت کو پس پشت ڈالکر اللہ تعالیٰ کے نام کی اشاعت کے لئے روپیہ ضرور دیتیں۔ یہ قربانی کے موقع بار بار میسر نہیں آتے۔ بہنوں کو چاہیئے۔ کہ مسجد ہالینڈ کے چندہ کے لئے جو انھوں نے وعدہ کیا تھا۔ اُسے جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں اور جن بہنوں نے ابھی تک اس چندہ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اُن کو اس چندہ میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ کوئی بہن اپنی لاعلمی کی وجہ سے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ ہماری پوری کوشش ہونی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ کوئی احمدی ایسی بہن نہ رہے۔ جس نے اس چندہ میں حصہ نہ لیا ہو۔

پس اس اعلان کے ذریعہ میں تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داروں کو توجہ دلاتی ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی لجنہ کی مستورات میں اچھی طرح اس بات کی تحقیق کریں۔ کہ کوئی عورت اس تحریک سے لاعلم تو نہیں رہ گئی۔ ہر عورت کے کانوں تک چندہ مسجد ہالینڈ کی تحریک پہنچا دی گئی ہے۔ اور جنھوں نے چندہ کے وعدہ لکھوائے ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی تک نہ چندہ دیا۔ اور نہ چندہ کا وعدہ لکھوایا۔ ان سے چندہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ہر لجنہ کی عہدیداروں کا فرض ہوگا۔ کہ اس اعلان کو پڑھکر اطلاع دیں۔ کہ انھوں نے مسجد ہالینڈ کے چندہ کی وصولی کے لئے کیا کوشش کی۔ اور ان کی کوشش کس حد تک کامیاب ہوئی۔

خاکسار مریم صدیقہ۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

ربوہ میں زنانہ احمدیہ کالج کا اجراء

بہت دیر سے احباب جماعت کی طرف سے یہ خواہش کی جارہی تھی۔ کہ مرکز میں احمدی بچیوں کے لئے ایک کالج کھولا جائے۔ تاکہ احمدی لڑکیاں موجودہ زہریلی فضا سے الگ رہ کر اعلےٰ تعلیم حاصل کرسکیں۔ سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس سال یعنی مئی ۱۹۵۱ء میں لڑکیوں کا کالج کھول دیا جائے۔ جس میں فی الحال دینیات، انگریزی، عربی، تاریخ، اقتصادیات اور اردو مضامین پڑھائے جائیں گے۔ جو دوست اپنی لڑکیوں کو میٹرک یا ایف۔ اے۔ کے بعد ربوہ اعلےٰ تعلیم کے لئے بھجوانا چاہیں۔ وہ ابھی سے اطلاع دیں۔ تاکہ اندازہ کیا جاسکے۔ کہ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے کتنی طالبات آئیں گی۔ فیس ایف۔ اے کی آٹھ روپے اور بی۔ اے۔ کی دس روپے ماہوار ہوگی۔ کالج کے ساتھ طالبات کے لئے ہوسٹل کا انتظام بھی ہوگا۔

فی الحال اس بارے میں جملہ خط و کتابت خاکسار کے ساتھ کی جائے۔

مریم صدیقہ
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے تحریک جدید دفتر اول کے سترھویں سال اور دفتر دوم کے ساتویں سال کے آغاز کا اعلان

(منقول از روزنامہ الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۵۰ء)

جماعت احمدیہ کا قیام اسلام کے احیاء اور اس کی شوکت و عظمت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کیلئے ہے۔ اس مقصدِ عظیم کو پورا کرنے کے لئے ہر احمدی کی طرف سے اس مقصد کے شایانِ شان قربانی کی ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ بیرونی ممالک میں تبلیغ پہلے انبیاء کی جماعتوں کے حالات اور خدا تعالیٰ کی سنت کو دیکھتے ہوئے نہایت ضروری اور اہم ہے۔ خدا تعالیٰ کا پیغام بیک وقت زمیندار کی فصل کی بیجائی کی طرح تمام ممالک میں پہنچایا جانا ضروری ہے۔ تا ہر ملک میں ابتداء میں جن لوگوں کے لئے سچائی کا قبول کرنا مقدر ہے۔ وہ سچائی کو قبول کر سکیں۔ تحریکِ جدید اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے

حضور نے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "گو جماعت پر اس سال ایک عارضی غنودگی کا وقت آیا ہے۔ لیکن غنودگی سے مستثنیٰ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کی امید رکھتے ہوئے اعلان کرتا ہوں۔ کہ مخلصین جماعت نئے سال کے وعدے جلد بھجوا دیں۔ مغربی پاکستان کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ر فروری ہوگی۔ لیکن بجٹ کی تیاری کے لئے آمد کا صحیح اندازہ جلد سے جلد معلوم ہونا ضروری ہے۔ اس لئے جماعتیں کوشش کریں۔ کہ وعدوں کی مکمل فہرستیں ۳۱ر دسمبر تک مرکز میں پہنچ جائیں۔"

حضور نے فرمایا۔ اس دفعہ وعدے کے لئے یہ شرط ہوگی۔ کہ جنہوں نے سابقہ سالوں کے وعدے ادا کر دیئے ہیں۔ یا جن کے ۲۰ فیصدی سے زائد بقایا نہیں۔ صرف ان لوگوں کے وعدے قبول کئے جائیں گے۔ باقی احباب کا وعدہ صرف اس صورت میں لیا جائے گا۔ جبکہ وہ تحریراً یہ اقرار کریں۔ کہ وہ سابقہ بقایا اور نئے سال کا وعدہ ۳۰ر نومبر ۱۹۵۱ء تک ادا کر دیں گے۔

دفتر دوئم کے متعلق حضور نے نوجوانوں کو خصوصیت سے توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ دفتر اول کے مقابلہ میں اس دفتر والوں کے وعدہ اور وصولی بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی کم ہے حضور نے فرمایا۔ کہ اس دفتر کے وعدے کے لئے آئندہ صرف یہ شرط ہو گی۔ کہ کم از کم پانچ روپے کا وعدہ کیا جا سکتا ہے۔ اور سابقہ سالوں کے بھی وعدے کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ بلکہ جس سال کوئی شامل ہو گا وہ اس کا پہلا سال شمار کیا جائے گا۔ اور اس طرح آئندہ اسے ۱۹ سال پورے کرنے ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ کہ اب کوئی احمدی مرد اور عورت ایسا نہ رہنا چاہیئے۔ جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔ تا جب اسلام کی فتح کا دن آئے۔ تو ہر احمدی فخر کے ساتھ اپنا سر اُونچا کر سکے۔ کہ اس کا بھی حصہ اس میں ہے۔ آخر میں جو مخلصین پہلے سے شامل ہیں۔ ان کو توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ کہ اپنے وعدے گذشتہ سال سے اضافہ کیا تھ بھجوائیں۔

مندرجہ بالا ارشادات کو تحریر کرنے کے بعد تمام لجنات اماء اللہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں اس تحریک کو پیش کریں۔ اور اُن تمام بہنوں سے جو پہلے شامل ہیں۔ اگلے سال کے لئے اضافہ کے ساتھ وعدہ لکھوائیں۔ اور جو بالکل شامل نہیں۔ ان کو یہ خوشخبری دیں۔ کہ تمہارے آقا اور رہبر نے تمہارے لئے بھی ثواب کا موقعہ عطا کر دیا ہے۔ سو تم بھی آمنّا وصدّقنا کہتے ہوئے دفتر دوئم کے پہلے سال میں شامل ہو جاؤ۔

یہ قربانیوں کے موقعے بار بار تمہارے ہاتھ آ رہے ہیں تمہیں چاہیئے۔ کہ تم خود بھی اس میں شامل ہو جاؤ۔ اور اپنے ساتھ اور دس بیس کو بھی شامل ہونے کی ترغیب دو تاکہ ہم عورتیں بھی جو تحریک جدید میں حصہ لیں۔ اسلام کی فتح کے دن اپنے سر کو فخر کے ساتھ اونچا کر سکیں۔

سراج بی۔ ربوہ (جھنگ)

المائدہ

کیک بنانا

ضروری اشیاء:۔ آٹھ انڈے، پاؤ بھر میدہ مکھن یا گھی پانچ چھٹانک۔ اور چائے کے تین چمچوں کے برابر بیکنگ پاؤڈر۔

ترکیب:۔ انڈوں میں باریک سوراخ کر کے سفیدی علیحدہ کر کے اس قدر پھینٹیں۔ کہ جھاگ پیدا ہو جائے اس کے بعد زردی اور چینی ملا لیں۔ پھر میدہ میں مکھن اور بیکنگ پوڈر ملا کر اچھی طرح پھینٹیں۔ کہ تار چھوٹ جائیں۔ اس مرکب کو سانچوں میں ڈال لیں۔

پکانیکا طریقہ:۔ ریت کو کسی کڑاہی میں گرم کریں۔ پھر اس گرم شدہ ریت کو ایلومینیم کی پتیلی میں ڈالکر چولہے پر رکھکر اس کے نیچے ہلکی آنچ رہنے دیں۔ اب سانچوں کو اس پتیلی کی گرم ریت پر رکھکر تھوڑا سا حصہ ریت میں دبا دیں۔ اور پتیلی کو ڈھکنے سے بند کر کے ڈھکن پر بھی کوئلے ڈال دیں۔ تھوڑی دیر بعد اٹھا کر دیکھیں جب کیک پر بادامی رنگت آ جائے تو سانچے نکال لیں۔ کیک کا تیار شدہ مصالحہ سانچے کے نصف حصہ میں ڈالنا چاہیئے۔ ورنہ کیک پھولکر ریت پر گر جائیں گے۔ امۃ الرحمن ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی قانونِ وراثت میں عورت کا حصہ

محترم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب۔

اسلام نے جہاں عورت پر دیگر بہت سے انعامات کئے ہیں۔ وہاں قانون میں بھی اس کے حقوق کو نظر انداز نہیں کیا۔ اور اس امر کا صراحۃً اعلان کیا ہے۔ کہ

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا (سورۃ نساء ع۱)

یعنی والدین یا دیگر قریبی رشتہ داروں میں سے اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس نے اپنے پیچھے کوئی مال بصورت جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ چھوڑا ہو۔ عام اس سے کہ وہ مال قلیل ہو یا کثیر اسمیں عورتیں بھی ویسے ہی حصہ دار ہیں۔ جیسے مرد۔ اور ان میں سے ہر ایک کا حصہ اللہ تعالےٰ نے خود مقرر فرما دیا ہے۔

اس آیت سے واضح ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے عورتوں کو دیگر حقوق کی طرح حقوقِ وراثت میں بھی فراموش نہیں فرمایا اور ہر ایک کے لیئے اپنے مقام اور رشتہ کے مناسب حال ایک خاص حصہ مقرر فرمایا ہے۔ اور یہ اسلام کا عورت پر بہت بڑا احسان ہے۔ جسکو دیگر مذاہب میں ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

اس موقعہ پر یہ بتانا تو مقصود نہیں ہے۔ کہ دیگر مذاہب میں عورت کے حقوقِ وراثت کو کس حد تک ملحوظ رکھا گیا ہے۔ بلکہ صرف اس قدر بتانا پیش نظر ہے۔ کہ اسلام نے اس بارہ میں عورت کے لیے کیا سہولتیں مہیا فرمائی ہیں۔ اس لیئے اس مختصر سے مضمون میں صرف اسی پہلو کو پیش کیا جاتا ہے۔ تاکہ احمدی خواتین کو وراثت کے ان مسائل کا علم ہو جائے۔ جو خاص ان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔

وہ ورثاء جنکو کسی مرنے والے کی جائیداد سے کوئی معین حصہ ملتا ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ اولؔ وہ ورثاء جنکے حصص قرآن کریم میں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت میں یا اجماعِ امت سے مقرر کئے گئے ہیں۔ دومؔ وہ ورثاء جنکے حصص ان میں سے کسی ایک میں مقرر نہیں کئے گئے۔ اس وقت میں صرف ان عورتوں کا ذکر کروں گا۔ جن کے حصص قرآن مجید۔ حدیث یا اجماع کے ذریعے سے مقرر و معین کئے گئے ہیں۔ اور اس مضمون کے دوسرے حصے کو انشاء اللہ تعالےٰ کسی اور فرصت میں بیان کیا جائے گا۔

وہ عورتیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ تعداد میں آٹھ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) بیوی۔ (۲) ماں (۳) بیٹی (۴) پوتی (۵) حقیقی بہن۔ (۶) باپ کی طرف سے بہن۔ (۷) ماں کی طرف سے بہن (۸) دادی۔ ان میں سے ہر ایک کا تفصیلی بیان حسب ذیل ہے۔

بیوی کا حصہ

قرآن مجید میں بیوی کے حصے کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے۔

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ (نساء ع ۱)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم کچھ ترکہ چھوڑ کر مر جاؤ اور تمہاری اولاد کوئی نہ ہو۔ تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بیویوں کا چوتھا حصہ ہے۔ لیکن اگر تمہاری کوئی اولاد موجود ہو۔ تو اس صورت میں انکا آٹھواں حصہ ہے۔ لیکن یہ حصے بھی تمہاری وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد دیئے جائینگے۔

اس آیت سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں۔

(۱) اگر شوہر فوت ہو جائے اور اس کا کوئی بیٹا۔ پوتا۔ پوتی یا اس سے نیچے تک کوئی اولاد موجود نہ ہو۔ تو تجہیز و تکفین ادائے قرض اور تکمیل وصیت کے بعد جو کچھ بچے۔ اسکا چوتھا حصہ اسکی بیوی کا ہے۔

(۲) اگر شوہر کا کوئی بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا۔ پوتی یا اس سے نیچے کوئی اولاد موجود ہو۔ تو اسکی زوجہ کو آٹھواں حصہ دیا جائیگا

اوپر جو بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگر شوہر کی اولاد ہو۔ تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملیگا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اولاد صرف اس زوجہ کے بطن سے ہو۔ جو وارث ہے۔ بلکہ یہ عام ہے۔ خواہ وہ اولاد اسی زوجہ کے بطن سے ہو۔ یا کسی اور سے اور جسکے بطن سے وہ اولاد موجود ہے۔ خواہ وہ زندہ ہو۔ یا مر چکی ہو۔ اس شوہر کے عقد میں موجود ہو یا اسکو طلاق ہو چکی ہو۔ ہر صورت میں موجود بیوی کو اس کے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہی ملے گا۔

(۳) اگر کسی عورت کو طلاق ہو چکی ہو۔ خواہ وہ طلاق رجعی ہو یا بائنہ جبتک اسکی عدت ختم نہ ہو جائے اس وقت تک اس عورت کا طلاق دینے والا خاوند سے ایک قسم کا علاقہ قائم رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ عورت عدت گذرنے سے قبل کسی دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی۔ اسطرح اس کا خاوند اسکی عدت گذرنے سے قبل اسکی بہن سے شادی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ شریعت نے ایک وقت میں دو بہنوں سے شادی کرنے سے منع فرمایا ہے اس طرح اگر یہ عورت جسکو طلاق ہوئی ہے اس مرد کی چوتھی بیوی ہے۔ تو جب تک اسکی عدت ختم نہ ہو جائے۔ اس کا خاوند اور شادی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ چار سے زیادہ شادیاں کرنا منع ہے۔ پس ان مثالوں سے معلوم ہوا۔ کہ جب تک مطلقہ عورت کی عدت ختم نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ان دونوں کے درمیان ایک قسم کا تعلق قائم رہتا ہے۔

لہٰذا اگر طلاق رجعی یا طلاق بائنہ دینے کے بعد عدت گذرنے سے پہلے شوہر کا انتقال ہو جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اس عورت کو حسب قواعد مذکورہ بالا اس کے ترکہ میں سے چوتھا یا آٹھواں حصہ ملے گا۔

(۲) آیت میں جو ولد کا لفظ مذکور ہے۔ اس سے مراد بیٹا۔ پوتا۔ بیٹی۔ پوتی۔ پوتے کا بیٹا یا بیٹی ہے

پس اگر کسی مرنے والے کی بیٹی کی اولاد موجود ہو یعنی نواسا۔ نواسی یا نواسی کی اولاد یا پوتی کی اولاد تو ان کی وجہ سے زوجہ کے حصے میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی۔

والدہ کا حصّہ

قرآن مجید میں والدہ کے حصے کا ذکر مندرجہ ذیل آیات میں کیا گیا ہے۔

ولابویہ لکل واحد منھما السدس مما ترک ان کان لہ ولد۔ فان لم یکن لہ ولد وورثہ ابواہ فلامہ الثلث فان کان لہ اخوۃ فلامہ السدس من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین (نساء رکوع ۲)

یعنی اگر مرنے والے کی کوئی اولاد ہو۔ اور ماں باپ بھی زندہ ہوں۔ تو ماں باپ میں سے ہر ایک کو اسکے ترکے کا چھٹا حصہ دیا جائے۔ لیکن اگر اسکی اولاد نہ ہو۔ بلکہ صرف ماں باپ ہی وارث ہوں۔ تو اسی صورت میں ماں کا تیسرا حصہ ہے۔ اسی طرح اگر مرنے والے کے متعدد بھائی بہن ہوں۔ اور ان کے علاوہ ماں باپ بھی زندہ ہوں۔ تو اس صورت میں بھی ماں کا چھٹا حصہ دیا جائے۔ اور یہ تقسیم قرض یا وصیت کی ادائیگی کے بعد کی جائے۔

اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ والدہ کو کسی حالت میں بھی چھٹے حصے سے کم نہیں ملتا۔ اور نہ ہی۔ یہ کسی دوسرے وارث کے موجود ہونے کی وجہ سے محروم ہوتی ہے۔ اس کے وارث ہونے کی مندرجہ ذیل صورتیں۔

(۱) اگر مرنے والے کا بیٹا۔ بیٹی یا پوتا۔ پوتی۔ یا پڑپوتا پڑپوتی موجود ہو۔ تو اس صورت میں اسکی والدہ کو چھٹا حصہ ملیگا۔

(۲) اگر مرنے والے کے دو بھائی یا دو بہنیں موجود ہوں۔ تو بھی والدہ کو چھٹا حصہ ملیگا۔ یہ بھائی بہنیں خواہ حقیقی ہوں یا ماں کی طرف سے یا باپ کی طرف سے ہوں۔ خواہ صرف بھائی ہوں۔ یا صرف بہنیں یا دونوں ملے ہوں۔ البتہ دو یا دو سے زیادہ ہونا ضروری ہے۔

(۳) اگر مرنے والا مرد ہو۔ تو اس کے بعد اسکی اہلیہ اور باپ دونوں زندہ ہوں۔ تو اس صورت میں اہلیہ کا شرعی حصہ جو اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ نکالنے کے بعد جو مال باقی بچے گا۔ اس کا تیسرا حصہ والدہ کو دیا جائیگا۔

علیٰ ہذا القیاس اگر مرنے والی عورت ہے۔ تو اس کے خاوند کا حصہ نکالنے کے بعد جو مال باقی بچے گا۔ اس کا تیسرا حصہ والدہ کو دیا جائے گا۔

(۴) اگر مذکورہ بالا وارثوں میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔ تو اس صورت میں والدہ کو کل مال کا تیسرا حصہ دیا جائے گا۔

مندرجہ بالا صورتوں سے یہ امر واضح ہوگیا۔ کہ والدہ کو کل ترکہ کا تیسرا حصہ ملنے کیلئے تین شرطیں ضروری ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اول:۔ مرنے والے کا بیٹا بیٹی پوتا۔ پوتی یا پڑپوتا۔ پڑپوتی کوئی نہ ہو۔

دوم:۔ مرنے والے کے دو یا دو سے زیادہ بھائی بہن خواہ کسی قسم کے ہوں۔ موجود نہ ہوں۔

سوم:۔ مرنے والے کا شوہر اور باپ دونوں اکٹھے زندہ نہ ہوں۔ یا مرنے والے کی اہلیہ اور باپ دونوں اکٹھے زندہ نہ ہوں۔ ہاں ان میں سے صرف ایک زندہ ہو۔ یعنی صرف اہلیہ یا باپ اور صرف خاوند یا باپ تو اس صورت میں والدہ کے حصے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ گویا یہ تیسری صورت صرف دو جگہ واقع ہوتی ہے۔ اول جبکہ۔ خاوند۔ ماں اور باپ باقی رہیں۔ دوم جبکہ بیوی۔ ماں اور باپ باقی رہیں۔ ان دو صورتوں میں خاوند یا بیوی کو مقررہ حصہ ادا کرنے کے بعد جو باقی بچے گا۔ اس کا تیسرا حصہ ماں کو دیا جائے گا۔ اور باقی ماندہ باپ کو مل جائیگا۔

لیکن اگر باپ کی بجائے دادا زندہ ہو۔ یعنی خاوند۔ ماں اور دادا زندہ ہو یا بیوی۔ ماں اور دادا زندہ ہو۔ تو اس صورت میں باقی مال کے تیسرے حصے کی بجائے کل مال کا تیسرا حصہ ماں کو دیا جائیگا۔

مندرجہ بالا تین شرطوں کی عدم موجودگی میں ماں کو چھٹا حصہ دیا جائیگا۔

(باقی)

قادیان

۱۔ ہمارا مقدس مقام ہے۔

۲۔ تخت گاہ رسول ہے۔

۳۔ ہماری بے شمار تمنائیں اس سے وابستہ ہیں۔ اس لئے

ضروری ہے۔ کہ ہم اسے جلد از جلد واپس لینے کی کوشش کریں۔ اسکے لئے ہم کیا کوشش کر سکتے ہیں۔ یہی کہ

(۱) اپنے مردوں کو اس کے حصول کے لئے غیرت دلائیں۔ جب تک وہ اس کے لئے پوری طرح تیاری نہ کریں۔ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں۔

(۲) اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں۔ کہ ان کے دلوں میں قادیان کے حصول کے لئے ایک تڑپ ہو۔ ایسی ہی تڑپ جیسی کہ پروانہ کو شمع پر قربان ہو جانے کی ہوتی ہے۔

(۳) اپنے عام اخراجات میں زیادہ سے زیادہ کمی کر کے انہیں اس راہ میں لگائیں جس سے قادیان کا حصول قریب سے قریب ہونا چاہئے۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے حضور اسکے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گی۔ تو یقیناً قادیان ہمارا مقدس مرکز ہمیں مل جائے گا۔

(امۃ اللہ خورشید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوابیں اور اُن کی تعبیریں!

از حضرت مفتی محمد صادق صاحب ربوہ

خوابوں کے متعلق بعض بزرگوں کا فرمان ہے کہ اپنی خواب ہر کس وناکس کے آگے بیان نہ کرو۔ کیونکہ بعض دفعہ کسی منذر خواب کے متعلق سننے والا کچھ بکواس کر دیتا ہے۔ تو خواب دیکھنے والے پر بھی اس کا اثر ہو جاتا ہے۔ بہتر یہی ہے۔ کہ اپنا خواب کسی ایسے عالم رُوحانی سے ذکر کیا جائے جو خوابوں کی تعبیر کے علم سے واقف ہے۔

کہتے ہیں ایک بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ اس کا مُنہ کالا ہو گیا۔ جب بادشاہ نے دربار میں اپنے اس خواب کا ذکر کیا۔ تو بعض لوگوں نے بڑا خوف ظاہر کیا۔ کہ بادشاہ کو کوئی ذلت یا ناکامی آنے والی ہے۔ لیکن ایک بزرگ جو علم رویا کے واقف تھے۔ انہوں نے بادشاہ کو تشفی دی۔ کہ کوئی فکر نہیں۔ اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ آپ کے گھر میں لڑکی پیدا ہوگی۔ کیونکہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ جب کسی کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ تو اس کا منہ کالا ہی ہو جاتا ہے۔

پس بعض خواب بظاہر منذر (یعنی ڈراونے) لیکن دراصل وہ منذر نہیں ہوتے۔ لیکن بعض خواب دراصل منذر ہوتے ہیں۔ جو خواب بین کو کسی آنے والی تکلیف یا حادثہ یا بیماری سے قبل از وقت آگاہ کرتی ہے۔ تاکہ انسان اپنی اصلاح اور توبہ اور دعا سے اُسے ٹال سکے۔ اور بچا رہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ جو ایسے خواب انسان کے واسطے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک دوست نے اپنا ایک خواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنایا۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ مَیں نے اس خواب میں مفتی محمد صادق صاحب کو بھی دیکھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ مفتی صاحب کو دیکھنے کی تعبیر یہ ہے جو کچھ آپ نے خواب میں دیکھا ہے۔ وہ سب سچ ہو جائیگا کیونکہ مفتی صاحب کے نام میں صادق کا لفظ ہے۔

لکھا ہے۔ کہ حضرت شیخ عبد القادرؒ کے ایک مرید نے اُن سے عرض کیا۔ کہ مجھے ایک نہایت ضروری کام کے واسطے سفر پر جانا ہے۔ آپ میرے لئے استخارہ کریں۔ شیخ علیہ الرحمۃ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے دعا کی۔ تو انھیں خواب میں دکھایا گیا۔ کہ اُن کے مرید کے واسطے دو تکلیفیں مقدر ہیں۔ ایک میں جان کا خطرہ ہے۔ دوسری میں مال کا نقصان ہے۔ شیخ نے یہ باتیں اُس مرید کو بتلائیں۔ مگر وہ منت کرنے لگا۔ کہ آپ میرے لئے دُعا کریں۔ کیونکہ مجھے اس سفر پر جانا نہایت ضروری ہے۔ اگر میں نہ جاؤں۔ تو مجھے بہت نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ شیخؒ نے کہا۔ اچھا تم چلے جاؤ۔ میں دُعا کرتا رہوں گا۔ اور یہ تقدیریں کسی ایسے رنگ میں ٹل جائیں گی۔ کہ تمہیں کوئی نقصان اور تکلیف نہ پہنچے گی۔

چنانچہ وہ مُرید اپنے سفر پر چلا گیا۔ اور شیخؒ اس کے لئے دعاؤں میں مصروف رہا۔ اس مرید کو اپنے سفر میں ایک جنگل میں ایسا اتفاق ہوا۔ کہ اس پر نیند نے غلبہ کیا۔ تو اس کے پاس جو روپیہ نقد تھا۔ اس تھیلی کو سرہانے رکھکر وہ جنگل میں سو رہا جب وہ سو رہا تھا۔ تو اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص آیا۔ اور اس نے تلوار مار کر اس کو قتل کر دیا۔ خواب کے دیکھنے سے اس کو ایسی دہشت ہوئی۔ کہ وہ گھبرا کر اٹھا اور شہر کی طرف بھاگا۔ اور اپنی نقدی کی تھیلی کو وہیں بھول گیا۔ اور جنگل میں چھوڑ کر چلا گیا جب وہ شہر کے قریب پہنچا۔ اور کچھ دہشت دُور ہوئی۔ تو اس کو یاد آیا۔ کہ نقدی کی تھیلی جنگل میں رہ گئی۔ پھر بھاگا۔ اور وہاں پہنچا۔ تو اس کی تھیلی وہاں موجود تھی۔ اس نے اٹھا لی۔ اس طرح وہ دونوں تقدیریں نرم ہو کر پوری ہو گئیں۔ واپسی پر اس نے شیخ سے کہا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے میرے لئے ہزار دفعہ دُعا کی ہو گی۔ شیخ نے کہا ہزار نہیں۔ بلکہ کئی ہزار بار میں نے دُعا کی۔ تب جا کر یہ امر حاصل ہوا

الغرض خواب کے معاملات بہت عجائب ہیں۔ اس وقت یہ چند باتیں بطور نمونہ کے لکھی گئی ہیں۔

مصباحی بہنیں

توجہ کریں!

ہمارا ارادہ ہے۔ کہ مصباح میں گھریلو بچت کے متعلق مستقل مضامین شائع کئے جائیں۔

تمام مصباحی بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ گھریلو بچت کے متعلق اپنی قیمتی معلومات سے مستفید فرماویں تا یہ سلسلہ جلد شروع کیا جا سکے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وادیٔ ربوہ میں ایک شام"

(از حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

ابتدا میں ہمیں جب ربوہ کی زمین کا قبضہ ملا۔ اور چند خیموں سے اسے آبادی کی شکل میں مزین کیا گیا۔ تو پہلی دفعہ ہم لوگ بذریعہ کار لاہور سے اپنے اس نئے مرکز کو دیکھنے آئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تو اپنے کام میں مصروف رہے۔ میرا ان تمام مستورات سے ملنے ملانے میں وقت گزرا جنہیں دیکھے ہوئے اور ملے ہوئے ایک لمبا عرصہ گزر چکا تھا اس دوران میں میں کئی دفعہ بھول جاتی۔ اور یہ خیال کرتی۔ کہ شاید ایک دفعہ پھر قادیان کے ماحول سے دوچار ہو رہی ہوں۔ تمام معزز مستورات اپنی احمدی خواتین تھیں۔ جنہیں قادیان روز و شب ملنے کا اتفاق ہوتا رہتا۔ قادیان سے نکل کر ہم لوگ ادھر ادھر بکھر گئے تھے۔ لاہور میں قادیان کے لوگ خال خال نظر آجاتے۔ جو قادیان کی یاد کو تازہ کر دیتے۔ اس وقت دل میں تڑپ ہوتی۔ کہ ایک دفعہ پھر قادیان جائیں۔ اور قادیان کے ماحول سے محظوظ ہوں!! ——— اب ربوہ میں آکر جو دیکھا۔ تو اپنے ارد گرد تمام قادیان کا ماحول پایا۔ کیونکہ یہ سب لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آمد کی اطلاع سن کر احمد نگر اور چنیوٹ سے شرف ملاقات اور زیارت کی غرض کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ میرا دل خوشی و غم کے دو ملے جلے جذبات سے متاثر تھا۔ میں دل ہی دل میں دعائیں کر رہی تھی۔ کہ کاش آج کا دن معمول کے خلاف ذرا لمبا ہو جائے۔ میں دیر تک ان لوگوں میں بیٹھی رہوں۔ اگرچہ ان جذبات کا اظہار میں الفاظ میں نہ کر سکی۔ مگر میرا گلا جذبات اور رقت سے بند اور گھٹا جا رہا تھا ——— آنکھوں میں بار بار آنسو امڈتے تھے لیکن میں انتہائی ضبط سے کام لے رہی تھی ——— آخر ظہر اور عصر کی نماز کا وقت آیا۔ نماز پڑھتے وقت مجھے محسوس ہوا کہ گویا اس شیرینی کا مزہ کچھ اور ہے۔ لاہور کی ہنگامہ خیز فضا میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا جانے کیا بات تھی۔ کہ میں نے اس چاشنی کا لُطف ایک دن محسوس نہ کیا۔ لاہور جب شروع شروع میں ہم لوگ آئے۔ ان دنوں عبادت کا رنگ کچھ اور تھا۔ وہ کیفیت بالکل اسی طرح تھی۔ جس طرح ایک زخم خوردہ جاندار کی ہوتی ہے۔ نمازوں میں روتے بھی تھے۔ آہ وزاری بھی ہوتی۔ تفکرات بھی ہوتے اور ساتھ ہی ساتھ قادیان جلد پہنچنے کی آرزو بھی ہوتی۔ مگر وہ چاشنی اور شیرینی میں نے لاہور کے قیام میں ایک دن نہیں پائی۔ میرا دل بری طرح تڑپتا تھا۔ کہ میں اس اٹڈی ہوئی طبیعت کو کہیں ہلکا کروں۔ مگر اس صورت میں جبکہ میرے خیمے میں بہت سی مستورات تھیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتی تھی ــــ آخر سورج غروب ہوا۔ اور شام ہوئی۔ میں وضو کر کے پہاڑی کے دامن میں تنہا پہنچ گئی۔ اپنے ساتھ ایک کپڑا لیتی گئی۔ تاکہ اسکے اوپر شام کی نماز ادا کر سکوں۔ عورتوں میں سے بعض کا اصرار تھا۔ کہ یہاں بھیڑیئے کبھی کبھی دیکھے گئے ہیں۔ اکیلے مت جاؤ۔ مگر میرے دل نے کسی بات کا خوف وہراس محسوس نہ کیا۔ آخر چپکے سے میں چلی گئی۔ میں نے مغرب کی نماز شروع کی ایسی حالت میں کہ میری آنکھیں متواتر آنسو بہا رہی تھیں۔ میرا دل دھڑک رہا تھا۔ میں انتہائی درد وکرب کی حالت میں خدا تعالےٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کر رہی تھی۔ اور اس سے بخشش کی طلبگار تھی ــــ میں اُسی سے اس نئے مرکز کے استحکام کے لئے التجائیں کر رہی تھی ــــ میں خیموں میں رہنے والے اُن حضرات کے لئے دُعا مانگ رہی تھی۔ جو کسی تکلیف اور ضرورت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایسے صحرا میں ڈیرے ڈالے پڑے تھے جنہیں پینے کو پانی بھی میسّر نہ تھا ــــ جہاں سبزے کا نام ونشان تک نہ تھا۔ جہاں صرف اور صرف گرمی کی حدّت اور ہوا کے تند اور جھلس دینے والے جھونکوں کے سوا کچھ نہ تھا ــــ میرا سر خود بخود سجدہ میں گرا۔ اور اس خدا سے ان کے لئے انعام ــــ ہاں! مترقبہ انعام کے لئے درخواست کی۔ اور گریہ میں مصروف ہوگئی۔ خدایا! بیشک ہم کمزور ہیں۔ ہم سے بیشک انتہائی لغزشیں ہوئیں۔ ہم تجھے بھول گئے۔ ہم نے تیرے حکموں کی نافرمانی کی۔ ہم نالائق ہیں۔ آخر تیرے بغیر ڈگمگاتی کشتی کا کوئی سہارا نہیں۔ تو ہمارے اعمال کی پردہ پوشی فرما۔ اور ہماری راہنمائی کر ــــ ہماری کمزوری اور ناشکر گزاری کو نہ دیکھ۔ آخر ہم جیسے بھی ہیں تیری مخلوق ہیں۔ تو اپنی بے پایاں رحمت کی طرف نظر کر ــــ میرا دل جیسے مدت کے بعد شور وشغب سے چھٹکارا ملا تھا۔ اس پُرسکون جگہ میں دعا اور عبادت میں ایسا مصروف ہُوا۔ کہ میں چند لمحہ کے لئے دنیا ومافیہا سے بے خبر تھی۔ میرا سر یوں لگتا تھا۔ کہ وہ سطح زمین پر نہیں۔ بلکہ اس کے اندر ہی اندر کہیں دھنسا چلا جا رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابھی میں اپنے دل کی بھڑاس نکالنے بھی نہ پائی تھی۔ ابھی میری التجائیں بہت کچھ باقی تھیں کہ کسی کی آواز "آپا جان! رات ہو گئی۔ موٹریں تیار ہیں۔ آپ کو بلایا جا رہا ہے۔ جلدی چلیں" نے چونکا دیا۔ میں آج تک دعا اور عبادت کی اس لذت کو نہیں بھولی۔ میں اس شام کو اب تک نہیں بھولی۔ جس خوبصورتی کے ساتھ وہ شام ربوہ کی معصوم وادی میں میں نے پائی تھی۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مجھے عبادت میں جو مزہ ربوہ میں آ کر ملا۔ وہ مجھے لاہور کی بے کیف اور بے چین فضا میں ایک دن نہ ملا۔

مجھے آج بھی اس شام کی آرزو ہے! کاش!

زرِ مبادلہ

پاکستانی خریداروں کے لیے مصباح کا سالانہ چندہ

5/-/- ششماہی 2/8/-

سہ ماہی 1/8/- ہر پرچہ کی قیمت سات آنہ

بیرونی خریداروں کیلئے

7/-/- روپے سالانہ ہے۔

(ادارہ)

اہل قلم بہنوں سے ضروری گذارش

رسالہ مصباح ہمارا بہترین تبلیغی و تربیتی آرگن ہے۔ اس کے ذریعہ ہم گھر بیٹھے وہ کام سر انجام دے سکتے ہیں۔ جو بہت سی تگ و دو سے بھی سر انجام نہیں پا سکتا۔ آج کل زمانہ تحریر کا ہے۔ ٹھوس تحریری معلومات ہی عوام و خواص کو زیادہ فائدہ کر سکتی ہیں مصباح کے دائرہ عمل کے اس قدر وسیع اور جلیل القدر ہونے کے باوجود ابھی تک بہت سی اہل قلم بہنوں نے اس طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کی۔ اسلام نے تمام اسلامی امور کی بخوبی کامیابی کا راز جماعتی و اجتماعی جدوجہد میں رکھا ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ تمام اہل قلم بہنیں اسکو اپنا کام سمجھتے ہوئے ہمارے ساتھ تعاون فرماویں۔ تاکہ رسالہ "مصباح" کو زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جا سکے۔

"مدیرہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھی مائیں بنکر دین کی خدمت کرو

تربیت اولاد کے آٹھ سُنہری گُر

(از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ ۔)

ایک مشہور انگریزی مثل کے مطابق **عورت مرد کا نصف بہتر حصہ ہے**" یہ نظریہ تو کوئی اسلامی نظریہ نہیں ہے۔ کیونکہ حقوق کے معاملہ میں اسلام نے مرد و عورت کو برابر کے حقوق عطا کئے ہیں ۔ اور واضح الفاظ میں اعلان فرمایا ہے۔ کہ لھن

مثل الذی علیھن یعنی مردوں کے ذمہ عورتوں کے بھی اسی طرح کے حقوق ہیں۔ جس طرح کہ عورتوں کے ذمہ مردوں کے حقوق ہیں"۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ جہاں تک اولاد کی ابتدائی تربیت کا سوال ہے۔ عورت کو اپنے فطری قوٰے اور اپنے جنسی حالات کی وجہ سے مرد کی نسبت بہت زیادہ ذمہ واری کا مقام حاصل ہے ۔ بیشک بعض دوسری جہات سے مرد کی ذمہ واریاں عورت کی ذمہ واریوں سے بہت زیادہ بھاری ہیں لیکن اولاد کی بچپن کی تربیت کا پہلو اتنا نازک اور اتنا اہم ہے۔ اور اس کا اثر بھی اتنا گہرا اور اتنا وسیع ہے۔ کہ جو عورت اس ذمہ واری کو کامیابی کے ساتھ ادا کرتی ہے اس

کا وجود یقیناً جماعت کے لئے بہت بڑی عزت اور فخر کا موجب ہے۔ اور ہر قدردان انسان کی عقیدت کے پھول اس کے قدموں پر نچھاور ہونے چاہئیں۔

عورت کے اسی مخصوص مقام کی وجہ سے ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

حُبب الی من دنیاکم النساء
والطیب وجعلت قرۃ عینی
فی الصلوٰۃ۔

"یعنی اے لوگو تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے دو چیزیں مجھے بہت محبوب ہیں۔ ایک **عورت** اور دوسرے **خوشبو** مگر میری آنکھ کی ٹھنڈک **نماز** میں رکھی گئی ہے۔"

اپنے آقا کے ان الفاظ پر عورت جس قدر بھی فخر کرے۔ اس کا حق ہے۔ اور ہم اس فخر میں اس کے ہم نوا ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ خدا کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر نعمت اپنے ساتھ بعض مخصوص ذمہ داریاں بھی لاتی ہے اور جو عورت نعمت کے پہلو کو تو شوق کے ہاتھوں سے قبول کرتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ لگی ہوئی ذمہ واریوں کے ہر پہلو کی طرف سے غافل رہتی ہے وہ خدا کے حضور ہرگز مقبول نہیں ہو سکتی۔ اور نہ وہ محض نعمت کے پہلو کو حاصل کر کے ملک و قوم کی محسنہ بن سکتی ہے۔ پس میں اپنے اس مختصر سے نوٹ میں احمدی بہنوں کو ان کی ان ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ جو اولاد کی تربیت کے تعلق میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ تاکہ وہ اچھی مائیں بن کر ایک طرف خدا کی نعمت کی قدردان بنیں اور دوسری طرف جماعت کی آئندہ نسل کو ترقی کے رستہ پر ڈال کر جماعت کی محسنہ بننے کا شرف بھی حاصل کریں۔

اس تعلق میں سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ مبارک ارشاد میرے سامنے آتا ہے جو آپ نے بیوی کے انتخاب کے تعلق میں مردوں سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

تنکح المرأۃ لاربع لمالھا
ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا
فاظفر بذات الدین تربت
یداک۔ (بخاری)

"یعنی بیوی کا انتخاب چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ مال و دولت کی بنا پر بیوی کا انتخاب کرتے ہیں۔ بعض حسب و نسب پر اپنے انتخاب کی بنیاد رکھتے ہیں۔ بعض عورت کے حسن و جمال کو دیکھتے ہیں۔ اور بعض دین اور اخلاق کے پہلو کو مقدم کرتے ہیں۔ مگر اے مرد مومن تو لازماً اخلاق اور دین کے پہلو کو مقدم کیا کر۔ ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے"۔

اس لطیف حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف مسلمانوں کے گھروں کی موجودہ خانگی خوشی کی بنیاد قائم فرما دی ہے۔ یہ ان کی آئندہ نسلوں کی بہتری اور بہبودی کے سوال کو بھی ایک ایسے مضبوط اور دائمی کڑے کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ جو ٹوٹنے کا نام نہیں جانتا۔ ظاہر ہے۔ کہ ایک اچھی اور نیک بیوی جو دیندار بھی ہو۔ اور خوش اخلاق بھی ہو۔ (کیونکہ دین کے لفظ میں یہ دونوں باتیں شامل ہیں) صرف اپنے خاوند کیلئے ہی اچھی نہیں ہوگی۔ بلکہ لازماً اپنی اولاد کی تربیت کے حق میں بھی اچھی ہوگی۔ اور اس طرح حال اور مستقبل دونوں کی خوشیوں کے مکمل ہونے سے گھر حقیقتہً جنت کا نمونہ بن جائے گا۔ یہ خیال کرنا کہ اس حدیث میں تو صرف مرد کے لئے حکم ہے کہ وہ دیندار عورت سے شادی کرے۔ اور عورت کے لئے کوئی حکم نہیں۔ ایک بالکل باطل خیال ہے۔ کیونکہ جب مرد کو یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک بیوی تلاش کرے۔ تو لازماً اس حکم میں یہ حکم بھی شامل ہے۔ کہ عورتیں نیک اور دیندار بنیں۔ کیونکہ اگر دیندار عورتیں ہوں گی ہی نہیں۔ تو مردوں کو دیندار بیویاں میسر کس طرح آئیں گی؟ پس اس حدیث میں دراصل یہ دوہرا حکم شامل ہے کہ

(۱) مسلمان عورتیں دیندار بنیں۔ ورنہ کوئی دیندار مرد انہیں قبول نہیں کرے گا۔ اور نہ اُن کی آئندہ نسل دیندار بن سکے گی۔ اور

(۲) مرد دیندار عورتوں کیساتھ شادی کریں۔ تاکہ نہ صرف ان کا اپنا گھر جنت کا نمونہ بنے بلکہ ان کی اولاد کے واسطے بھی جنت کے دروازے کھل جائیں۔ یہ وہ دوہری غرض ہے۔ جس کے ماتحت ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ زریں ارشاد جاری فرمایا ہے لہٰذا مردوں اور عورتوں دونوں کو چاہیئے۔ کہ اس مبارک ارشاد کو اپنے لئے شمع ہدایت بنا کر دائمی راحت اور دائمی برکت کا ورثہ پانے کی کوشش کریں۔

پس اولاد کی تربیت کے تعلق میں پہلی ہدایت اسلام کی یہ ہے۔ کہ ہر ماں خود دیندار بننے کی کوشش کرے۔ کیونکہ بے دین ماں دینی تربیت کی اہلیت نہیں رکھتی۔ بیشک قرآنی آیت

يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي

(یعنی خدا مردوں میں سے زندے پیدا کر دیتا ہے اور زندوں میں سے مردے نکال لیتا ہے)

کیمطابق

بعض اوقات برے ماں باپ کے بچے بھی نیک ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات اچھے ماں باپ کے گھر سے بُرے بچے بھی جنم لے لیتے ہیں۔ بلکہ خدا نے ایک طرف مسلمانوں کو ہوشیار کرنے کیلئے اور دوسری طرف ان کی ہمتوں کو پستی سے بچانے کے لئے قرآن شریف میں اس کی بعض مثالیں بھی بیان کی ہیں۔ مگر یہ ایک استثنائی قانون ہے۔ اور عام قاعدہ یہی ہے۔ کہ نیک اولاد پیدا کرنے اور اولاد کو اچھی تربیت دینے کی جو اہلیت ایک نیک ماں رکھتی ہے۔ وہ ہرگز ہرگز ایک بے دین ماں کو حاصل نہیں ہوتی۔ خاکسار راقم الحروف نے بڑے غور کی نظر سے ہزاروں گھروں کے حالات کو دیکھا ہے اور گویا ان کے اندرون خانہ میں جھانک جھانک کر نظر دوڑائی ہے۔ مگر میں اس کے سوا کسی اور نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا۔ کہ نیک اولاد پیدا کرنے اور نیک بچے بنانے میں ظاہری اسباب کے ماتحت تو نوے فیصدی حصہ دیندار ماؤں کا ہوتا ہے اچھی ماؤں کی نگرانی میں پرورش پانے والے بچے نہ صرف دن رات اپنی ماں کے نیک اعمال (یعنی نماز، روزہ، تلاوت قرآن، صدقہ وخیرات، چندے، خدا و رسول کی محبت، دینی غیرت وغیرہ) کے نظارے دیکھتے ہیں۔ بلکہ جس طرح وہ اپنی ماں کے اعمال کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح ان کی ماں بھی شب و روز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے اعمال کو دیکھتی ہے۔ اور ہر خلاف اخلاق بات اور ہر خلاف شریعت حرکت پر اُن کو ٹوکتی اور شفقت محبت کے الفاظ میں انہیں نصیحت کرتی رہتی ہے ماں کا یہ فعل جو اسکی اولاد کے لئے ایک دلکش و شیریں اسوہ ہوتا ہے۔ اور ماں کا یہ قول جو اس کے بچوں کے کانوں میں شہد اور تریاق کے قطرے بنکر اُترتا چلا جاتا ہے۔ اُن کے گوشت، پوست اور ہڈیوں تک میں سرایت کرکے اور ان کے خون کا حصہ بن کر انہیں گویا ایک نیا جنم دے دیتا ہے۔ کاش دنیا اس نکتہ کو سمجھ لے۔ قوموں کے لیڈر اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ خاندانوں کے بانی اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ گھر کا آقا اس نکتہ کو سمجھ لے۔ بچوں کی ماں اس نکتہ کو سمجھ لے اور کاش بچے ہی اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ کہ اولاد کی تربیت کا بہترین فطری آلہ ماں کی گود ہے۔ پس اے احمدیت کی فضا میں سانس لینے والی بہنو اور بیٹیو! اور اے آج کی ماؤ اور اے کل کو ماں بننے والی لڑکیو! اگر قوم کو تباہی کے گڑھے سے بچاکر ترقی کی طرف لے جانا ہے تو سنو اور یاد رکھو۔ کہ اس نسخہ سے بڑھکر کوئی نسخہ نہیں کہ اپنی گودوں کو نیکی کا گہوارہ بناؤ۔ اپنی گودوں میں وہ جوہر پیدا کرو جو بدی کو مٹاتا اور نیکی کو پروان چڑھاتا ہے۔ جو شیطان کو دُور بھگاتا۔ اور انسان کو رحمان کی طرف کھینچکر لاتا ہے

ماں کی نیکی کے بعد اولاد کی تربیت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلا سوال یہ ہے۔ کہ بچے کی تعلیم و تربیت کا زمانہ کسی وقت سے شروع ہونا چاہیئے۔ اس معاملہ میں اکثر ماں باپ اس خطرناک غلطی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کہ بچپن تو کھیل کود اور آزادی اور بے خبری کا زمانہ ہے۔ جب بچہ ذرا بڑا ہوئے گا۔ تو پھر اس کی تربیت کا وقت آئے گا۔ یہ نظریہ سخت مہلک اور اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ایک بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں سب سے پہلی آواز اذان کی پہنچاؤ۔ کیونکہ اذان کے الفاظ میں نہ صرف اسلام کی تعلیم کا خلاصہ آجاتا ہے۔ بلکہ اسمیں ایک زبردست دعوت کا رنگ بھی ہے۔ جس میں گویا مخاطب کو آواز دے کر بُلایا جاتا ہے۔ کہ اے سننے والے ادھر کان دھر اور **صلوٰۃ** اور **فلاح** کے رستہ پر قدم زن ہوتا ہوا اس طرف چلا آ۔ پس رسُول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس مبارک ارشاد میں یہ صریح اشارہ ہے۔ کہ بچے کی تربیت اس کی پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہو جانی چاہیئے۔ یہ خیال کہ شروع میں تو بچہ کچھ سمجھتا ہی نہیں۔ بالکل غلط اور باطل ہے۔ کیونکہ اول تو خواہ وہ الفاظ کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ بہرحال کسی نہ کسی رنگ میں اسکی ولادت کے ساتھ اس کی تاثر و تاثیر کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور دماغ کے غیر شعوری حصہ میں کچھ نہ کچھ نقش جمنے لگ جاتے ہیں علاوہ ازیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ہدایت میں والدین کے لئے بھی یہ سبق ہے۔ کہ خواہ تمہارے خیال میں بچہ کا یہ زمانہ غیر شعوری زمانہ ہی ہو۔ تمہیں ابھی سے اس کی تربیت کی فکر ہونی چاہیئے کیونکہ تم نہیں جانتے۔ کہ اس کے شعور کا زمانہ کب شروع ہوتا ہے۔ پس ممکن ہے۔ کہ تم اسے ایک گم صم تھپہ سمجھکر نظر انداز کرو۔ اور وہ اندر ہی اندر ماحول کا بُرا اثر قبول کر کے خراب ہونا شروع ہو جائے بہرحال اسلامی تعلیم کے مطابق بچوں کی تربیت کا زمانہ ان کی ولادت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے اور وہ ماں باپ بہت ہی بدقسمت ہیں جو اپنے بچہ کے چند ابتدائی سال اس غفلت میں گزار دیتے ہیں۔ کہ ابھی وہ تربیت کے قابل نہیں ہوا۔ بچے کی آنکھوں کے سامنے زہر آلود اور حیا سوز نظارے آتے ہیں۔ اور نادانی سے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بچہ ان باتوں کا شعور نہیں رکھتا۔ بچہ کے کانوں میں خلافِ اخلاق اور خلافِ شریعت باتیں پہنچتی ہیں۔ اور بیوقوفی سے فرض کر لیا جاتا ہے کہ بچہ ابھی ان باتوں کو نہیں سمجھتا۔ اور نہیں جانتا۔ اور اس سارے عرصہ میں ایک زہر آلود فصل کا بیج بچہ کے دل و دماغ میں بویا جا رہا ہوتا ہے۔ بیشک وہ اس وقت اس بیج کی مسمومیت کو نہیں پہچانتا۔ مگر زہر پھر بھی زہر ہے۔ اور اندر ہی اندر اپنا کام کرتا چلا جاتا ہے۔ پس اولاد کی تربیت کا دوسرا سبق یہ ہے کہ ان کی ولادت کے ساتھ ہی ان کی تربیت کا خیال شروع کر دو۔ اور خواہ وہ بظاہر تمہاری بات کو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ تم یہی سمجھو کہ وہ تمہارے فعل کو دیکھ رہے اور ہر قول کو سن رہے ہیں۔ یہ ایک لطیف نفسیاتی نکتہ ہے جو ہماری شریعت نے ہمیں سکھایا ہے۔ اور ہر مسلمان باپ اور ہر مسلمان ماں کا فرض ہے۔ کہ وہ بچوں کے متعلق اپنے تربیتی پروگرام کو اس نکتہ کی روشنی میں مرتب کرے۔ دیکھو یہ کتنی موٹی سی بات ہے۔ کہ جس مذہب نے یہ تعلیم دی ہو۔ کہ خاوند اور بیوی بچہ کی ولادت سے بھی پہلے آپس میں ملتے ہوئے ہونے والے بچہ کے متعلق شیطان سے دُور رہنے اور خدا کی پناہ میں آنے کی دُعا مانگیں۔ کیا وہ بچہ کی ولادت کے بعد اسے کئی سال تک تربیت۔ اور اخلاقی نگرانی کے بغیر رہنے دیگا؟ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تَصِفُونَ.

اس کے بعد بلاواسطہ تربیت کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ اس کے متعلق یہ سوال کہ بچے کو کیا تربیت دی جائے۔ ایک مسلمان کے لئے طے شدہ سوال ہے۔ ہماری ساری تربیت **اخلاقی** اور **روحانی** بلکہ ایک حد تک **جسمانی** اور **مالی** کا بھی مکمل ضابطہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ جس کی عملی تفسیر رسول خدا کی **سنت** اور قولی تشریح **احادیث** صحیحہ ہیں۔ اور اسی ضابطہ کے احیاء اور تجدید کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے۔ پس ہمارے لائحہ عمل کا تو کوئی سوال نہیں۔ وہ پہلے سے موجود ہے۔ اور اپنے ساتھ ابدی زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اجارہ داری لیکر آیا ہے۔ یہ وہی ضابطہ ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خلق بیان کرتے ہوئے ہماری مادرِ مشفق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "کان خلقہ القرآن" یعنی آپ کا تمام خلق قرآن تھا۔ اور آپ قرآنی تعلیم کی مجسم تصویر بنکر آئے تھے۔ اور اسی کے پیش نظر خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ "ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" یعنی اے مسلمانو! تمہارے لئے رسولِ خدا کی زندگی میں ایک مکمل نمونہ موجود ہے۔ پس تربیت کے ضابطہ کی تلاش کا تو کوئی سوال نہیں۔ ہاں یہ سوال ضرور ہے کہ بچوں کی تربیت سے تعلق والی بہت سی باتوں میں سے کن باتوں کو مقدم کیا جائے۔ سو اس کے متعلق میں اس جگہ صرف ایک قرآنی آیت اور ایک حدیث پیش کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔ کیونکہ اس سے زیادہ اس مضمون میں گنجائش نہیں۔ قرآن شریف کے بالکل شروع ہی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

ھدی للمتقین الذین یومنون
بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ
ومما رزقنھم ینفقون۔

"یعنی یہ قرآن متقیوں کے لئے ہدایت نامہ بن کر آیا ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز کو باقاعدگی سے ادا کرتے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے وہ ہمارے رستہ میں خرچ کرتے ہیں"

یہ لطیف قرآنی آیت جو قرآن شریف کے بالکل شروع میں آتی ہے۔ اسلامی تعلیم کا ایک ایسا خلاصہ پیش کرتی ہے جس سے بہتر خلاصہ ذہن میں نہیں آسکتا۔ ظاہر ہے کہ دین تین حصوں میں تقسیم شدہ ہے۔ اوّل **ایمان** کا حصہ جو زبان کی شہادت اور دل کی تصدیق سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرے عمل کا حصہ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی دو شاخوں میں منقسم ہے۔ یعنی بعض حقوق خدا کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ یہ قرآنی آیت ان تینوں حصوں کے متعلق اسلامی تعلیم کا مرکزی نقطہ پیش کرتی ہے۔ اور اسے قرآن شریف کے شروع میں رکھکر اس کی اہمیت اور افضلیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایمان کے متعلق یہ آیت بیان کرتی ہے کہ ایمانیات کی بنیاد غیب پر ہے۔ یعنی بعض ایسی نہ نظر آنے والی چیزوں پر ایمان لانا جو انسان کے اخلاق اور روحانیت کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں یہ چیزیں اسلام کی تعلیم کے مطابق **خدا** اور اس کے **فرشتے** اور اس کی **کتابیں** اور اس کے **رسول** اور **یوم جزا** اور **تقدیر** خیر و شر ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ ان سب چیزوں پر جو جسم کی آنکھوں سے تو نظر نہیں آتیں مگر دل اور دماغ کی روشنی سے دیکھی جاتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان لاتے۔ کیونکہ ان پر ایمان لانے کے بغیر انسان کے دین کی عمارت اور انسان کے عمل صالح کی بنیاد مکمل نہیں ہوتی پس احمدی ماؤں کا پہلا فرض اپنی اولاد کو اس بنیادی ایمان پر قائم کرنا ہے۔ ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ میرا ایک **خدا** ہے۔ جس نے مجھے پیدا کیا اور جو میرا احکم و مالک ہے۔ اور مجھے اس کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کرنا چاہیئے۔ ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ دنیا کے نظام کو چلانے کے لئے خدا نے **فرشتے** بنائے ہیں۔ جو لوگوں کے دلوں میں نیکیوں کی تحریک کرتے اور بدیوں سے روکتے ہیں۔ ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ خدا نے دنیا میں وقتاً فوقتاً لوگوں کی ہدایت کے لئے کتابیں نازل کی ہیں۔ اور ان سب میں سے آخری کتاب قرآن مجید ہے جس پر عمل کرنے کے بغیر نجات نہیں۔ ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ لوگوں کو پیغام ہدایت پہنچانے اور ان کے لئے پاک نمونہ بننے کے لئے خدا ہر زمانہ میں **رسول** بھیجتا رہا ہے اور ان میں سے آخری صاحب شریعت رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمام نبیوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں جنکے خادم اور بروز جمالی کے طور پر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث کیا گیا ہے۔ ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ موت کے بعد ایک اور زندگی ہے جس میں جزا سزا کی تیاری کے لئے انسانوں کو اپنے اعمال کا جواب دہ ہونا پڑیگا۔ اور بالآخر ہر احمدی بچے کے دل میں یہ بات بھی راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ روحانی ہدایت ناموں کے علاوہ دنیا کا مادی کارخانہ بھی خدا کے ہی بنائے ہوئے قانون **قضا و قدر** کے ماتحت چل رہا ہے۔ خواہ وہ قانون خیر کا ہے۔ یا کہ شر کا۔ یہ سب باتیں ایک احمدی بچے کے دل میں بچپن سے ہی راسخ ہونی چاہیئے۔ کہ بعد کی زندگی کا کوئی طوفان اسے اس عقیدہ سے متزلزل نہ کر سکے۔ اور احمدی بچوں کے دلوں میں حسن قول اور حسن فعل کے ذریعہ یہ ایمان پیدا کرنا احمدی ماؤں کا کام ہے اگر پانی کا قطرہ قطرہ گر گر کر پتھر میں دائمی نقش پیدا کر سکتا ہے تو ماں کی شب و روز کی نصیحت بچوں کے دلوں میں کیوں یہ غیر فانی ایمان پیدا نہیں کر سکتی۔ مگر آجا کے بات وہیں آجاتی ہے کہ ماں خود نیک۔ اور دیندار ہو۔ ہمارے رسول پر خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں۔ آپ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ کہ علیک بذات الدین تربت یداک۔

ایمان کے بعد اعمال کا مرحلہ ہے جن میں سے اوپر کی آیت میں دو بنیادی عملوں کو منتخب کیا گیا ہے ایک **نماز** اور دوسرے **انفاق** فی سبیل اللہ۔ اور حق یہ ہے کہ یہ دو تو عمل حقیقتاً اسلام کی جان ہیں۔ اور باقی سب اعمال انہی دو عملوں کی شاخیں اور انہی دو نہروں کے راجباہے ہیں۔ نماز خدا کا حق ہے جو خدا کے ساتھ بندے کا ذاتی تعلق قائم کرتا اور اس کے عظیم الشان پاور سٹیشن کے ساتھ بندے کے دل کی تاروں کا جوڑ ملا کر اس کے سینہ میں ایک دائمی شمع روشن کر دیتا ہے۔ اور دوسری طرف انفاق فی سبیل اللہ بندوں کا حق ہے جس کے ذریعہ جماعت اور قوم کے مشترکہ کاموں کا بوجھ اٹھایا جاتا ہے اور امیروں کی دولت کا حصہ کاٹ کر غریبوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالت کو بہتر بنایا جاتا ہے۔ اور اگر غور کیا جائے۔ تو یہی دو باتیں ساری اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہیں۔ خدا سے ذاتی تعلق پیدا کرو۔ اور جماعتی کاموں میں حصہ لو۔ دل میں خدا کی محبت کی لو لگاؤ۔ اور خدا کے دیئے ہوئے رزق میں سے قوم کا اور اپنے غریب بھائیوں کا حصہ نکالو

پھر مما رزقنٰھم ینفقون کے الفاظ میں یہ بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ صرف مال میں سے خرچ کرنے کی طرف ہی دھیان نہ رکھو۔ بلکہ ہر وہ چیز جو تمہیں خدا کی طرف سے رزق کے طور پر ملی ہے۔ اس میں سے خدا کا اور بندوں کا حق ادا کرو۔ اب جس طرح مال خدا کا رزق ہے۔ اسی طرح انسان کے قویٰ بھی خدا کا رزق ہیں۔ اور انسان کا علم بھی خدا کا رزق ہے۔ انسان کے اوقات بھی خدا کا رزق ہیں۔

پس مما رزقنٰھم ینفقون کی ہدایت کا تقاضہ ہے کہ ان تمام رزقوں میں سے خدا کا اور اس کے بندوں کا حصہ نکالا جائے۔ مال میں سے زکوٰۃ اور صدقہ اور چندہ دیا جائے۔ دل و دماغ کی طاقتوں کے ذریعے ملک و قوم کی خدمت کی جائے۔ وقت کا کچھ حصہ دینی اور جماعتی کاموں میں لگایا جائے۔ اور خدا کے دیئے ہوئے علم سے دنیا کو روشنی پہنچائی جائے۔ پس ایمان قائم کرنے کے بعد احمدی ماؤں کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں میں یہ دو بنیادی نیکیاں راسخ کرنے کی کوشش کریں۔ یعنی ایک تو ان کے دلمیں بچپن سے ہی نماز کا شوق پیدا کریں۔ اور اس کا عادی بنائیں اور دوسرے بچوں میں یہ عادت پیدا کریں۔ کہ وہ جماعتی کاموں میں حصہ لیں۔ اور کچھ نہ کچھ رقم خواہ وہ کتنی ہی قلیل ہو اپنے ہاتھ سے چندہ کے طور پر دیا کریں۔ نماز پڑھتے ہوئے ان کے دلمیں یہ احساس ہو (اور اس احساس کا پیدا کرانا ماؤں کا کام ہے) کہ ہم خدا کے سامنے کھڑے ہو رہے ہیں۔ اور وہ ہمیں دیکھ رہا ہے اور ہم اسے دیکھ رہے ہیں اور چندہ دیتے ہوئے وہ یہ محسوس کریں۔ کہ ہم اپنی جماعت کا بوجھ بٹا رہے ہیں۔ اگر یہ دو ظاہری عمل اور یہ دو باطنی جذبے احمدی ماؤں کے ذریعے احمدی بچوں میں قائم ہو جائیں تو خدا کے فضل سے ہماری جماعت کا مستقبل محفوظ ہے اور قرآن شریف نے اس حکم کو اپنے شروع میں ہی اس لئے بیان کیا ہے کہ ان اسباق کی طرف اشارہ کرے کہ یہ دو عمل اسلام کی جان ہیں۔ جن سے مسلمان بچوں کی تربیت کا آغاز ہونا چاہیئے۔ ہر احمدی بچہ نماز کا پابند اور اس کا شائق ہو۔ اور ہر احمدی بچہ اپنے آپ کو ایک خدائی جماعت کا فرد سمجھتے ہوئے اس کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کی تڑپ رکھے یہ وہ دو زبردست کھونٹے ہیں جن کے ساتھ باندھا جا کر ہر بچہ تمام قسم کے خطرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک تار خدا سے ملتی ہے۔ جو ایک دائمی سہارا ہے۔ اور اس کی دوسری تار جماعت سے ملتی ہے۔ جو اس کے لئے ایک آہنی قلعہ سے کم نہیں۔

پس اے احمدی ماؤ! اے اسلام کی بیٹیو! آج سے اس بات کا عہد کرو۔ کہ تم نے اپنے بچوں میں یہ دو نیکیاں ہر حال پیدا کرنی ہیں انہیں نماز اور دعاؤں کا پابند بنانا ہے اور ان میں ایک خدائی جماعت کا فرد ہونے اور اس کے لئے وقت اور مال کی قربانی کرنے کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضمانت دی تھی۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس کی قدر نہیں کی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ جو مسلمان مجھے اپنے دو عضووں کی ضمانت دے۔" (وہ ایک زبان ہے عضو نہانی ہے دوسرا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو میں ایسے مسلمان کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ مگر یہاں تمہارے آقا کا بھی آنا۔ دنیا کا خالق و مالک خدا جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں ہیں۔ ایک ابدی ضمانت دیتا ہے۔ اسے تو قبول کرو۔ فرماتا ہے :-

الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنھم ینفقون ..... اولٰئک علٰی ھدًی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون۔

"یعنی جو لوگ نماز کو قائم کرتے اور ہمارے دئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں .... وہی ہماری طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور یقیناً وہی بامراد ہوں گے"۔

اے احمدی ماؤ! یہ وہ تعویذ ہے جو تمہارے بچوں کی دائمی حفاظت کے لئے زمین و آسمان کا خدا پیش کرتا ہے۔ اسے شوق کے ہاتھوں سے قبول کرو۔ کہ اس سے زیادہ پختہ اور اس سے زیادہ سستا سودا تمہیں کہیں نہیں ملیگا۔ یہ تعویذ کیا ہے؟ نماز اور خدا کے دئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنا

دین کی بنیاد کو اوپر کی تعلیم کے ذریعہ پختہ کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی ہدایت فرماتے ہیں۔ جس کی تہ میں گویا اصلاح نفس کے تمام فلسفہ کی کنجی ہے۔ فرماتے ہیں :-

الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثًا قالوا بلٰی یا رسول اللہ۔ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وجلس وکان متکئًا فقال الا وقول الزور فما زال یکررھا حتی قلنا لیتہ سکت۔

(بخاری)

"یعنی کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں پر مطلع نہ کروں؟ اور آپ نے یہ الفاظ تین دفعہ فرمائے صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ ضرور مطلع کیجئے۔ آپ نے فرمایا تو پھر سنو کہ سب سے بڑا گناہ خدا کا شرک کرنا ہے۔ اور اس کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔ اور پھر (اور یہ کہتے ہوئے آپ تکیہ کا سہارا چھوڑ کر اٹھ بیٹھے اور جوش کے ساتھ فرمایا۔ کہ پھر جھوٹ بولنا سب سے بڑا گناہ ہے اور آپ نے یہ الفاظ اتنی دفعہ دہرائے کہ ہم نے آپ کی تکلیف کا خیال کر کے دل میں کہا کہ کاش اب آپ خاموش ہو جائیں۔ اور زیادہ تکلیف نہ فرمائیں"۔

یہ لطیف حدیث تین ایسی اصولی ہدایتوں پر مشتمل ہے جو بچوں کی تربیت میں عظیم الشان اثر رکھتی ہیں۔ پہلی بات شرک ہے۔ خوش قسمتی سے اس زمانہ میں بتوں اور دیوتاؤں کے سامنے سر جھکانے والا شرک تو اسلامی توحید کے اثر کے ماتحت آہستہ آہستہ کافور ہو رہا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے شرک کی ایک مخفی قسم ایسی ہے جس میں بہت سے مسلمان بلکہ کئی کمزور احمدی بھی مبتلا ہیں۔ یہ شرک عرفاً شرک خفی کہلاتا ہے یعنی کسی چیز کی ایسی عزت کرنا جو صرف خدا کی کرنی چاہیئے۔ یا کسی چیز کے ساتھ ایسی محبت رکھنا جو صرف خدا کے ساتھ رکھنی چاہیئے۔ یا کسی چیز پر ایسا بھروسہ کرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو صرف خدا پر ہوتا ہے۔ اسلام ظاہری تدبیروں کے اختیار کرنے سے ہرگز نہیں روکتا۔ بلکہ ان کی ہدایت فرماتا ہے مگر ان پر بھروسہ کرنے اور انہیں ہی کامیابی کا آخری سہارا سمجھنے سے ضرور روکتا ہے۔ پس احمدی ماؤں کا ہاں نیک اور دیندار احمدی ماؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کے دلوں سے اس مخفی شرک کو جو لاتعداد روحوں کو تباہ کر رہا ہے۔ بیخ و بن سے نکال کر پھینک دیں اور انہیں ہر حال میں خدا کی طرف دیکھنے اور خدا پر بھروسہ کرنے کی تعلیم دیں۔ میں نے ایسی نیک مائیں دیکھی ہیں۔ اور کاش کہ سب مائیں ایسی ہی ہوں۔ کہ وہ ایک طرف اپنے بیمار بچے کو دوا دے رہی ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف اسے تھپک تھپک کر سمجھاتی جاتی ہیں کہ بچے یہ دوائی پی لو خدا کا حکم ہے اس لئے پی لو۔ مگر شفا دینے والا صرف خدا ہے اس لئے دوائی بھی پیو اور خدا سے دعا بھی مانگو۔ کہ وہ تمہیں اچھا کر دے۔ ان کے بچے کا امتحان سر پر ہوتا ہے وہ اسے محبت کے ساتھ سمجھاتی ہیں۔ کہ برخوردار وقت ضائع نہ کرو اور کتابیں پڑھو۔ مگر ساتھ ہی یہ الفاظ بھی کہتی جاتی ہیں۔ کہ دیکھو پاس تو تم نے خدا کے فضل سے ہونا ہے۔ مگر یہ اسباب کا سلسلہ بھی تو اسی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اس لئے پڑھائی بھی کرو اور خدا کا فضل بھی مانگو۔ یہ وہ نونہال ہیں۔ جن کے دلوں میں بچپن سے ہی سچی توحید کی بنیاد قائم ہوتی ہے اور بعد کا کوئی طوفان اسے مٹا نہیں سکتا۔

دوسری ہدایت اس حدیث میں ماں باپ کی نافرمانی کے متعلق ہے۔ جسے اسلام میں گویا شرک کے بعد دوسرے نمبر کا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ عقوق الوالدین سے ماں باپ کی نافرمانی ہی مراد نہیں۔ بلکہ ان کا ادب نہ کرنا اور ان کی خدمت کی طرف سے غفلت برتنا بھی عقوق کے مفہوم میں شامل ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اس جگہ ماں باپ کا لفظ بھی دراصل مثال کے طور پر رکھا گیا ہے۔ ورنہ جیسا کہ دوسری حدیثوں میں صراحت کی گئی ہے۔ مراد یہ ہے۔ کہ علیٰ قدر مراتب سب بزرگوں کا ادب اور احترام ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ جن میں یقیناً والدین کو خاص مقام حاصل ہے۔ پس احمدی ماؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو بچپن سے ہی نہ صرف ماں باپ کا بلکہ سارے بزرگوں کا ادب کرنا سکھائیں۔ دادا، دادی، چچا چچی، پھوپھا پھوپھی، خالہ، خالو، نانا، نانی، ماموں، ممانی، بڑا بھائی بڑی بہن، ہمسایہ کے بزرگ، قوم کے بزرگ، ملک کے بزرگ ہر ایک کا ادب ملحوظ رکھنا اور ان سے عزت کے ساتھ پیش آنا اسلامی اخلاق کی جان ہے اور احمدی ماؤں کا فرض ہے کہ اپنے بچوں میں اس خلق کو راسخ کرنے کی کوشش کریں۔ یہ مقولہ کتنی گہری صداقت پر مبنی ہے۔ کہ "الطریقۃ کلہا ادب" یعنی اسلام میں سلوک کا رستہ سب کا سب ادب کے میدان میں سے ہو کر گذرتا ہے"۔ اور حق یہ ہے کہ ادب اصلاح کا بھی بھاری ذریعہ ہے۔ کیونکہ جو بچے بزرگوں کا ادب کرتے ہیں۔ وہی ان کی نصیحتوں کو سنتے اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پس خوش قسمت ہیں وہ مائیں جو اپنے بچوں کے اندر ادب کا سلیقہ قائم کرنے میں کامیاب ہوں۔ کیونکہ صرف ایک قدم سے ہی ان کے تربیتی سفر کا تیسرا حصہ کٹ جاتا ہے۔

تیسری بات اس حدیث میں جھوٹ بولنا بیان کی گئی ہے جسے اسلام نے گویا تیسرے نمبر کا گناہ شمار کیا ہے ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ سے اس قدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفرت تھی۔ اور آپ کے دل میں مسلمانوں کے اندر صداقت اور راست گفتاری کی عادت پیدا کرنے کا اتنا جوش تھا۔ کہ جیسا کہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ آپ جھوٹ کے خلاف نصیحت فرماتے ہوئے جوش کے ساتھ اٹھکر بیٹھ گئے۔ اور بار بار یہ الفاظ دہرائے۔ کہ:۔

الا و قول الزور ۔ الا و قول الزور

یعنی کان کھول کر سُن لو۔ ہاں کان کھول کر سُن لو۔ کہ اسلام میں شرک اور عقوق الوالدین سے اُتر کر سب سے بڑا گناہ جھُوٹ بولنا ہے۔"

دراصل جھوٹ صرف اپنی ذات میں ہی ایک نہایت ذلیل قسم کا گناہ نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے گناہوں کے پیدا کرنے اور ان پر زور ڈالنے کی ایک گندی مشینری بھی ہے۔ جو لوگ جھوٹ بولنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ فوراً جھوٹ بولکر اپنے گناہوں کو چھپا جاتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے آئیندہ گناہ کرنے کیلئے مزید دلیری پیدا ہوتی ہے۔ اور گناہ کا ایک ایسا ناپاک چکر قائم ہو جاتا ہے۔ کہ اس میں پھنسکر کوئی شخص باہر نہیں نکل سکتا۔ اسی لئے ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب ایک دفعہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے پوچھا۔ کہ یا رسول اللہ میں کمزور ہوں۔ اور یکلخت سارے گناہوں پر غلبہ پانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ مجھے فی الحال کوئی ایک گناہ ایسا بتا دیں۔ جسے میں فوراً چھوڑ دوں۔ آپ نے بے ساختہ فرمایا **"جھُوٹ چھوڑ دو"** اور اس زرین ارشاد کی برکت سے وہ شخص گویا ایک ساحرانہ رنگ میں سب گناہوں پر غلبہ پا گیا۔ پس احمدی ماؤں کا یہ ایک مقدس فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں میں جھوٹ سے ایسی نفرت پیدا کریں۔ کہ خواہ کتنا ہی نقصان ہو یا کتنا ہی لالچ دیا جائے۔ ان کے بچے ہمیشہ ایک مضبوط چٹان کی طرح سچ پر قائم رہیں۔ یہ ایک ایسا بنیادی خلق ہے۔ جو بچے کے کیرکٹر کو چار چاند لگا دیتا ہے اور سچ بولنے والے بچے کا سر کبھی نیچے نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر موقعہ پر اور ہر مجلس میں بلند رہتا ہے۔ حق یہ ہے کہ احمدیت اور سچ بولنا ہم معنی الفاظ ہونے چاہئیں۔ اور ایک شخص کا احمدی ہونا اس بات کی ضمانت سمجھی جانی چاہیئے۔ کہ وہ خود مٹ جائیگا اپنے جان و مال کو مٹا دیگا۔ اپنے اہل و عیال سے دستکش ہو جائے گا۔ مگر جھوٹ کا کلمہ کبھی زبان پر نہیں لائے گا۔ کاش ایسا ہو اور کاش احمدیت اور صداقت ہماری لغت میں مترادف الفاظ بن جائیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ بچوں کی صحیح تربیت کے لئے اسلام مندرجہ ذیل آٹھ بنیادی باتوں کا تاکیدی حکم دیتا ہے۔ جو ماؤں کی گودوں میں ماؤں کے ہاتھوں سے پوری ہونی چاہئیں:۔

اول۔ ہر عورت خود دیندار بنے۔ اسے دین کا علم ہو۔ اور پھر دین کے احکام کے مطابق اس کا عمل ہو۔ تاکہ وہ گھر کی جملہ روئیداد میں دین کا چرچا رکھنے، دین کی تعلیم دینے اور دین کے مطابق عملی نمونہ پیش کرنے کے ذریعہ اپنے بچوں کی زندگیوں کے بچپن سے ہی دینداری اور نیکی کے رستہ پر ڈال سکے۔ اچھی اولاد کیلئے اچھی ماں کا وجود ایک بالکل بنیادی چیز ہے۔ کاش دنیا اس حقیقت کو سمجھے۔

دوم۔ بچوں کی تربیت کا آغاز ان کی ولادت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ ہی ہو جانا چاہیئے۔ اور خواہ بظاہر ماں باپ کی بات سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ بلکہ خواہ وہ اپنی آنکھیں اور کان استعمال کرسکیں یا نہ کرسکیں۔ ماں باپ کو یہی سمجھنا چاہیئے کہ وہ ہمارے فعل کو سن رہے ہیں۔ اسلام نے بچہ کے کان میں اذان دلا کر اسی نفسیاتی نقطہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

سوم۔ ماؤں کا فرض ہے۔ کہ بچپن میں ہی اپنے بچوں کے دلوں میں ایمان بالغیب کا تصور راسخ کردیں۔ اور ان کی طبیعت میں یہ بات پختہ طور پر جمادیں۔ کہ اس **دنیائے شہود** میں روحانی اور مادی نظام کی حقیقی تاریں ایک **پردۂ غیب** کے پیچھے سے کھینچی جارہی ہیں جس کا مرکزی نقطہ **خدا** ہے۔ اور باقی ارکان **فرشتے** اور **قانون شریعت** اور **رسول** اور **یوم آخر** اور **قدر خیر و شر** ہیں جس شخص نے اس نکتہ کو پالیا۔ اس کے لئے فلسفہ موت و حیات ایک کھلا ہوا منشور بنکر سامنے آجاتا ہے۔

چہارم۔ عمل کی زندگی میں **نماز** خالق اور مخلوق کے درمیان کی وہ کڑی ہے۔ جس سے دل کا چراغ روشن رہتا ہے۔ اور انسان گویا روحانیت کی مخفی تاروں کے ذریعہ خدا کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے۔ جس ماں نے اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنادیا۔ اور ان کے دلمیں نماز کا شوق پیدا کردیا۔ اس نے ان کے دین کو ایک ایسے کڑے کیساتھ باندھ دیا۔ جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ ایسے بچے خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ اور ان کی مائیں خدا کے سایہ کے نیچے۔ عمل کے میدان میں یہ بچوں کا سبق نمبر ۱ ہے۔ اور نتائج کے لحاظ سے پوری کتاب درس۔

پنجم۔ ماؤں کا فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں میں بچپن سے ہی **انفاق فی سبیل اللہ** کی عادت ڈالیں اور ان میں یہ احساس پیدا کردیں۔ کہ ہر چیز جو انہیں خدا کی طرف سے ملی ہے۔ خواہ وہ مال ہے یا دل و دماغ کی طاقتیں ہیں یا علم ہے یا اوقات زندگی ہیں۔ ان سب میں سے خدا کا حصہ نکالیں اور خصوصاً انہیں بچپن میں ہی اپنے ہاتھ سے چندہ دینے اور غریبوں کی مدد کرنے اور جماعتی کاموں میں اپنے وقت کا حصہ خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔ یہ حکم نماز کے بعد اسلام کا دوسرا ستون ہے اور اس کے بغیر کوئی شخص حکومت الٰہی کی لڑی میں پرویا نہیں جاسکتا۔

ششم۔ ماؤں کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو ہمیشہ **شرک خفی** کے گڑھے میں گرنے سے ہوشیار رکھیں۔ دنیا کی ہر تدبیر اختیار کرنے کے باوجود ان کا دل اس ایمان سے معمور رہنا چاہیئے۔ کہ ساری تدبیروں کے پیچھے خدا کا ہاتھ کام کرتا ہے اور وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

ہفتم۔ بچوں کو **ماں باپ** اور دوسرے بزرگوں کا ادب سکھایا جائے خواہ وہ رشتہ دار ہوں یا غیر رشتہ دار۔ ہمسایہ ہوں یا اجنبی۔ ادب اسلامی طریقت کی جان ہے۔ اور پھر بچوں کے اندر خصوصیت سے والدین کی اطاعت اور خدمت اور احترام کا جذبہ پیدا کیا جائے اس کی طرف سے غفلت برتنے کو ہمارے آقا نے اسلام میں گناہ نمبر ۲ شمار کیا ہے۔

ہشتم۔ بالآخر ہر احمدی ماں کا یہ فرض ہے کہ وہ بچوں میں **سچ بولنے کی عادت** پیدا کرے۔ صداقت

(باقی صفحہ ۶۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

تندرست رہنے کے طریقے!

از بشریٰ ناہید صاحبہ۔ لاہور

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی کے لئے صحت بھی ضروری چیز ہے۔ چنانچہ احادیث میں مذکور ہے۔ کہ ایک صحت مند مومن ایک بیمار مومن سے بہتر ہے۔ میں ذیل میں چند تندرست رہنے کے طریقے درج کرتی ہوں۔ جن پر عمل کرنے سے صحت کو بیماریوں سے زیادہ سے زیادہ محفوظ رکھا جا سکیگا۔

لباس

لباس کی غرض وغائیت جسم کو شدید گرمی یا سردی سے محفوظ رکھنا ہے۔ اور یہ انسان کے بدلنے والے ماحول کے ساتھ ساتھ اندرونی درجہ حرارت کو یکساں طور پر قائم رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

اصولی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ لباس ایسا ہونا چاہیئے۔ جس سے انسان کا جسم آزادی کے ساتھ حرکت کر سکے۔ تنگ لباس نہیں پہننا چاہیئے۔ ٹھنڈی تازہ ہوا اور اعتدال کے ساتھ سورج کی روشنی کا صحت پر تقویت بخش اور مفید اثر پڑتا ہے۔ بہت زیادہ کپڑے پہننے سے جلد سے ملحقہ ہوا میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور انجام کار جسمانی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس مقابلتاً سرد ماحول میں بہت کم لباس پہننے سے خوراک کا زیادہ مقدار میں کھانا ضروری ہو جاتا ہے۔ تاکہ حد سے زیادہ ضائع شدہ حرارت کی تلافی ہو سکے

گرم ماحول میں اگر پسینہ جسم انسان سے بخارات کی صورت میں اُڑتا رہے۔ تو اس سے بدن کے ٹھنڈک رہنے میں بہت امداد ملتی ہے۔ لہٰذا لباس اس قسم کا ہونا چاہیئے۔ جس سے پسینہ بخارات کی صورت میں اُڑتا رہے۔ اگر پسینہ کو بخارات کی صورت میں خارج ہو کر بدن کو ٹھنڈک پہنچانے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ تو گرمی کی حدت سے ضعف واقع ہونے یا گرمی لگ جانے یعنی ہیٹ سٹروک کا احتمال ہوتا ہے۔ مختلف قسم کے پارچات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو لباس بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔ مختلف طبعی اوصاف رکھتے ہیں۔ کسی پارچہ میں ہوا کی جو مقدار ہوتی ہے۔ اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ اسمیں حرارت محفوظ رکھنے کی کس قدر صلاحیت موجود ہے مثلاً پوستین کے بالوں میں ہوا کی بہت بڑی مقدار بند رہتی ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ایک ملائم پارچہ میں بہت قلیل ہوا ہوتی ہے۔ گرم آب وہوا میں ملائم پارچات مثلاً سوتی یا کتانی کپڑے بہت اچھے ہوتے ہیں۔ اگر یہ کپڑے ڈھیلے ہوں۔ تو ہوا جسم اور کپڑے کے درمیان اچھی طرح داخل وخارج ہوتی رہتی ہے۔ اور پسینہ آنے کی صورت میں یہ کپڑے جلد کے ساتھ چمٹ نہیں جاتے۔

الغرض لباس ایسا ہونا چاہیئے۔ جو ہلکا ہو اور جسم میں ہوا کا آسانی سے گزر ہو سکے۔ جس سے پسینہ بخارات بن کر نکل سکے۔ اور جو مرطوب ہونے کی صورت میں جلد کے ساتھ چمٹ نہ جائے۔ خانہ دار قسم کے پارچات جو اون، سوت یا کتان کے بنے ہوں۔ ان ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔

جوتے ایسے ہونے چاہئیں۔ جن میں پانی داخل نہ ہو سکے۔ مگر ہوا سرائیت کر سکے۔ اگر وہ ایسی چیز کے بنے ہوں گے۔ جن میں ہوا داخل نہ ہو سکے۔ تو پاؤں پر ڈھیل پڑ جائے گی۔

تیز روشنی آنکھوں کے لئے مضر ہے۔ لہٰذا اگر کسی طویل عرصہ کے لئے سورج کی تیز روشنی میں رہنا مقصود ہو۔ تو آنکھوں کو رنگ دار شیشوں کے ذریعہ محفوظ کر لینا چاہیئے۔

ورزش

ورزش کرنے سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اعتدال سے کی جائے۔ کمزور صحت والوں کے لئے زیادہ ورزش فائدہ کی بجائے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ہماری بعض بہنیں کثرت کار اور تنگ وتاریک کمروں میں بھی جہاں ہوا کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہوتا رہنے سے دائمی مریض بنی رہتی ہیں اگر وہ صبح وشام سیر کے لئے کچھ وقت نکالیں۔ اور مناظر قدرت سے لطف اندوز ہوا کریں۔ تو ان کی صحت ترقی کر سکتی ہے۔

ورزش کرنے سے دوران خون تیز ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جسم کے ہر ریشے میں آکسیجن زیادہ مقدار میں پہنچتی ہے۔ اور اعضاء رئیسہ کا فعل تیز ہو جاتا ہے صبح کے وقت کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لینے سے پھیپھڑوں کی بیماریوں سے بھی بچاؤ رہتا ہے۔

بد قسمتی سے ہمارے ملک میں سل ودق جیسی موذی امراض کی کثرت ہے۔ اگر ہماری بہنیں ہوادار مکانات میں رہنے، اچھی اور زود ہضم غذا، دودھ، مکھن اور انڈے وغیرہ کا استعمال کرنے اور صبح وشام چہل قدمی کرنے کو اپنا معمول بنالیں۔ تو ان سے محفوظ رہنے کے قوی امکانات ہو سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غسل

درجۂ حرارت کو حدِ اعتدال میں رکھنے کا جو کام جلد کرتی ہے۔ اس کے لحاظ سے اُسے جسمِ انسانی میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ جلد کو صاف اور میل اور پسینہ وغیرہ دُور کرنے کی غرض سے باقاعدہ غسل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر جلد کو صابن و پانی سے باقاعدہ نہ دھویا جائے۔ تو میل وغیرہ جمع ہو جاتی ہے۔ اور صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔ غسل کے پانی کا درجہ حرارت ہر شخص کے مزاج کے مطابق مختلف ہو سکتا ہے۔ لیکن جلد پر بہت گرم یا بہت سرد پانی ڈالنے سے دَورانِ خون پر خاص اثر پڑتا ہے۔ لھٰذا ایسے پانی کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر خوب تندرست اشخاص تھوڑے عرصہ کے واسطے پانی میں رہیں تو اس کا اثر بہت مفید ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے نظامِ عصبی کے ذریعہ اندرُونی اعضاء کو تقوّیت پہنچتی ہے۔ غسل کے بعد جسم کو کھردرے تولیئے کے ساتھ زور سے رگڑنے سے جلد پر نہایت خوشگوار اثر پڑتا ہے۔

آرام

اگر کوئی شخص کام میں استعداد کا معقول معیار قائم رکھنا چاہتا ہو۔ تو اس کے واسطے یہ ضروری ہے کہ وہ کافی نیند حاصل کرے۔ شام کو جلد سو جائے۔ اور صبح سویرے اُٹھے۔ زیادہ سونے اور صبح زیادہ دیر تک سوئے رہنے سے ذہن کند ہو جاتا ہے۔ اور طبیعت میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔

غذا

خوراک زود ہضم، سادہ اور غذائی لحاظ سے متوازن ہونی چاہیئے۔ یعنی اس میں نہ صرف لحمیات (پروٹین) شکر اور روغنیات ہی کافی مقدار میں موجود ہوں۔ بلکہ حفاظتی خوراکیں بھی یعنی دودھ انڈے، مکھن، تازہ سبزیاں اور پھل بھی شامل ہونے چاہئیں۔ طاقت پیدا کرنے اور جسم بنانے والے اجزاء کے علاوہ ان حفاظتی خوراکوں میں مختلف قسم کے نمکیات اور حیاتین بھی ہوتے ہیں جن کے بغیر صحت قائم نہیں رہ سکتی۔

ان اشیاءِ خوراک کے متعلق جو کچی کھائی جاتی ہیں۔ خاص احتیاط کرنی چاہیئے۔ دُودھ خوراک کا ایک نہایت ہی ضروری جزو ہے۔ لیکن وہ جراثیم پھیلانے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ لھٰذا اگر ممکن ہو۔ تو دودھ کو "پاسچرائز" کر لینا چاہیئے۔ یعنی اس قدر جوش دینا چاہیئے۔ کہ وہ ابلنے نہ پائے۔ اور پکتا رہے۔ اس طرح جراثیم بھی مر جائیں گے۔ اور حیاتین بھی جلنے سے بچ جائیں گے۔

پھلوں اور تازہ سبزیوں کو صاف کرنے کے بعد استعمال کرنا چاہیئے۔ بلکہ محتاط طریق یہ ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استعمال سے پہلے پوٹاسیم پرمینگنیٹ کے پانی میں دھو لیا جائے۔ پوٹاسیم پرمینگنیٹ کا پانی بہت ہی کمزور جراثیم کش ہے۔ لیکن ہیضہ کے جراثیم مارنے میں یہ خاص طور پر کارآمد ثابت ہے۔

غذا گرمی کے موسم میں ہلکی اور مرغوب ہونی چاہیئے۔ اور بھوک رکھکر کھانی چاہیئے۔

مشروبات

موسم گرما میں یہ بات خاص طور پر ضروری ہے۔ کہ پینے والی اشیاء کافی مقدار میں استعمال کی جائیں پیاس بجھانے اور جہاں تک جسم میں آبی حصہ کی موجودگی کا تعلق ہے۔ جسم کی رگوں، نسوں اور ریشوں کو برودت پہنچانے کے لئے پینے والی اشیاء میں سے پانی بہترین چیز ہے۔ بشرطیکہ وہ محفوظ ذریعہ سے حاصل کیا جائے۔

"ہلکے مشروبات" مثلاً سوڈا واٹر اور مختلف قسم کے شربت اور مفرحات کے استعمال سے پہلے اس بات کی تسلی کر لینی چاہیئے۔ کہ وہ حفظان صحت کے اصولوں کو مدنظر رکھکر بنائے گئے ہیں۔

چائے اگر ٹھیک طور پر تیار کیجائے تو اس کا استعمال پیاس بجھانے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے اور چونکہ وہ کچھ پسینہ آور ہوتی ہے۔ اس لئے جب پسینہ بخارات کی صورت میں جسم سے اڑتا ہے۔ تو جسم ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔

عام بیماریوں سے بچاؤ کی تدابیر

● ہاضمے کی بیماریاں بدہضمی، اسہال اور اسی قسم کی معدہ و انتڑیوں کی دیگر خفیف بیماریوں کے لئے سادہ نمکیاتی اکثر مفید رہتا ہے۔

● انتڑیوں کا روزانہ فعل درست رکھنے کے لئے دوا کی نسبت مناسب غذا یعنی پھلوں اور سبزیوں کا استعمال بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔

● دانتوں کی خرابی بسا اوقات بدہضمی پیدا کر دیتی ہے۔ دانتوں کی بیماریوں کے انسداد کے لئے روزانہ رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو اٹھنے کے بعد مسواک یا برش کا استعمال ضروری ہے۔

موسمی بخار، مچھروں کے موسم میں مچھر دانی کے باقاعدہ استعمال ملیریا یا موسمی بخار سے محفوظ رہنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ مچھر دانی ایسے جالیدار کپڑے کی بنی ہونی چاہیئے۔ جس میں ایک مربع انچ میں قریباً ڈیڑھ سو سوراخ ہوں۔ اس کا نچلا کنارہ سوتی کپڑا کا اور گہرائی میں تقریباً دو فٹ ہونی چاہیئے۔ تاکہ اس کی تہ بستر کے اندر دبانے کے بعد وہ بستر کے اوپر قریباً ۹ انچ بڑھا رہے۔

شام کی خنکی میں جب لوگ باہر بیٹھتے ہیں۔ اور انہیں مچھر کاٹتے ہیں۔ تو وہ بسا اوقات ملیریا میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں مچھروں کے دفاع کے لیے مندرجہ ذیل مرکب کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روغن سٹرونیلا	½ چھٹانک
روح کافور (سپرٹ کافور)	۱/۸ "
روغن سیڈر ووڈ	۱/۸ "
سفید پٹرولیم جیلی	۱ "

اس مرکب کو ہاتھوں اور چہرہ پر مل لینے سے مچھر دیر تک نزدیک نہیں آتے۔

اگر کمروں کے تاریک کونوں پر، انگیٹھیوں، چمنیوں، الماریوں پر، خاص توجہ دی جائے۔ تو ملیریا کا بڑی حد تک سدِباب ہو سکتا ہے۔ مچھروں کے پرورش پانے کی جگہوں کی باقاعدہ تلاش اور ان پر ڈی۔ ڈی۔ ٹی کا چھڑکاؤ بھی مفید رہتا ہے۔

تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ ملیریا سے بچاؤ کے لئے کونین کا استعمال چنداں مفید نہیں ہو سکتا۔ کونین اس وقت مفید ہو سکتی ہے۔ جب اسے ملیریا کے علاج کے لئے استعمال کیا جائے۔

حفاظتی ٹیکے:۔

کامیاب ٹیکے سے چیچک سے مکمل طور پر حفاظت ہو سکتی ہے۔ اگر چیچک کے مریض سے سابقہ پڑنے کا احتمال ہو۔ تو دوبارہ ٹیکہ کرانا ضروری ہے۔ بصورت دیگر ہر چھ سال کے بعد ٹیکہ کرانا چاہیئے۔

ہیضہ کے ٹیکے لگوانے سے بڑی حفاظت ہوتی ہے جب کبھی ہیضہ نمودار ہو۔ تو یہ ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے کیونکہ اس کا اثر بہت کم عرصہ تک رہتا ہے۔

تپ محرقہ کی وبا کی صورت میں ٹائیفائیڈ کا ٹیکہ بھی مفید رہتا ہے۔

کتے کا کاٹنا:۔

اگر کسی شخص کو کتا کاٹے۔ تو ایسے کتے کو فی الفور پکڑ کر اس کا مویشیوں کے علاج کرنے والوں سے معائنہ کروانا چاہیئے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے۔ کہ کہیں وہ باولا تو نہ تھا۔ اگر کتے کے کاٹنے کے دس دن بعد تک کتا زندہ اور تندرست رہے۔ تو اغلب یہ ہے۔ کہ وہ کتا دیوانہ نہیں تھا۔ اگر کتے کے پاگل ہونے کا علم ہو۔ تو زخم کو اس کی پوری گہرائی میں شورے یا کاربالک ایسڈ سے جلا دینا بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

سانپ کا ڈسنا:۔

اگر سانپ کاٹ جائے۔ تو فی الفور علاج کروانا چاہیئے۔ اس کے لئے ایسی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں جن سے اول زہر خون میں جذب ہونے سے رک جائے۔ دوم۔ یہ کہ زہر کا اثر زائل ہو جائے۔

زہر کو خون میں جذب ہونے سے روکنے کے لئے جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو۔ اس کے عین اوپر کسی چیز سے گرہ یا بند لگا دینا چاہیئے۔ کپڑے کے ٹکڑے یا پٹی کو عضو متعلقہ کے گرد ڈھیلا باندھ کر لکڑی کو گھما کر کس دیا جائے۔

زہر کا اثر زائل کرنے کے لئے مارگزیدہ جگہ کو چیر کر خون بہا دینا چاہیئے۔ اور پھر اسے پوٹاسیم پرمنگنیٹ کے تیز پانی میں بھگوئی ہوئی روئی کے ساتھ اچھی طرح صاف کر دینا چاہیئے۔ یا پرمنگنیٹ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانے زخم میں بھر دینے چاہئیں۔

سانپ وغیرہ ضرررساں کیڑوں سے بچنے کے لئے رات کو جوتیوں کو زمین کی بجائے کسی اونچی جگہ رکھنا چاہئے۔ تا کہ ان کے گھس جانے کا امکان نہ رہے۔ اس کے علاوہ اس بات کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ کہ جوتوں اور کپڑوں کو پہننے سے پہلے خوب اچھی طرح جھاڑ کر تسلی کر لی جائے۔

جنگلی جانوروں کے کاٹنے سے جو زخم یا خراش پیدا ہو جائے۔ اسمیں پیپ پڑ جانے اور ٹیٹنس کی بیماری کے جس میں گردن کے پٹھے اکڑ جاتے ہیں۔ اور جبڑا بند ہو جاتا ہے پیدا ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے زخموں اور مٹی سے آلودہ گہرے زخموں کی صورت میں ٹیٹنس (کزاز) سے بچاؤ کا ٹیکہ لگوانا چاہیئے۔

بھڑوں وغیرہ کا کاٹنا۔ بھڑ یا مکھی وغیرہ کے کاٹنے سے جو جلن یا سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ امونیا یا دیگر قسم کے سوڈا کھار کی قسم کے ہلکے پانی کے لگانے سے رفع ہو سکتی ہے۔

(بقیہ ص ۷)

خدام الاحمدیہ کے متعلق احمدی مستورات کا فرض

اپنے نوجوانوں کو خدام الاحمدیہ میں شامل کریں

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض ایک رُوحانی انقلاب برپا کرنا ہے۔ اور ہر انقلابی اور ترقی کرنے والی جماعت کیلئے ضروری ہے۔ کہ اس کے نوجوان نہ صرف اپنے بزرگوں کا بوجھ سنبھال سکیں۔ بلکہ ان سے زیادہ جفاکش محنتی اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ اسی مقصد کے لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کو قائم کیا۔ تا جماعت کے نوجوانوں کی صحیح تربیت و اصلاح ہو سکے اور وہ قومی اور ملی ضروریات کو کماحقہ، پورا کر سکیں۔ مگر چونکہ یہ ایک الٰہی و روحانی سلسلہ ہے اس لئے اس مجلس کے قیام سے جہاں جماعتی مفاد، تنظیم و نظام کی پابندی مقصود ہے۔ وہاں انفرادی فوائد، اصلاح نفس جسمانی و روحانی تربیت بھی لازم و ملزوم ہے۔

یہ ایک امر مسلمہ ہے۔ کہ گھر انسان کی سب سے پہلی اور سب سے زیادہ مؤثر تربیت گاہ ہے۔ اور عورت اس تربیت گاہ کی انچارج و معلمہ ہے۔ ہماری مستورات کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں اور نوجوانوں کی اس رنگ میں تربیت کریں۔ کہ وہ سلسلہ کیلئے مفید بن سکیں۔ اور اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا نظام سب سے اعلیٰ تربیتی نظام ہے۔ اور پھر ذاتی اصلاح کیساتھ ساتھ جماعتی نظام کی پابندی بھی ہوتی ہے۔ اس سے وہ اپنے نوجوانوں و بچوں کو اس نظام میں شامل کر کے تربیت کریں۔ اور دیکھیں کہ وہ باقاعدگی سے اس کے پروگرام پر عمل پیرا ہیں۔ مجلس اپنے اراکین پر نگرانی کرتی ہے۔ بلکہ یہ نگرانی جب ہی مکمل ہو سکتی ہے جبکہ گھر کی چار دیواری میں بھی ان پر نگاہ رکھی جائے۔ اور وہاں مستورات ہی بہترین احتساب کر سکتی ہیں۔ اس لئے ان کو اس اہم فریضہ کیطرف توجہ دلا کر امید کیجاتی ہے کہ وہ پورا تعاون کرتے ہوئے اپنے بچوں اور نوجوانوں کو خدام الاحمدیہ کے تربیتی نظام کی پابندی کرائیں گی۔

خاکسار مولود احمد خان قائد تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۶۵)

تمام نیکیوں کا منبع اور جھوٹ تمام بدیوں کا مولد ہے۔ سچ بولنے والا بچہ خدا کا پیارا اور قوم کی زینت اور خاندان کا فخر ہوتا ہے اور قول زور سے بڑھکر اخلاق میں پستی پیدا کرنے والی اور بدی کے ناپاک انڈوں کو سینے والی کوئی چیز نہیں۔

یہ وہ آٹھ بنیادی خلق ہیں۔ جن کا بیج (بجملہ دیگر باتوں کے) احمدی ماؤں کے ہاتھوں سے ہر احمدی بچے کے دلمیں بویا جانا ضروری ہے۔ ورنہ جہاں تک مادی تدبیر کا تعلق ہے۔ جماعت کی ترقی

ایں خیال است و محال است و جنوں

پس اے احمدی ماؤ! تم پر ایک بہت بھاری ذمہ داری ہے۔ تمہارے ہاتھوں میں وہ نونہال پلتے ہیں۔ جو آج کے بچے اور کل کے جوان ہیں۔ آج کے بیٹے اور کل کے باپ ہیں۔ آج کے تابع اور کل کے متبوع ہیں۔ عنقریب ان کے ہاتھوں میں سلسلہ کے کاموں کی باگ ڈور جانے والی ہے پس اپنی اس نازک ذمہ داری کو پہچانو۔ اور اپنے بچوں کی زندگیوں کو ایسے قالب میں ڈھال دو۔ کہ جب اُن کا وقت آئے تو آسمانِ ہدایت کے پرستارے بنکر چمکیں۔ تم شاید خود بھی اپنی قدر کو نہیں پہچانتیں مگر تمہارے رسول نے [illegible] ہمارے رسول نے، تمہاری قدر کو پہچانا ہے اور تمہیں اپنی محبوب ہستی قرار دیا ہے پس اس عظیم الشان نعمت کی قدر کرو۔ کہ تم محبوبِ خدا کی محبوب ہو۔ اور اس ذمہ داری کو ادا کرو۔ جو خدا نے تمہارے کندھوں پر ڈالی ہے۔ ذمہ داری بھاری ہے اور بہت بھاری۔ مگر یقین رکھو۔ کہ اس رستہ کے ہر قدم پر خدا کے فضل و رحمت کا سایہ تمہارے سر پر ہوگا اور جماعت کی مخلصانہ دعائیں تمہارے ساتھ ساتھ چلیں گی۔ اے ہمارے خالق و مالک خدا!! اے ہمارے آسمانی آقا! تو ہر احمدی ماں کے دلمیں یہ جذبہ پیدا کر۔ کہ وہ اپنی اولاد کو تیری ایک مقدس امانت سمجھتے ہوئے اسکی تربیت کو ایسی بنیادوں پر قائم کر دے جو تیری رضا اور جماعت کی ترقی کا موجب ہو اور تو احمدی بچوں کو بھی یہ توفیق عطا کر کہ وہ اپنی نیک ماؤں کی تربیت کے نقش کو صالح اور سلیم بچوں کی طرح قبول کریں۔ آمین یا رب العالمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد

رتن باغ۔ لاہور ۲۶/۱۱/۵۰

ترسیلِ زر اور انتظامی
امور کے متعلق مدیرہ مصباح
سے
خط و کتابت کریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ

از حضرت اُم امتہ المتین صاحبہ حرم رابع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

عربی زبان میں تقویٰ کے لغوی معنے بچنے اور پرہیز کرنے کے ہیں۔ لیکن مذہبی اصطلاح میں یہ دل کی اس کیفیت کا نام ہے۔ جو دل میں خیر و شر کی تمیز کی خلش اور خیر کی طرف رغبت اور شر سے نفرت پیدا کرتی ہے۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ تقویٰ اس احساس کا نام ہے۔ جس کی وجہ سے ہر کام میں خدا کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی شدید خواہش اور اس کے حکم کے خلاف کرنے سے شدید نفرت پیدا ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی اس آیت کہ
مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْب
سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تقویٰ کا اصل مقام دل ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے مجمع میں ارشاد فرمایا التقوی ھٰھنا (مسلم) اور یہ کہکر دل کی طرف اشارہ فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے۔ جو تمام نیکیوں کی محرک ہے۔

تمام اسلامی احکام کی علت غائی تقویٰ ہے۔ اسلام کی ہر تعلیم کا مقصد انسان کے عمل میں تقویٰ کی روح کو پیدا کرنا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن (بقرہ) یہ کتاب متقیوں کو ہدایت دیتی ہے۔ اسلامی عبادات کا مقصد بھی تقویٰ کا حصول ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون (بقرہ)

یعنی اے لوگو اپنے اس رب کی جس نے تم کو اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا۔ عبادت کرو۔ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گویا اس آیت میں عبادت کی اصل غرض تقویٰ کا حصول قرار دیا ہے۔ عبادت کے ارکان میں سے ایک رکن روزہ ہے۔ چنانچہ روزوں کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ (بقرہ) یعنی تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں۔ جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ اور ان روزوں کے فرض کرنے کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ تم متقی بنو۔ اسی طرح احکام اسلامی کا ایک ضروری رکن حج ہے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (حج)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نشانات کی تعظیم کرتا ہے۔ تو یقیناً یہ دلوں کا تقویٰ ہے۔ ان تمام آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلامی عبادات میں تمام ارکان نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج سب کی غرض انسانی دلوں میں تقویٰ کی روح پیدا کرنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحفِ مقدسہ اور توریت وانجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا" اسی طرح ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں یہ تمام قوتیں نفسِ امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔ اگر اصلاح نہ پائیں گی۔ تو انسان کو غلام کر لیں گی۔"

اسلام میں برتری کا معیار تقویٰ ہے

اسلام کے نزدیک وہی برتر ہے۔ جو متقی ہے تمام نسلی، خاندانی، مالی اور حسب ونسب کے امتیازات کو مٹا کر اسلام نے ایک ہی امتیاز قائم کیا ہے۔ جس کا نام تقوےٰ ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (حجرات) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے معزز وہی ہے۔ جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ والا ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت کے ساتھ فرما دیا ہے۔ کہ خواہ کوئی شخص کتنا ہی مالدار ہو حسب ونسب کے لحاظ سے کتنا ہی اونچا ہو۔ اگر متقی نہیں، تو قابلِ عزت نہیں اور اگر اس کے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں۔ کھانے کو میسر نہیں۔ نسلی برتری حاصل نہیں۔ لیکن متقی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص نہایت معزز ہے۔ احکامات کی تفصیلات میں جاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔ (بقرہ) کہ سفر میں زادِ راہ لیکر چلو اور سب سے اچھا زادِ راہ تقوےٰ ہے۔ یعنی سفر کو جاتے ہوئے کچھ سامان ضرور ساتھ رکھنا چاہیئے لیکن تقوےٰ سے بڑھکر کوئی چیز نہیں۔ اگر تم متقی ہو۔ تو پھر تمہیں کسی بات کا ڈر نہیں۔ یہ زادِ راہ تمہارے لئے تمام ساز وسامان سے بڑھکر ثابت ہوگی۔ اس طرح تقویٰ کی فضیلت اس آیت سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ (اعراف) کہ سب سے اچھا لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ اچھے لباس کی خواہش ہر انسان کے دل میں موجود ہوتی ہے۔ اسی لئے مشہور ہے کہ "کھائیے من بھاتا اور پہنئے جگ بھاتا" یعنی وہ لباس پہنے جو دنیا پسند کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تمہارے پاس تقویٰ کا لباس موجود ہے تو پھر خواہ تمہارے پاس ظاہری کپڑے پھٹے ہوئے اور چیتھڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ ہماری نظر میں وہ دوسرے لوگوں کے ریشم اور کمخواب کے لباسوں سے زیادہ قیمتی ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید کی اس آیت لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم سے تقویٰ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی خواہ تم کتنی ہی قربانیاں دیدو۔ اگر تمہاری نیت نیک نہیں تو اس کا ثواب تمہیں نہیں ملیگا۔ اصل چیز نیت ہے۔ اس نیت کے پیچھے اگر تقوےٰ ہے تو اس کے مطابق ثواب بھی ملیگا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الکرم التقویٰ یعنی بزرگی تقوےٰ کا نام ہے۔ جو زیادہ متقی ہے۔ وہی زیادہ بزرگ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب ایام الصلح صفحہ ۱۰۵ پر لکھتے ہیں"۔ قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے۔ کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کیلئے حصن حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے، جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں"

تقوےٰ کے اجزاء

قرآن مجید کی رو سے تقوےٰ کے مندرجہ ذیل اجزاء معلوم ہوتے ہیں۔ عدل، صبر، کسی کا قصور ہو جائے تو معاف کر دینا وغیرہ وغیرہ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (مائدہ) انصاف کرو یہ تقوےٰ کے بہت قریب ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ عدل کو تقویٰ کا ایک حصہ قرار دیتا ہے۔ پھر متقیوں کی علامات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ یعنی تنگی، تکلیف اور جنگ کے وقت میں صبر کرنا تقویٰ کی ایک کڑی ہے۔ اسی طرح متقیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ کہ کسی سے قصور ہو جائے۔ تو اس کو معاف کر دینا بھی تقوےٰ میں سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں، عجب، خود پسندی۔ مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقوےٰ ہے جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے۔ اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے۔ بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کے قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا۔ اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھکر ہوگی۔ جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے، خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے۔ کہ موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے

"لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش"

(الملفوظات صفحہ ۷۷)

تقوےٰ کی برکات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقوٰی کی اہمیت اور عظمت معلوم ہو جانے کے بعد دیکھنا یہ ہے، کہ متقیوں کو قرآن مجید کی رُو سے کیا کیا انعامات ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے انعامات میں سے ایک انعام یہ رکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر دیتا ہے۔ اور اس کے کاموں کا خود متکفل بن جاتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی اللہ تعالیٰ متقی کو ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ اس کی ضرورتیں خود پوری کرتا ہے۔ اور اس کیلئے روزی کے ایسے سامان بہم پہنچاتا ہے۔ جو اس کے وہم و گمان سے بالا ہوتے ہیں۔

دوسرا انعام جو حقیقت میں سب سے بڑا انعام ہے وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ کہ اللہ تعالیٰ صرف متقیوں کو دوست بناتا ہے۔ پس کتنا بڑا انعام ہے جو ایک متقی کو ملتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی دوستی اور اس کا قرب۔ کسی شخص کو اپنے کسی افسر کا ذرا سا بھی قرب میسر آجائے تو وہ کتنا فخر کرتا پھرتا ہے اور دوستوں کو بتاتا پھرتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا ہی خوش قسمت سمجھنے لگتا ہے لیکن وہ شخص کتنا خوش قسمت ہوگا جسے خدا تعالیٰ کی دوستی اور اس کا قرب میسر آجائے۔ ایک اور آیت بھی اسی مضمون پر دلالت کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔ یعنی اہل تقویٰ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوتے ہیں۔

تیسرا انعام جو قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ متقیوں کو اسی دنیا میں بشارتیں ملتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "متقی کے لئے ایک اور بھی وعدہ ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنی جو متقی ہوتے ہیں۔ ان کو اس دنیا میں بشارتیں سچے خوابوں کے ذریعہ ملتی ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ صاحب مکاشفات ہو جاتے ہیں۔ مکالمۃ اللہ کا شرف حاصل کرتے ہیں۔"

(ملفوظات صد ۱۴)

چوتھا انعام یہ ہے۔ کہ متقی تمام اُخروی نعمتوں کے مستحق ہوں گے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات سے ظاہر ہوتا ہے۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ (طور) یقیناً متقی باغوں میں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ (ذاریات) یقیناً متقی باغوں میں اور چشموں میں ہوں گے۔ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا (النبا) بے شک متقیوں کے لئے کامیابیاں ہیں

پانچواں انعام جو متقیوں کو ملتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعائیں سنتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اور لوگوں کی دعائیں نہیں سنتا۔ بلکہ یہ کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جو متقی ہوگا۔ اس کی دعائیں ضرور سنی جائیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ہماری جماعت کے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ .... ان کو چاہیئے۔ کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جسکو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں۔ لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے یہ گویا اس کا وعدہ ہے۔ اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ" (ملفوظات صـ۱۰۳)

یہ چند موٹے موٹے انعامات ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ورنہ قرآن مجید سے اور انعامات کا پتہ بھی چلتا ہے جو متقیوں کو ملتے ہیں سب سے بڑا انعام تو یہی ہے کہ انسان کا ہر لحاظ سے انجام اچھا ہو۔ دنیوی لحاظ سے بھی اور دینی لحاظ سے بھی، متقیوں کے متعلق قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے۔ کہ گو ان کو وقتی طور پر تکالیف کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ ابتلاء بھی آتے ہیں لیکن انجام کار ہر دو جہان میں کامیابی اور فلاح ان کی قسمت میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ (اعراف) یا وَالْاٰخِرَۃُ عِنْدَ رَبِّکَ لِلْمُتَّقِیْنَ (زخرف) اور وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی (طٰہٰ) وغیرہ وغیرہ

متقیوں کی علامات

اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن مجید سے ہمیں متقیوں کی علامات کیا کیا ملتی ہیں جن سے ہم اہلِ تقویٰ کو غیر اہلِ تقویٰ سے ممتاز کر سکیں۔ سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے۔ فرماتا ہے:۔

وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ

(ترجمہ) لیکن (کامل) نیکی اسی کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر۔ یوم آخرت پر، فرشتوں پر اور انبیاء پر ایمان لائے اور مال کو باوجود اس کی محبت کے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں اور گردنوں کے چھڑانے میں دے۔ نماز باجماعت پڑھے۔ زکوٰۃ دے اور جب وہ عہد کریں۔ تو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ اور تنگی اور تکلیف اور جنگ کے وقت میں صبر کرنے والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا۔ (اپنا اقرار بیعت) اور یہی لوگ متقی ہیں۔

ان آیات کو پڑھ کر متقیوں کا ایک ایک خط و خال نمایاں نظر آجاتا ہے۔

گویا یہ معیار ہے متقیوں کو پرکھنے کا۔ جو اس معیار پر پورا اُترتا ہے۔ وہ متقی ہے اور جو نہیں اُترتا۔ وہ تقویٰ کے بلند مقام تک ابھی نہیں پہنچا۔ اس تفصیلی نقشہ کے علاوہ جو ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے متقیوں کا کھینچا ہے اور آیات بھی ہیں جن سے متقیوں کی مزید صفات بھی معلوم ہوتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثلاً سورۃ زمر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ اور وہ جو سچ لایا۔ اور جس نے اس کی تصدیق کی یہ لوگ ہی متقی ہیں یعنی متقی وہ ہے۔ جو اپنی زندگی کے ہر شعبہ اور ہر پہلو میں سچائی کا اظہار کرے۔ اگر اسے کسی کام میں ظاہری طور پر نقصان بھی ہوتا ہو۔ تب بھی راہِ راست سے بال برابر نہ ہٹے سورۃ آل عمران رکوع ۱۴ میں بھی اللہ تعالیٰ متقیوں کی بعض صفات بیان فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (ترجمہ) وہ جو فراخی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں اور جو غصہ کو پی جانے والے ہیں۔ اور لوگوں سے درگزر کر جانے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

گویا اللہ تعالیٰ مندرجہ ذیل علامات متقیوں کی قرار دیتا ہے۔ متقی وہ ہے:۔

(۱) جو اسلام کے تمام ارکان پر ایمان لائے۔

(۲) اپنے مال کو باوجود مال سے محبت رکھنے کے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے رشتہ داروں، یتیموں، مساکین، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے میں خرچ کرے۔

(۳) نماز باجماعت پڑھے۔

(۴) اگر زکوٰۃ فرض ہو۔ تو ادا کرے۔

(۵) اگر کسی سے وعدہ کرے تو ہر قیمت پر وعدہ کو پورا کرے۔

(۶) تنگی، تکلیف اور جنگ کے وقت میں صبر دکھائے،

(۷) قولاً اور فعلاً راستباز ہو۔

(۸) فراخی اور تنگی ہر دو حالتوں میں صدقہ و خیرات کرے

(۹) اپنے غصہ کو ضبط کرے۔

(۱۰) اگر کسی سے اس کا کوئی قصور ہو جائے تو درگزر کرے

(تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ)

حصولِ تقویٰ کے ذرائع

متقیوں کی صفات جان لینے کے بعد اب یہ سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کہ تقویٰ کے حصول کے کیا کیا ذرائع ہیں انسان کس طرح متقی بن سکتا ہے۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک تقریر میں دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔ "اہلِ زہد اور تقویٰ وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے .... بہرحال حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس زمانہ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے۔ جبکہ قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے۔ سو اس کے لئے (اوّل) تدبیر تو یہی ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے۔ ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا ..... اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائے۔ اور اپنے ہر ایک فعل اور حرکت و سکون میں نگاہ رکھے۔ کہ وہ اس کے ذریعہ سے دوسروں کے لئے ایک ہدایت کا نمونہ قائم کرتا ہے یا کہ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض حقیقی تقویٰ اور طہارت حاصل کرنے کیواسطے اول یہ ضروری شرط ہے۔ کہ جہاں تک بس چل سکے تدابیر بدیوں سے بچنے اور نیکی و تقویٰ و طہارت حاصل کرنے کے لئے برابر کرتے رہو۔

دوسرا طریق پاکیزگی کے حاصل کرنیکا جو خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے جو دراصل سب سے مقدم ہے وہ دعا ہے۔ اس لئے جس قدر ہو سکے دعا کرو۔ یہ طریق اعلیٰ درجہ کا مفید اور مجرب ہے۔ کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہارے لئے قبول کرونگا مگر یہ یاد رکھو۔ کہ یہ دعا صرف زبانی بک بک کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہ چیز ہے۔ کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے۔ اور دعا کرنے والے کی رُوح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کا اعتراف کر کے اس قوی اور مقتدر خدا سے بچنے کی طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتا ہے۔

تیسرا طریق جو قرآن مجید سے ثابت ہے صحبت و معیت صادقین ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین یعنی اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ جب حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ صادقین کے ساتھ معیت اختیار کرو۔ کہ ان کی صحبت میں ایک خاص اثر ہوتا ہے (تقریر ص۵)

غرض یہ تین ذرائع ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حصول تقویٰ کے بیان فرمائے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ایک انسان باخدا اور متقی انسان بن سکتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت جماعت کو

"اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقوےٰ کی بابت نصیحت کیجائے۔ کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقوےٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں! اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں۔ جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُو بہ دنیا تھے۔ اُن تمام آفات سے نجات پاویں (ملفوظات ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء)

"یاد رکھو۔ کہ تمہاری فتح تقوےٰ سے ہے ورنہ عرب تو بڑے لیکچرار، خطیب اور شاعر ہی تھے۔ انہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتے ان کی امداد کے لئے نازل کئے۔ . . . . . . اس لئے اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ (ملفوظات ۱۹ جنوری ۱۸۹۷ء)

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ کی پاریک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاہم بھی خدا تعالیٰ کے مقرب اور محبوب بندے بن سکیں۔ آمین اللھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا تم جانتی ہو حضرت نوحؑ علیہ السلام کی کشتی کہاں جا کر ٹھہری تھی؟

(محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ)

قفقازہ وہ ملک ہے۔ جہاں آریہ پہلے پہل آباد ہوئے تھے اور جہاں سے وہ نقل مکانی کر کے یورپ اور ایشیا کے مختلف حصوں میں پھیل گئے یہی وہ ملک ہے۔ جہاں سے جیسین کو سونے کی کھال دستیاب ہوئی۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ بحیرہ اسود کے قریب ایک ملک میں سونے کی کانیں ہیں۔ اس لئے بہت ممکن ہے۔ کہ ندی نالوں کے آس پاس چرنے پھرنے والی بھیڑوں کی کھال کا رنگ بھی سنہری ہو گیا ہو۔ پھر قفقاز ہی وہ ملک ہے جس کے ایک پہاڑ کے متعلق مشہور ہے کہ اس کی چوٹی پر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جا کر ٹھہری تھی۔ چنانچہ آرمینیا کے پہاڑی باشندوں کا اب تک خیال ہے کہ کوہ ارارات کی چوٹی پر کشتی نوح بدستور موجود ہے۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے باعث عبرت ہو۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ اب یہ کشتی پتھر کی صورت میں تبدیل ہو چکی ہے۔ بائبل میں اس پہاڑ کو جہاں نوح علیہ السلام کی کشتی ٹھہری تھی آرمینیا میں بتایا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اس پہاڑ کا نام جودی آیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وقضی الامر واستوت علی الجودی یعنی جب یہ معاملہ طوفان نوح کا ختم ہو گیا۔ تو کشتی جودی پر جا کر ٹھہر گئی۔ مفسرین نے جودی کو ارمینیا کا پہاڑ قرار دیا ہے۔ بائیبل اسے ارارات پہاڑ کی چوٹی کہتی ہے چنانچہ پیدائش باب ۸ میں آیا ہے۔ کہ "طوفان کے بعد کشتی ارارات پہاڑ کی چوٹی پر ٹھہر گئی۔" ارمینیا چونکہ قفقاز میں ہے اس لئے عجیب نہیں کہ پہاڑی باشندوں کا خیال درست ہو۔ یہ خیال رہے کہ حضرت نوحؑ کی قوم موجودہ عراق کی ایک وادی میں آباد تھی۔ اور تاریخی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ طوفان نوح عراق اور آرمینیا کے درمیان ہی آیا تھا۔ عراق میں اب بھی عین الصفرہ کے نام سے ایک گاؤں موجود ہے۔ جس پر یزیدیوں کا قبضہ ہے یہاں کے متعلق مشہور ہے۔ کہ کشتی نوحؑ کا سفر کا آغاز اسی مقام سے ہوا تھا۔ الصفرہ میں اس واقعہ کی یاد میں ایک معبد بھی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(نوٹ) منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو سیکرٹری وصایا کو اطلاع دے دے۔

نمبر ۱۱۲۱۰ میں فضل احمد ولد چوہدری عبدالکریم صاحب عمر ۱۸ سال ساکن قادیان حال مددگار کارکن دفتر وکیل التجارت بعقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۸ اگست ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد -/36 روپیہ ہے۔ میں تازیست آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ بقلم خود فضل احمد مددگار کارکن وکیل التجارت تحریک جدید

گواہ شد:۔ خاکسار عبدالحمید آصف دفتر بہشتی مقبرہ

〃 :۔ حسن محمد خان عارف وکیل التجارت

نمبر ۱۰۹۵۵ میں صالحہ زوجہ مختار احمد صاحب ایاز عمر قریباً ۲۵ سال ساکن میانی ضلع سرگودھا حال افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹ جولائی ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ تین ہزار شلنگ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں کوشش کروں گی۔ کہ اپنی زندگی میں ہی یہ رقم (پانچصد شلنگ) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ مذکور کر دوں۔ مجھے مبلغ بارہ شلنگ ماہوار جیب خرچ کے طور پر باقاعدہ طور پر ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور ماہوار باقاعدہ حصہ وصیت ۱/۲ شلنگ تادم زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اس وقت میری اور کوئی آمدنی یا جائداد نہیں۔ ہاں اگر کوئی جائداد میں پیدا کروں۔ تو اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز آمدنی یعنی جیب خرچ میں اگر اضافہ ہو۔ تو اس کے مطابق چندہ وصیت میں بھی اضافہ کر دوں گی۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد یا مال متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامتہ:۔ صالحہ بتاریخ ۹ ماہ وفا ۱۳۲۷ھش

گواہ شد:۔ مختار احمد ایاز (خاوند موصیہ)

〃 :۔ محمد الدین چیف سب انسپکٹر پولیس

〃 :۔ رضیہ بیگم زوجہ مرزا یعقوب بیگ صاحب

نمبر ۱۱۶۵۰ میں محمد ابراہیم ولد بڈھا صاحب عمر ۵۲ سال ساکن حال چک نمبر ۵۵ ڈاک خانہ گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۳ نومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ بوعہ ڈلہ میں اراضی تعدادی 15 گھماؤں موضع سیراں میں مرہونہ اراضی 5 گھماؤں بعوض مبلغ 1300/ روپیہ تھی۔ اور موضع قادیان میں ایک گھماؤں اراضی تھی۔ اگر اراضی مذکورہ بالا واپس ملی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گذارہ معمولی زمینداری پر ہے۔ سالانہ آمدنی مبلغ -/200 روپیہ ہو جاتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد:۔ محمد ابراہیم ولد بڈھا بقلم خود چک 300 لائل پور۔

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

:۔ عبدالستار پسر موصی چک 300 ضلع لائل پور۔

:۔ سید محمد امین شاہ بقلم خود دیہاتی مبلغ حلقہ کسووال۔

نمبر ۱۲۳۳۲۔ میں عبدالرحیم ولد سلطان محمد صاحب عمر ۴۲ سال ساکن جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ جون ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے۔

میرا ایک مکان پختہ رہائشی جو ۲ مرلہ میں واقع نیا محلہ نزد مسجد احمدیہ کوچہ برکت علی میں ہے۔ جسکی قیمت -/۲۰۰۰ دو ہزار روپیہ ہے۔ نیز قادیان میں دس مرلہ زمین سعیدہ محلہ دارالبرکات میں ہے۔ جو کہ میں نے دو سو -/۲۰۰ روپیہ سے خرید کی تھی۔ کل جائداد کی قیمت -/۲۲۰۰ روپیہ ہے اسکی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر سکوں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ تجارت پر ہے۔ جو کہ اس وقت 80/- روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ فقط

العبد:۔ عبدالرحیم بقلم خود گواہ شد عبدالکریم برادر اکبر موصی

گواہ شد:۔ عبدالرحیم بقلم خود سیکرٹری مال جہلم

نمبر ۱۲۳۸۳۔ میں فضل دین ولد بیوہ عمر ۵۰ سال ساکن چک ۱۱۲ گ ب۔ ڈاکخانہ چک ۱۰۶ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ دسمبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مبلغ -/۸۰۰ آٹھ صد روپیہ نقد سرمایہ دکان پر لگایا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ اس روپیہ کی تجارت سے جو روپیہ آتا ہے۔ وہ غیر معین ہے۔ اندازاً -/۲۰ روپے ماہوار ہے۔ جسکا ۱/۱۰ حصہ -/۲ روپیہ ماہوار ۲۴ روپیہ سالانہ ہوگا۔ وہ سب صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد:۔ فضل دین چک ۱۱۲ گ۔ب۔ ضلع لائلپور۔

گواہ شد:۔ نذیر احمد بقلم خود

:۔ محمد حیات بقلم خود

نمبر ۱۲۴۱۳۔ میں مبارکہ بیگم بنت محبوب علی صاحب قوم شیخ عمر ۱۶ سال سکنہ حیدرآباد حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت جیب خرچ ماہانہ -/15 روپے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

العبد:۔ مبارکہ بیگم ۔ گواہ شد ۔ لطیف احمد طاہر

گواہ شد:۔ امۃ الحمید اہلیہ محمد اسماعیل بقاپوری

محمد اسماعیل بقاپوری

نمبر ۱۲۵۳ ۔ میں شریفہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب نمبردار عمر ۲۵ سال ساکن چک ۹۰ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج ۱۵ جون سنہ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ مہر مبلغ -/۱۰۰ ایک سو روپیہ اور نقد مبلغ -/۲۰۰ دو صد روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ وصیت صدر انجمن احمدیہ کو ادا کر دونگی ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی ۔ اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ علاوہ ازیں مبلغ ایک روپیہ ماہوار چندہ ادا کرتی رہوں گی ۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ مبلغ -/۵/۸ روپے قسط اول و اعلان دے دیا ہے ۔

العبد:۔ شریفہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب نمبردار

گواہ شد:۔ عطاء اللہ دیہاتی مبلغ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا

" زبیدہ بیگم بقلم خود "

نمبر ۱۲۶۹ ۔ میں محمد امین ولد غلام کبیر خان صاحب سکنہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ نومبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میں منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کا مالک نہیں ۔ سوائے میری تنخواہ کے جو کہ مبلغ -/۱۲۱ روپیہ ماہوار ہے ۔ میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد میں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں ۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں ۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو گی ۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی انجمن مذکور مالک ہوگی ۔

گواہ شد:۔ حاکم علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ

" :۔ محمد عبداللہ سیکرٹری امور عامہ

العبد:۔ محمد امین بقلم خود ۔

نمبر ۱۲۶۵ ۔ میں عبدالرحمن خان پاکستان کلائیو سٹور جمیس آباد سندھ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون سنہ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت تنخواہ -/۱۰۰ ایک سو روپیہ ماہوار ہے ۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت ریاست پٹیالہ میں ہے ۔ جو میرے قبضہ میں نہیں ہے ۔ جب بھی میرے قبضہ میں آجائیگی ۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ تین دکان پختہ ایک مکان پختہ اور ایک خام واقع سرہند جی میں اور ایک مکان شہر ریاست پٹیالہ میں قیمت گیارہ ہزار -/۱۱۰۰ کا اندازہ ہے ۔ میں نے چھ مرلہ زمین قادیان میں بھی خرید کی ہوئی تھی ۔ یہ بھی میرے قبضہ میں نہیں ہے ۔ اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ جب یہ میرے قبضہ میں آجائیگی ۔ اسکی مالیت -/300 روپیہ ہے ۔ اگر اس آمدنی سے کوئی اور جائیداد خریدوں تو اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا ۔ اور یہی وصیت میرے ترکہ پر حاوی ہوگی ۔

العبد:۔ عبدالرحمان خان بقلم خود ۔

گواہ شد:۔ محمد عثمان خان پریذیڈنٹ جماعت جمیس آباد

محمد خان بقلم خود

نمبر ۱۲۶۷ ۔ میں محمد خان ولد ماسٹر مامون خان صاحب ساکن جمیس آباد ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون سنہ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میں بحیثیت ملازم پاکستان کلائیو سٹور میں کام کرتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے ماہوار -/50 روپیہ تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس آمدنی سے میں کوئی جائیداد حاصل کر دوں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری زمین ۱/۲ 6 مرلہ قادیان واقع ہے جب قبضہ میں آئیگی۔ اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہو گا۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہو گی۔

العبد:۔ محمد خاں بقلم خود

گواہ شد:۔ عبد الرحمن خاں

:۔ محمد عثمان پریذیڈنٹ جماعت جمیس آباد

نمبر ۱۲۷۲۹ — میں رحمت بی بی بیوہ محمد یوسف صاحب راجپوت ساکن اوپانہ کلاں ڈاک خانہ پکا سدھار تحصیل پاکپتن ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ر جنوری سنہ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اپنے ترکہ کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ میری اس وقت کل جائیداد صرف مبلغ ایک صد روپیہ نقد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم مبلغ ۱۰ روپے میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ اس کے علاوہ بھی جو میں جائیداد پیدا کروں یا میری موت کے بعد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رہنے کی توفیق دے۔

العبد:۔ رحمت بی بی بیوہ محمد یوسف صاحب اوپانہ کلاں۔

گواہ شد:۔ حشمت علی پٹواری موضع اوپانہ

:۔ خیر الدین احمدی اوپانہ کلاں ڈاک خانہ پکا سدھار ضلع منٹگمری۔

نمبر ۱۱۳۳۴ — میں سید بشیر احمد ولد سید محمد حسین صاحب عمر ۳۴ سال نوشہرہ چھاؤنی پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ر ستمبر سنہ ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/450 روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ کیپٹن سید بشیر احمد معرفت آر۔ پی۔ اے۔ کے۔ نوشہرہ چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ مرزا اللہ دتہ احمدی سیکرٹری مال نوشہرہ چھاؤنی

:۔ خادم حسین بقلم خود بی۔ اے بی سنٹر نوشہرہ چھاؤنی

نمبر ۱۲۵۸۵ — میں سید معصوم احمد ولد سید محمد جعفر مرحوم عمر ۲۰ سال ساکن احمدیہ کالونی ضلع منگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵ر جولائی سنہ ۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد جو کہ مبلغ -/42 روپے + مبلغ -/12/8 روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو جائے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر وصیت حاوی ہو گی۔ فقط

العبد:۔ سید معصوم احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ ریاض احمد خاں بقلم خود

:۔ جمعدار محمد افضل خان موسی ہیڈ کلرک 5 6 انفنٹری بریگیڈ کشن پ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۴۰۸۔ میں کرم بی بی زوجہ عبدالحق صاحب نور عمر ۵۰ سال ساکن کرنڈی ڈاک خانہ پیچا چا گھر ریاست خیرپور سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳؍ جولائی ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد ا نام طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۰۰/- روپیہ۔ بالیاں طلائی وزنی ۱½ تولہ قیمت ۱۵۰/- روپے کوکا طلائی ۱۳/- روپے۔ چوڑی چاندی ۱۰/- روپے مہر ۱۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔ اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ بعد میں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ:۔ کرم بی بی

گواہ شد:۔ عبدالحق نور خاوند موصیہ مذکور

:۔ عزیز الدین بقلم خود

نمبر ۱۱۸۱۲۔ میں سراج دین ولد سعد اد صاحب عمر ۶۵ سال ساکن سید والا ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸؍ اکتوبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ایک مکان مشترکہ پانچ مرلے کا جسکی قیمت تخمیناً مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اور ایک عدد بھینس جس کی قیمت ایک صد روپیہ ہے۔ اور میرا گذارہ دوکانداری پر ہے۔ جس کی آمدنی تخمیناً ۳۰/- تیس روپیہ ہے کا ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور میرے مرنے کے بعد جائیداد مذکورہ بالا کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا کوئی حصہ ادا کر دوں تو اصل رقم میں سے منہا کر لی جاوے گی۔

العبد:۔ میاں سراج دین قصاب کھوکھر نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ احمد الدین زرگر سیکرٹری وصایا بقلم خود

گواہ شد:۔ حکیم احمد الدین سید والا

نمبر ۱۲۳۴۳۔ میں خوشی محمد ولد محمد دین صاحب کمبو کھر عمر ۵۰ سال سکنہ شادیوال ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰؍ جولائی ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد دو عدد مکان ایک محلہ دارالعلوم قادیان میں قیمتی ۱۲۰۰۰/- روپیہ کا ایک دارالرحمت میں قیمتی ۸۰۰۰/- روپیہ کا ہے۔ جب وہ ملیں گے۔ اگر میں زندہ رہا تو ان کی کل قیمت ۲۰۰۰۰/- بیس ہزار روپے کا ⅒ حصہ یا اس وقت جو اس کی قیمت پڑے گی کا ⅒ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دونگا۔ اور اگر میں فوت ہو جاؤں تو انجمن کو حق ہوگا۔ کہ ان مکانوں کی قیمت کا ⅒ حصہ میرے ورثاء سے وصول کرلیں۔ اور میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری اس وقت ماہوار آمد ۲۵/- روپے ہے۔ اس کا ⅒ حصہ مبلغ ۲/۸/- روپے ماہوار دیتا رہونگا۔ اگر میری آمد میں اضافہ یا کمی ہوگی۔ تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دی جایا کریگی۔

العبد:۔ خوشی محمد باورچی بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

گواہ شد:۔ فقیر احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن بی۔ اے بی ٹی۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ٹی۔ آئی ہائی سکول چنیوٹ

نمبر ۱۲۳۴۲۔ میں نواب الدین ولد نور ماہی قوم راجپوت عمر ۴۲ سال ساکن چک ۵۵ ڈاک خانہ جڑانوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶؍ جون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۳۲/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کر دی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: نواب الدین بقلم خود بی اے بی سی سنٹر نوشہرہ

گواہ شد: عبدالحلیم بقلم خود حال " " " " "

گواہ شد: کپتان خادم حسین بقلم خود " " " "

نمبر ۱۲۳۱۹ - میں بشیر احمد ولد میاں محمد صغیر صاحب عمر ۲۲ سال ساکن ٹانڈہ(?) ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ جون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد -/۸۷ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط

المرقوم ۲۱ جون ۱۹۴۹ء

العبد: بشیر احمد بقلم خود بی۔ اے بی سی سنٹر نوشہرہ

گواہ شد: عبدالحلیم " " " " "

گواہ شد: کپتان خادم حسین بقلم خود " " " " "

نمبر ۱۲۵۱۶ - میں ابوالقاسم خان ولد احمد علی خان صاحب مرحوم عمر ۵۴ سال سکنہ بانکوڑا(?) صوبہ مغربی بنگال حال الشوافرلقین کمپنی(?) بلاسس سٹریٹ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ر جولائی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد اس وقت نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ مبلغ ایک سو بیس روپیہ -/۱۲۰ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میں انشاء اللہ ہر ماہ اس وصیت کے مطابق اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر میری ماہوار آمد میں کوئی ترقی آئندہ ہوئی۔ تو اسکی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو دونگا۔ اور حصہ آمد بھی اسی حساب سے ادا کرونگا۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد: ابوالقاسم خان بنگالی

گواہ شد: خواجہ عبدالکریم واقف زندگی۔

گواہ شد: عبدالقادر واقف زندگی کراچی

نمبر ۱۲۳۹۰ - میں محمد یونس ولد فضل دین صاحب عمر ۲۸ سال ساکن میانوالی خانا نوالی(?) ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ مئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ مزدوری پر ہے جس کی آمد سالانہ اندازاً -/۹۰ روپیہ ہے صحیح آمد غیر معین ہے۔ اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد: محمد یونس ولد فضل دین صاحب

گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد: ماسٹر محمد شریف احمدی

نمبر ۱۲۷۰۸ - میں حسین بی بی بیوہ چوہدری امین بخش صاحب عمر ۷۰ سال ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ جنوری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں صرف میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاس زیور قیمتی -/۹۲۰ روپے وزنی ۱۱½ تولہ طلائی ہے جس کے ۱/۸ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ انشاء اللہ عجلہ اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ اگر کوئی آمد مجھے اس کے علاوہ بھی ہو جائے گی۔ تو اس کا بھی ۱/۸ حصہ مبلغ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد: حسین بی بی بیوہ چوہدری امین بخش صاحب چک ۸۷ شمالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: بقلم خود نبی احمد پریذیڈنٹ چک ۸۷ شمالی

گواہ شد: الیاس الدین انسپکٹر

نمبر ۱۲۷۰۶ میں اقبال بیگم زوجہ عبدالکریم صاحب عمر ۳۶ سال ساکن بمبانوالہ ڈاکخانہ و تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ فروری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا مبلغ سات سو روپیہ -/۷۰۰ حق مہر ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی رقم اپنی وفات سے قبل جمع کرادوں۔ تو میرے ۱/۸ حصہ وصیت میں سے مجرا ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی حقدار ہو گی۔

العبد: اقبال بیگم بقلم خود　　گواہ شد: سید محمد عبداللہ خان

گواہ شد: عبدالکریم بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۱۲۷۱۲ میں بشیر احمد واقف زندگی ولد حسین بخش صاحب عمر ۲۳ سال ساکن ربوہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں واقف زندگی ہوں کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں رکھتا۔ میرا ماہوار الاؤنس مبلغ -/۳۰ روپیہ ہے۔ جو تحریک جدید کی طرف سے ملتا ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ جو جائیداد پیدا کروں اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے متروکہ پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہو گا۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔

العبد: بشیر احمد واقف زندگی (ثانی) ربوہ

گواہ شد: محمد عالم ربوہ حوالدار

گواہ شد: عبدالماجد کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۲۷۲۰ میں فاطمہ بی بی بنت امام دین صاحب درزی ساکن تتہ گڑھی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ عمر ۲۵ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ توڑے نقرئی ۲ عدد اور چوڑیاں چوبیس ۲۴ عدد قیمتی -/۶۸ روپے اور حق مہر -/۳۲ روپے جو خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ کل جائیداد قیمتی -/۱۰۰ روپے کی ہے۔

اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ نیز اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی آٹھویں ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

العبد: نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی

گواہ شد: احمد دین بقلم خود

گواہ شد: نشان انگوٹھا ظہور الدین احمدی

نمبر ۱۲۷۲۱ میں مہر النساء بیوہ عبدالخالق صاحب مرحوم ناگیوری سیمنٹ بلڈنگ لاہور عمر ۶۰ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ چوڑیاں طلائی زرد مد پچاس روپیہ) -/۲۵۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر اس جائیداد کی قیمت کے طور پر میں کوئی رقم ادا کردوں تو میرے حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے۔ فقط۔

العبد:۔ مہر النساء بیوہ عبد الغنی صاحب مرحوم ناگپوری حال لاہور

گواہ شد:۔ عزیزہ رضیہ بیگم

گواہ شد:۔ امۃ الباری بنت ڈاکٹر احسان علی

گواہ شد:۔ اہلیہ ڈاکٹر فیض علی صاحب

گواہ شد:۔ امۃ الحفیظ اہلیہ خلیفہ صلاح الدین

نمبر ۱۲۷۳۲ ۔ میں عبد المالک ولد فیض احمد صاحب کھوکھر ساکن جنوں کے ڈاک خانہ پاہڑیانوالہ ضلع گجرات عمر ۱۳ سال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت ماہوار آمد بسلسلہ ملازمت فوجی مبلغ -/۵۲ روپیہ ہے۔ اور اسی آمد پر میرا گذارہ ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں میں انشاء اللہ تعالیٰ تا حین حیات اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صیغہ کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی ربوہ کو دیتا رہوں گا اس کے علاوہ میری منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ غیر منقولہ جائیداد ایک عدد مکان خام موضع جنوں کے مذکور میں ہے جس کی بوجہ بہت سے شرکاء کے کوئی بھی قیمت نہیں ہے۔ اس لئے میری یہ وصیت اس پر حاوی نہیں ہے۔ ہاں میری یہ وصیت میری اس ترکہ پر حاوی ہوگی۔ جو میری وفات

کے وقت ثابت ہو۔ البتہ اگر میں اپنی جائیداد پیدا کر کے کسی حصہ کی وصیت ادا کر کے رسید خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر لوں۔ تو وہ حصہ جائیداد متروکہ میں سے منہا سمجھا جائے گا۔

العبد:۔ عبد المالک نائیک بی۔ اے او۔ سی سنٹر ملیر چھاؤنی

گواہ شد:۔ محمد نصیب عارف مولوی سیکرٹری مال ملیر چھاؤنی

گواہ شد:۔ محمد احمد مولوی فاضل حوالدار کلرک جی اے او سی سنٹر

نمبر ۱۲۷۳۱ ۔ میں معراج سلطانہ زوجہ حکیم بدر الدین صاحب چک $\frac{66}{4\text{-}8}$ ڈاک خانہ چک $\frac{89}{6\text{-}R}$ ضلع منٹگمری عمر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری مندرجہ ذیل جائیداد ہے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ جب ان کی طرف سے وصول ہوگا۔ ادا کر دوں گی۔ کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ قیمتی -/۸۰ روپیہ۔ وظیفہ ماہوار -/۱۵ روپیہ جو انجمن کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اپنی جائیداد مالیت -/۵۸۰ روپیہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور ماہوار وظیفہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو با قاعدہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ اور میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ معراج سلطانہ بقلم خود

گواہ شد:۔ حکیم محمد صادق طبیہ جدید ماموں زاد بھائی موصیہ

گواہ شد:۔ محمد یاسین چچا حقیقی خاوند موصیہ

نمبر ۱۲۷۳۳ ۔ میں امۃ اللطیف بیگم بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ قادیان حال لاہور عمر ۱۸ سال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ اور نہ کوئی زیور ہے۔ البتہ مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے -/۲۰ روپے ماہوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملتا ہے۔ جو میرا جیب خرچ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا میری آمدنی میں کوئی اضافہ ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ امۃ اللطیف بیگم موصیہ بقلم خود حال رتن باغ لاہور

گواہ شد۔ محمد احمد خان ولد نواب محمد علی خان صاحب

گواہ شد۔ مرزا البشیر احمد والد موصیہ

نمبر ۱۲۷۳ میں فضل محمد خان ولد فقیر شاہ ساکن باڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاڑکانہ سندھ عمر ۲۵ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ فروری ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والدین خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ اس لئے زمین اور مکان میں سے کچھ بھی میرے نام نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا ایک مشترکہ کاروبار ہے۔ جو ایک رائس مل کی صورت میں ہے نیز کچھ تجارت ہے۔ اسی پر میرا گذارہ ہے جس میں میری سالانہ آمد چار ہزار آٹھ سو روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ یا آئندہ مجھے حاصل ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد فضل محمد خان

گواہ شد:۔ غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ

گواہ شد۔ کریم بخش احمد مجاہد مبلغ سلسلہ احمدیہ

نمبر ۱۲۷۶ بیوہ محمودہ خاتون اہلیہ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مرحوم ساکن گوجرانوالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میرا ایک مکان جو مجھے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مرحوم سے مہر کے عوض ملا ہوا ہے۔ وہ قادیان میں ہے۔ قادیان واپسی پر انشاء اللہ تعالیٰ صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے ایک سہیلی کی طرف سے ماہوار -/۲۵ روپے ملتے ہیں ان کا ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ اور انجمن کی طرف سے مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ملتے ہیں۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی اور رقم کماؤں۔ مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ تو صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔

العبد:۔ محمودہ خاتون نیر

گواہ شد:۔ قاضی محمد عبداللہ

گواہ شد:۔ مفتی محمد صادق

نمبر ۱۲۷۴ میں محمد حنیف ولد غلام محمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی عمر ۲۲ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ فروری ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ -/۸۵ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور بعد ازاں پیدا کردہ جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ محمد حنیف بقلم خود

گواہ شد:۔ صوبیدار محمد حسین احمدی سیکرٹری وصایا ڈرگ روڈ کراچی

گواہ شد:۔ (کیپٹن شیخ) نواب الدین صاحب پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی

نمبر ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۷۴ - میں برکت بی بی زوجہ مہر دین ارائیں ساکن چک ۹۶ گ - ب ڈاکخانہ چک ۱۰۳ گ - ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ رمارچ ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس صرف اس وقت ۲۵/- روپے کی چاندی اور نقد مبلغ ۱۵/- روپے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور مبلغ ایک صد روپیہ میرا مہر ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد کی جائیداد پر بھی اسی وصیت کا اطلاق ہوگا۔

الامتہ: نشان انگوٹھا برکت بی بی زوجہ مہر دین

گواہ شد: بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب

گواہ شد: مہر دین ولد حینڈ تحصیل جڑانوالہ لائلپور

نمبر ۱۲۷۶ - میں سردار بیگم زوجہ چوہدری عبدالمجید صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ راگست ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات قیمتی اندازاً ۱۰۰/- روپے اور حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور اس کے بعد پیدا شدہ جائیداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی سمجھی جائیگی۔ اور ترکہ پر بھی اسی وصیت کا اطلاق ہوگا۔

الامتہ: نشان انگوٹھا سردار بیگم زوجہ محمد عبدالمجید

گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

گواہ شد: عبدالمجید ولد حسین بخش (خاوند موصیہ)

نمبر ۱۲۷۷ - میں مظہر خورشید بیگم زوجہ مرزا عبدالسمیع صاحب آف قادیان حال چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ راپریل ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد جو حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن صدر احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ حق مہر ۱۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند طلائی ہار ایک تولہ قیمتی ۱۰۰/- روپیہ انگوٹھی طلائی ۴ عدد قیمتی ۳۰۰/- روپیہ طلائی ٹکہ تولہ مالیتی ۱۰۰/- روپیہ بندر طلائی قیمتی ۴۰۰/- روپیہ چوڑیاں طلائی ۲۰۰/- روپیہ کل میزان جائیداد ۲۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد: مظہر خورشید بیگم بقلم خود

گواہ شد: مرزا عبدالسمیع خاوند موصیہ

گواہ شد: مرزا شیخ محمد خان

نمبر ۱۲۷۹ - میں علی احمد ولد شیر محمد صاحب سکنہ چک ۱۵۱ ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ راپریل ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ تفصیل جائیداد غیر منقولہ مع قیمت بحساب ریٹ موجودہ

(۱) ۲۰ ایکڑ زمین اراضی واقعہ چک ۱۵۱ قیمتی مبلغ ۴۰۰۰/- روپیہ

۲- ۱۶ " " " کوٹ احمد خان " " ۳۲۰۰/- "

۳- دس مرلہ ایک قطعہ اراضی برائے تعمیر مکان ربوہ قیمتی ۴۵۵/- "

بمقام ربوہ - میزان ۷۶۵۵/- روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفصیل منقولہ جائیداد۔ ایک بھینس قیمتی۔ -/۱۵۰ روپیہ

گائے قیمتی = -/۱۰۰ "

نقد = -/۱۰۰۰ روپیہ

میزان -/۱۲۵۰ روپیہ اور -/۷۵۷۵ روپیہ۔ کل میزان -/۸۸۲۵ روپیہ

میرا گذارہ صرف مذکورہ جائیداد کی آمد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اندازاً -/۳۰ روپیہ ماہوار بذریعہ تجارت ہوتی ہے۔ مذکورہ جائیداد اور ماہوار آمد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ انشاء اللہ العزیز اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خزانہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر مذکورہ جائیداد کی قیمت سے کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم وصیت کردہ جائیداد سے منہا کی جاویگی۔ میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء اس وصیت کے پابند ہوں گے۔

العبد: علی احمد ولد شیر محمد صاحب چک ۱۵/ا متعلقہ ڈگری سندھ

گواہ شد: حکیم سردار محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد: عبدالرحیم ولد رحیم بخش چک ۱۵/ا متعلقہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ

نمبر ۱۲۸۰۱ میں سلطان بی بی زوجہ منشی مہر دین صاحب سکنہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور عمر ۵۰ سال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری کوئی آمدنی نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی جائیداد میرے نام ہے۔ میں ایک روپیہ ماہوار کی وصیت کرتی ہوں۔ جب تک میں زندہ رہوں گی۔ میں یہ وصیت ادا کرتی رہوں گی۔ میں مذکورہ بالا رقم مبلغ ایک روپیہ ماہوار اپنے شوہر کی آمدنی سے ادا کرتی رہوں گی مجھے اپنے شوہر کی طرف سے دس روپے ماہوار بطور گذارہ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی جائیداد یا آمدنی بڑھی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ہوگی۔ اور مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتی رہوں گی۔

نشان انگوٹھا: سلطان بی بی

گواہ شد: محمد اشرف بقلم خود

گواہ شد: محمد اقبال حسین بقلم خود ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ

گواہ شد: مہر الدین خاوند موصیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

نمبر ۱۲۸۰۲ میں خورشید بیگم زوجہ منشی محمد الدین سکنہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور عمر ۲۰ سال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے نام کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں مبلغ ایک روپیہ اپنے شوہر کی آمدنی سے ادا کرتی رہوں گی۔ اور جب تک میں زندہ رہوں گی۔ وصیت کی رقم ماہوار ایک روپیہ ادا کرتی رہوں گی مجھے اپنے خاوند کی طرف سے دس روپے ماہوار ملتے ہیں جس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میرے زندہ رہنے تک کوئی جائیداد بن گئی۔ یا میری کوئی آمدنی کسی اور طریق سے بڑھ گئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (خورشید بیگم بقلم خود)

گواہ شد: محمد اشرف بقلم خود

گواہ شد: محمد اقبال حسین ہیڈ ماسٹر سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ

گواہ شد: محمد الدین مجاہد پٹواری مال ٹوبہ ٹیک سنگھ خاوند موصیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۸۰۴ میں سکینہ بی بی زوجہ چودھری منظور حسین صاحب عمر ۳۰ سال ساکن چیھور چک ۱۱/۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ مئی ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند اور اس کے علاوہ نقدی -/۱۱۰۰ روپیہ کل میزان بمعہ حق مہر مبلغ -/۱۶۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو ترکہ اس کے علاوہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ فقط۔

العبد: سکینہ بی بی زوجہ چودھری منظور حسین صاحب نشان انگوٹھا
کوآپریٹو بنک سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد: منظور حسین خاوند موصیہ مذکورہ

گواہ شد: خاکسار سید حسین شاہ انسپکٹر وصایا ولایت

گواہ شد: ڈاکٹر غلام قادر چھیور چک ۱۱/۱۷

نمبر ۱۰۱۸۸ میں سید تفضل حسین شاہ ولد سید عنایت حسین صاحب عمر ۷۹ سال ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب تاحال زندہ ہیں۔ ماہوار آمد -/۲۹۲ روپے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو انجمن ہذا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی۔

العبد: سید تفضل حسین شاہ۔

گواہ شد: محمد اقبال حسین ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی۔ ہائی سکول کرتارپور

گواہ شد: سردار حسین اوورسیئر قادیان

تصحیح

مصباح ماہ نومبر ۱۹۵۰ء میں رحمت بی بی زوجہ امام الدین چک نمبر ۳۲ کا وصیت نمبر ۱۰۵۹۶ شائع ہوا۔ ان کا اصل وصیت نمبر ۱۱۵۹۶ ہے۔ احباب متعلقہ تصحیح فرمائیں۔

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

<u>وصیت ۱۲۱۵۷</u> میں ملک عبدالوحید سلیم ولد ملک عبدالمجید صاحب ککے زئی عمر ۳۳ سال کوارٹر نمبر 9-ڈی گورنمنٹ برجی کوارٹرز لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ر اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد بذریعہ ملازمت مبلغ-/۱۶۷ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد ملک عبدالوحید سلیم کوارٹر نمبر 9 ڈی گورنمنٹ برجی کوارٹرز لاہور۔ گواہ شد خاکسار سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا لاہور۔ گواہ شد خاکسار محمد اکرم احمدی موصی ۱۲۱۳۷ بقلم خود۔

<u>وصیت ۱۲۱۶۳</u> میں برکت علی ولد وڈا دین قوم راجپوت عمر ۲۰ سال ساکن ہربنس پورہ ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ر مئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار کی موجودہ جائیداد کوئی نہیں کیونکہ خاکسار کے والد بقید حیات ہیں اور خاکسار کا گزارا ماہوار آمد پر ہے جو کہ-/۱۱۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہونگا۔ میری آئندہ جائیداد نیز میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد برکت علی حوالدار کلرک بقلم خود ۱۲۰۱۴۰ جی۔ ایچ کیو پاکستان ایم۔ جی۔ کیو برانچ ایم جی/ ۲ اور ایس ۱۰۔ بی راولپنڈی گواہ شد غلام رسول بقلم خود مسجد احمدیہ مری روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد عبدالحمید آصف کارکن دفتر وصیت

<u>وصیت ۱۲۱۶۴</u> میں احمد دین ولد رحیم بخش صاحب بھٹی عمر ۶۰ سال ساکن بھاگووال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ر اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کسی قسم کی کوئی جائیداد نہیں۔ ماہوار آمد -/۲۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ میری جو جائیداد ہوگی اس پر نیز ترکہ پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا احمد دین بھاگووال ضلع سیالکوٹ　گواہ شد خاکسار عبدالحمید آصف۔ گواہ شد نشان انگوٹھا حافظ فیض احمد بھاگووال

<u>وصیت ۱۲۱۷۱</u> میں کریم بخش احمد ولد عبدالقدوس خان صاحب قوم رند بلوچ عمر ۲۳ سال ساکن بستی رندان ڈاکخانہ کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازیخان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ر اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں اس لئے میری کسی قسم کی جائیداد نہیں۔ میں واقف زندگی ہوں اور دیہاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغ کے طور پر ماہوار الاؤنس مبلغ ۲۸/۱۲ روپے ملتے ہیں میں اپنے اس الاؤنس اور آئندہ جائیداد اور ترکہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ العبد کریم بخش احمد واقف زندگی مبلغ جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفر گڑھ پاکستان۔ گواہ شد حکیم علی احمد دیہاتی مبلغ موصی۔ گواہ شد محمد عنایت اللہ گجراتی واقف زندگی دیہاتی مبلغ

وصیت نمبر ۱۲۱۸۶ میں سیدہ لال بیگم اہلیہ مولوی محمد عظیم الدین احمد صاحب عمر ۳۳ سال ساکن نندونگر ڈاکخانہ برم چال ضلع سلہٹ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ جنوری ۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موروثی جائیداد ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی۔ اس وقت یہ زمین میرے ایک غیر احمدی بھائی کے قبضے میں ہے۔ جو تخمینہ پانچ ایکڑ زمین میرے حصہ میں آئے گی جسکی قیمت اندازاً ۱۰۰۰/- روپیہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر جو میرے خاوند محترم کے ذمہ واجب الادا ہے وہ مبلغ ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اس وقت میرے پاس زیور طلائی قیمتی ۲۷/- روپیہ اور زیور چاندی قیمتی چار روپیہ ہے یعنی کل جائیداد کی قیمت ۱۴۳۱/- روپیہ ہوئی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ فقط

الامۃ:۔ نشان انگوٹھہ سیدہ لال بیگم اہلیہ مولوی محمد عظیم الدین احمد صاحب موضع بیرپانک شاہ پی او حسین پور ضلع میمن پور مشرقی بنگال مشرقی پاکستان۔ گواہ شد محمد عظیم الدین احمد خاوند موصیہ گواہ شد سید سعید احمد بقلم خود انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ

وصیت نمبر ۱۲۱۸۵ میں محمد حشیم الدین ولد عظیم الدین صاحب عمر ۵ سال ساکن بیرپانک شاہ ڈاکخانہ حسین پور ضلع میمن سنگھ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ جنوری ۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ایک رہائشی مکان ایک تالاب اور کچھ زرعی زمین ہے۔ کل زمین کی مقدار پانچ ایکڑ ۴۹ ڈیسمل زمین ہے۔ اس کے نصف حصہ کا مالک میں ہوں جس کی قیمت تخمینہ ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر دی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارا صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۲۴/۸ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ یا ایسی جائیداد کی قیمت کر طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ / قادیان وصیت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی مد سے منہا کر دیا جائیگا
العبد حکیم الدین احمد ساکن بیر پانگ شاہ ڈاکخانہ
حسین پور ضلع سیمن سنگھ ۔ گواہ شد محمد عظیم الدین گواہ شد
سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ۔

وصیت ۱۲۱۹۰ میں امام دین ولد چوہدری سردار خان
صاحب عمر ۷۰ سال ساکن بھوڈی ملیاں ڈاکخانہ بدو ملہی
ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۱۸ اپریل ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد
اس وقت اراضی تعدادی ۱۰ بیگھہ چاہی واقع موضع مذکور
میں جسکی موجودہ قیمت مبلغ -/۳۶۰۰ روپیہ ہے بلا شرکت
غیرے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان
حال ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں ۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی
جائیداد اس کے علاوہ اور ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی
مالک انجمن مذکور ہوگی ۔ المرقوم ۱۸ اپریل ۱۹۵۹ء
العبد امام دین ولد چوہدری سردار خان صاحب ساکن بھوڈی
ملیاں ضلع سیالکوٹ ۔ گواہ شد چوہدری سردار خان بقلم خود
گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا ۔

وصیت ۱۲۲۱۱ میں محمد ابراہیم ولد میاں کرم الٰہی
صاحب ڈار عمر ۲۳ سال ساکن دینوالی ضلع گجرات بقائمی
ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت کوئی جائیداد
نہیں ہے اور میری ماہوار آمدنی مبلغ ایک سو -/۱۰۰ روپیہ ہے
میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ میرے مرنے کے بعد
اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی
ہوگی ۔ العبد محمد ابراہیم ڈار حلوائی انڈرسن روڈ کوئٹہ بلوچستان
آرمیر روڈ چوک ۔ گواہ شد سکرٹری وصایا احمد دین ہیڈ
لوئر فیکٹری کامنی روڈ کوئٹہ بلوچستان ۔ گواہ شد بقلم خود
چوہدری عبداللہ ڈار برادر حقیقی کوئٹہ بلوچستان

وصیت ۱۲۲۳۸ میں بانو بی بیوہ چوہدری فتح شیر صاحب
مرحوم عمر ۹۵ سال ساکن پنڈ دادنخان ڈاکخانہ خاص ضلع
جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل
۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ مبلغ یکصد روپیہ نقد جو
میرے پوتے ممتاز نبی صاحب کے پاس امانتاً جمع ہے میں اس کے
دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی
رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید
حاصل کر لوں تو اس قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی
اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس
کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی
ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہوگا
اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ۔
الامتہ نشان انگوٹھا بانو بی ۔ گواہ شد ممتاز نبی بقلم خود
مجلس خدام الاحمدیہ پنڈ دادنخان گواہ شد محمد شجاعت علی
انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا

وصیت ۱۲۲۳۹ میں تاج بیگم زوجہ چوہدری ممتاز نبی
صاحب عمر ۳۵ سال ساکن پنڈ دادنخان ڈاکخانہ خاص ضلع
جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل
۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد
حسب ذیل ہے زیورات طلائی و نقرئی قیمتی اندازاً ساڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین سو روپیہ -/۳۵۰ اور حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ -/۱۰۰۰ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے ۔ لہذا کل جائیداد مبلغ -/۱۳۵۰ روپیہ کی ہے میں اس کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔

الامتہ: تاج بیگم زوجہ ممتاز نبی صاحب قائد خدام الاحمدیہ پنڈدادنخان ضلع جہلم ۔ گواہ شد ممتاز نبی بقلم خود خاوند موصیہ مذکور ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۲۲۵۸ میں چوہدری خان محمد ولد چوہدری نواب خان صاحب عمر ۳۲ سال ساکن چک نمبر ۲۲ شمالی ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ فروری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ ہماری زمین موضع کوٹ غلام ڈاکخانہ شیخوپور ضلع گجرات میں تقریباً ۶۰ یا ۷۰ بیگھ زرعی زمین ہے جس میں ہم چھ بھائی شامل ہیں ۔ اور وہ جائیداد مشترکہ ہے ۔ مجھے جس قدر اس میں سے ملیگا اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ لیکن میرا گذارا صرف اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ٹھیکیداری پر ہے جس کے ذریعہ غیر معین آمد ہوتی رہتی ہے ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار یا سالانہ آمد کا دسواں حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا ۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کے عہد میں کرا دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد خان محمد بقلم خود چک نمبر ۲۲ شمالی ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر وصایا بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔ گواہ شد مہر چراغدین صحابی سکرٹری وصایا چک نمبر ۹ شمالی پنیار گواہ شد ۔ ملک عبد المجید لائلپوری محلہ اسلام پورہ گواہ شد جمال خان وائس پریذیڈنٹ چک نمبر ۹ ش منیار ۔

وصیت نمبر ۱۲۲۶۹ میں فضل احمد ولد احمد دین صاحب عمر ۳۳ سال ساکن محلہ گوبند پورہ ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ فروری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ خدا کے فضل و کرم سے میرے والد صاحب ابھی حیات ہیں جو جائیداد کے مالک ہیں اور

نوٹ: ابھی [illegible] موصیہ کا [illegible] ضلع گجرات [illegible] بیگھ زرعی زمین ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ میں کام میں ان کی مدد کرتا رہوں گا اور مجھے بطور جیب خرچ دس روپے ماہوار مل جاتے ہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میں تازیست ۱/۱۰ حصہ اس کا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔

العبد فضل احمد ولد میاں احمد دین گواہ شد شجاع علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد بشیر احمد برادر حقیقی موصی مذکور

وصیت عـ۱۲۲۷۳ میں صغریٰ بی بی زوجہ مرزا ہدایت اللہ صاحب عمر ۲۰ سال ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ بصورت زیورات وصول پا لیا ہوا ہے۔ کلپ طلائی ایک تولہ قیمتی ۱۰۰/- روپیہ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۱۰۰/- روپیہ انام طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۱۰۰/- روپیہ پازیب وغیرہ یعنی ۲۵/- روپیہ کل جائیداد ۳۲۵/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد اور ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامتہ: صغریٰ بیگم زوجہ ہدایت اللہ صاحب
گواہ شد ہدایت اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود

وصیت عـ۱۲۳۳۴ میں چوہدری محمد اشرف خان ولد چوہدری غلام حسین صاحب عمر ۱۸ ۱/۲ سال ساکن بھوہڑ ڈاکخانہ مہولہ ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ جون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد (جیب خرچ) مبلغ پندرہ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ہوگی۔ والسلام خاکسار محمد اشرف (واقف زندگی) بی ایس سی ایگرک سٹوڈنٹ۔ ایگریکلچرل کالج لائلپور گواہ شد عبدالرحیم بقلم خود سیکرٹری جماعت احمدیہ جہلم۔ گواہ شد مظفر حسین موصی مذکور کا حقیقی بھائی۔ موجودہ پتہ:۔ محمد اشرف خاں موضع بھوہڑ ڈاکخانہ مہولہ براستہ ڈہڈیال ضلع جہلم۔

وصیت عـ۱۲۳۴۵ میں عبدالحق ولد دین محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۸ سال ساکن پنڈی بھاگو ڈاکخانہ چوبارہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مبلغ چار صد روپیہ نقد جو کہ دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری ماہوار آمد بذریعہ تجارت تقریباً ۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے وقت جس قدر بھی میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد عبد الحق موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد وارث موصی بقلم خود چونڈہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد محمد سعید انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۲۳۵۷ میں محمد شریف تیو ولد تیو تھیم ٹیک TEO THIAM TEEK قوم CHINESE عمر ۳۲ سال ساکن KUALO BELEAT ڈاکخانہ BERUNAI ST: KUALA BELAIT بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ رمئی ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں چونکہ خاکسار کے پاس علاوہ تنخواہ کے اور جائیداد موجود نہیں اس لئے خاکسار ہر مہینہ کا تنخواہ دس فیصدی وصیت کرتا ہے۔ جب کوئی جائیداد موجود ہوگی تو اطلاع دی جائے گی اور میرے مرنے کے بعد وہ جائیداد بھی ۱/۱۰ حصہ انجمن احمدیہ کی خدمت کے لئے دیا جائے گا۔ دستخط محمد شریف تیو گواہ شد محمد زہدی فضل انچارج احمدیہ مشن بورنیو گواہ شد امیر جماعت احمدیہ بروان بورنیو۔

وصیت نمبر ۱۲۳۵۸ میں زلیخا زوجہ کے عبد القادر صاحب قوم چینی عمر ۴۵ سال ساکن ARANG BATU ڈاکخانہ LABUAN بی۔ این۔ بورنیو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری زمین ۲/۱ ۲ ایکڑ جس کی قیمت دو سو ڈالر -/۲۰۰ ہے۔ زیور جس کی قیمت -/۲۴۷ چار سو سینتالیس ڈالر ہے نقدی -/۷۰ ڈالر میں اس تمام جائیداد کو مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ پر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نشان انگوٹھا زلیخا زوجہ کے عبد القادر صاحب گواہ شد محمد زہدی فضل انچارج احمدیہ بورنیو مشن۔ گواہ شد خاکسار ڈاکٹر بدر الدین احمد عفی اللہ عنہ

وصیت نمبر ۱۲۳۶۰ میں شریف احمد ولد ڈاکٹر فتح الدین صاحب قریشی ساکن قادیان حال پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرے پاس اس وقت صرف مبلغ چھ سو روپیہ نقد اور مبلغ چار سو روپیہ مالیت کی ہیں نے ادویات سازی میں مطب کرتا ہوں۔ اس سے جو آمدنی ماہوار ہوگی میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد:- شریف احمد پیسی ضلع پشاور

وصیت نمبر ۱۲۳۶۵ میں سکینہ بیگم زوجہ میاں عبد الجبار صاحب عمر ۴۰ سال ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴ رجون ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ -/۲۵۰ روپیہ بذمہ میرے خاوند مذکور کے واجب الادا ہے۔ علاوہ اس کے اڑھائی کنال اراضی واقع موضع چندر کے جتاں ضلع سیالکوٹ میں جس کی قیمت موجودہ مبلغ -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ کل جائیداد مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتی ہوں زیور وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ اور ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامتہ سکینہ بیگم زوجہ میاں عبد الجبار صاحب۔ گواہ شد میاں عبد الجبار خاوند موصیہ گواہ شد حکیم محمد فیروز الدین قریشی مہاجر قادیان انسپکٹر بیت المال قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ

وصیت ۱۲۳۵۵ میں عائشہ بیگم اہلیہ عزیز اللہ خانصاحب عمر تخمیناً ۴۲ سال ساکن حال مقیم ڈسکہ کوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ر جون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ کل زیورات وزنی پونے دو تولہ قیمتی -/۱۷۵ روپیہ حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ ہے۔ کل موجودہ جائیداد ایکہزار ایکصد پچھتر روپے ہے اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد عائشہ بیگم اہلیہ عزیز اللہ خانصاحب پٹھان حال مقیم ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد عبد العزیز واقف زندگی مدرسہ احمدیہ تحریک جدید ڈسکہ خاص ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد بابو محمد ابراہیم عابد صراف ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ

وصیت ۱۲۳۵۶ میں عزیز اللہ خاں ولد محمد یعقوب خاں قوم پٹھان عمر تخمیناً ۴۶ سال ساکن ڈسکہ کوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ر جون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد تنخواہ معہ الاؤنسز کل -/۹۹ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ العبد عزیز اللہ خاں حال مقیم ڈسکہ خاص ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد عبد العزیز واقف زندگی مدرسہ احمدیہ تحریک جدید ڈسکہ خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد محمد ابراہیم عابد صراف سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ جماعتہائے احمدیہ حلقہ ڈسکہ۔

وصیت ۱۲۳۵۷ میں شریفہ بیگم مہاجرہ زوجہ حمید احمد چوہدری نذیر احمد خانصاحب قوم راجپوت سکنہ بھاڈیوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ر اگست ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی وزنی ۴ ۱/۲ تولے قیمتی مبلغ -/۴۹۵ روپے اور زیورات چاندی کی وزنی ۳۰ تولے قیمتی مبلغ -/۳۰ روپیہ کل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیورات کی قیمت -/۲۲۵ روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اور نقد مبلغ -/۷۰ روپے ہے کل رقم مبلغ -/۱۰۹۵ روپیہ بنتی ہے۔ اس رقم کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد شریفہ بیگم۔ گواہ شد عبدالرحمٰن خاں قلعہ صوبا سنگھ گواہ شد نذیر احمد خاوند موصیہ مذکور

وصیت نمبر ۱۲۲۰۹ میں رحیم بی بی بیوہ محمد بخش صاحب عمر ۷۰ سال ساکن کرنڈی ڈاکخانہ پکا چانگ ریاست خیرپور سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ جولائی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد ایک بھینس قیمتی -/۲۰۰ روپیہ اور نقد -/۱۳۰ روپیہ اور چوڑی نقرئی -/۱۰ روپیہ ہے۔ اس کے سوا میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ رحیم بی بی گواہ شد عبدالحق لوز برادر حقیقی موصیہ مذکور۔ گواہ شد عزیز الدین بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۴۱۸ میں چوہدری مہر الدین ولد چوہدری نظام دین صاحب عمر ۶۰ سال ساکن چک ۲۸۹ جھنگ برانچ ڈاکخانہ چک ۲۷۶ جھنگ برانچ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ جولائی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے اراضی تعدادی ۴۸ کنال واقع موضع ونجواں ضلع گورداسپور میں تھی۔ اگر اراضی مذکورہ بالا واپس ملی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گزارہ سالانہ آمدنی پر ہے۔ جو مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ العبد چوہدری مہر الدین ولد نظام الدین چک ۲۸۹ جھنگ برانچ ضلع لائلپور گواہ شد۔ چوہدری حیات محمد برادر موصی۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۴۱۱ میں چوہدری حیات محمد ولد چوہدری نظام دین صاحب عمر ۵۶ سال ساکن چک ۲۸۹ جھنگ برانچ ڈاکخانہ چک ۲۷۶ جھنگ برانچ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ جولائی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے اگر اراضی مذکورہ واپس ملی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ سالانہ آمدنی پر ہے جو مبلغ یکصد روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ حصہ آمد کمی بیشی کے مطابق ادا کرتا رہوں گا۔ العبد چوہدری حیات محمد ولد نظام دین چک ۲۸۹ جھنگ برانچ ڈاکخانہ چک ۲۷۶ جھنگ برانچ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری مہر الدین برادر موصی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت ۱۲۴۴۳۲ میں محمد جان زوجہ چوہدری علی محمد صاحب عمر ۳۰ سال ساکن چک نمبر ۴۹۷ جھنگ برانچ ڈاکخانہ شورکوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ جولائی ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے میرے خاوند محترم نے -/۲۰۰ روپیہ مہر کے عوض میں دو کنال زرعی زمین موضع ... گڑھ ضلع ہوشیارپور مشرقی پنجاب میں سے جو ہجرت کے باعث ہاتھ سے نکل چکی ہے اور پاکستان میں عارضی طور پر ایک ایکڑ زرعی زمین برائے کاشت ملی ہے مذکورہ جائیداد کے حاصل ہونے پر اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کروں گی۔ سردست مجھے جو آمد زمین سے ہوتی رہے گی تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور میرے پاس نقرئی زیور قیمتی مبلغ اندازاً پچاس روپیہ کا ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ محمد جان بقلم خود زوجہ چوہدری علی محمد خان زمیندار چک ۴۹۷ ج۔ب۔ ڈاکخانہ شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ گواہ شد محمد شجاعت علی و۔ع ۲۹۷۶ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان ربوہ حلقہ ملتان۔ گواہ شد چوہدری علی محمد خاوند موصیہ چک نمبر ۴۹۷ ج۔ب شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ گواہ شد دولت خاں سیکرٹری وصایا چک نمبر ۴۹۷ ج۔ب شورکوٹ روڈ

وصیت ۱۲۴۴۳۴ میں محمد سلیمان بھٹی ولد رحیم بخش صاحب دوکاندار عطار عمر ۲۲ سال ساکن شہر شورکوٹ روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ تجارتی کام کرتا ہوں جس کے ذریعہ اندازاً ۴۰ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد سلیمان بقلم خود ولد رحیم بخش مالک دوکان عطار شہر شورکوٹ ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ۔ گواہ شد حکیم عبدالرحمن صاحب برادر اکبر موصی مذکور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شہر شورکوٹ ضلع جھنگ

وصیت ۱۲۸۰۰ میں چوہدری سلیمان ولد چوہدری کریم بخش صاحب ساکن چک نمبر ۷۶ ج۔ب سنتوکھ گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور عمر ۶۵ سال بقائمی ہوش و حواس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ جون ۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ پاکستان میں میرے نام بطور عارضی پانچ کیلہ زمین الاٹ ہوئی ہے اور ایک بھینس قیمتی ۲۲۵/- روپیہ ہے۔ میں مذکورہ بالا زمین کی آمد اور بھینس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ میری وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا محمد سلیمان چک نمبر ۶۷ گ۔ب سنتوکھ گڑھ ڈاکدار والہ ڈاکخانہ خاص گواہ شد: محمد الدین کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۸۱۲ میں اعجاز قدیر ولد فضل دین صاحب عمر تقریباً ۲۴ سال ساکنہ ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ صرف ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۶۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد اعجاز قدیر رائل پاکستان ایئر فورس ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد: چوہدری محمد یامین احمدی کوارٹر نمبر ۲۱ اے آرڈیننس اسٹیٹ ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد: مبارک علی مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی۔

وصیت نمبر ۱۲۸۱۶ میں عطاء اللہ ولد میاں اللہ دتہ صاحب ساکن لوڑانوالہ ڈاکخانہ بھاگ کھیت پور ضلع گجرات عمر ۳۲ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ جنوری ۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال پانچ ایکڑ زمین اور ایک مکان مالیتی قریباً چار صد روپیہ ہم پانچ بھائیوں اور دو بہنوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔ اس میں سے اپنے حصہ نیز اپنی ماہوار آمد مبلغ پچپن روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان ہوگی
العبد: عطاء اللہ ولد اللہ دتہ صاحب درویش حلقہ ناصر آباد قادیان۔ گواہ شد ملک صلاح الدین درویش دار المسیح سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان۔ گواہ شد صدیق احمد لائلپوری درویش حلقہ ناصر آباد قادیان

وصیت نمبر ۱۲۸۲۲ میں حسن بی بی بیوہ غلام محمد صاحب مرحوم ساکنہ محمودہ اٹک ڈاکخانہ چک بیلی خان ضلع کیمبل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے خاوند وفات پا چکے ہیں۔ میرے پاس اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ مرحوم میرے بیٹوں کے پاس میرا مبلغ یکصد پینتیس ۱۳۵/- روپیہ نقد موجود ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کر لوں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے پاس کی موجودہ رقم مندرجہ بالا کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۱۳/۸ روپے نقد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسالی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ العبد مسمات حسن بی بی بیوہ غلام محمد صاحب مرحوم۔ گواہ شد محبوب عالم ولد احمد خان بقلم خود ساکن محمودہ۔ گواہ شد میراں بخش ولد کرم بخش سیکرٹری مال نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حیات بخش ولد غلام محمد نشان انگوٹھا۔

وصیت ۱۲۸۲۱ میں عبدالحکیم اطہر ولد چوہدری محمد مراد صاحب سکنہ کبیر والا ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بعمر ۲۳ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک کنال زمین جس کے اندر ایک پختہ مکان ہے۔ قیمتی ایک ہزار روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی لیکن میرا گذارا صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن قادیان حال ربوہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد بوقت وفات جو ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ہو گی۔ اور اگر کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ العبد عبدالحکیم بی۔ اے منشی فاضل ٹیچر ڈی۔ بی ہائی سکول کبیر والا۔ گواہ ...

ڈاکخانہ ہیڈ ولایت شاہ انسپکٹر دیہایا تحصیل کبیر والا ملتان۔ گواہ شد شیخ نور الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کبیر والا بقلم خود

وصیت ۱۲۸۲۳ میں اقبال بیگم اہلیہ شیخ گلزار محمد صاحب ساکن شیخوپورہ شہر بعمر ۲۰ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۵۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ حق مہر ۱۶۰ روپے جو خاوند محترم سے وصول پا لیا ہوا ہے۔ زیورات وزنی ۶ تولہ قیمتی ۶۰۰/- روپیہ تقریباً۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جو متروکہ ثابت ہو گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد اقبال بیگم بقلم خود۔ گواہ شد احمد علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔ گواہ شد حکیم عمر الدین احمد... گواہ شد شیخ گلزار محمد پٹواری بقلم خود

وصیت ۱۲۸۲۲ میں رشید احمد ولد غلام محمد صاحب سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مئی ۱۹۵۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد قادیان محلہ دارالرحمت میں ایک مکان جو میرے پاس رہن ہے جو مبلغ ۳۲۰۰/- روپیہ ایک ہزار روپیہ کی سفید زمین محلہ دارالبرکات میں ہے ایک ٹکڑہ اراضی منتقل ربتی چھلہ ۱۷۵۰/- روپیہ کا یہ جائیداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے واپس ملنے پر ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ لیکن اس وقت ۲۶۰/- روپے کا مقروض ہوں میرا گذارا ماہوار آمد مبلغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

-/۵ روپیہ پرچہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ رکمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد رشید احمد۔ گواہ شد سکرٹری مال سیالکوٹ۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۸۲۴ میں فاطمہ صدیقہ زوجہ شیخ کرم دین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال سکنہ ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ر مارچ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میرے پاس سونے کی بالیاں ہار تولہ اور رنگ وزنی ۳ ماشہ مالیتی اندازاً سو روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں میرے حق مہر کی رقم ایکہزار روپیہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ الامۃ:۔ فاطمہ صدیقہ اہلیہ شیخ کرم دین ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد فرزند علی ناظر بیت المال۔ گواہ شد شیخ کرم دین خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۸۲۵ میں کے۔ محمد۔ کوبجی ولد کوبجی احمد قوم مالاباری پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال ساکن BEACH ڈاکخانہ لابوان ..... بی این بورنیو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ر فروری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری آمدنی -/۱۰۰ ڈالر ہے ماہوار۔ -/۱۰۲ روپیہ ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اور میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ موجودہ جائیداد کوئی نہیں۔ العبد۔ کے۔ محمد کوبجی۔ گواہ شد خاکسار ڈاکٹر بدرالدین احمد گواہ شد۔ محمد زاہد فضلی مبلغ شمالی بورنیو

وصیت نمبر ۱۲۸۲۶ میں کے۔ سی ہیبین کوبجی ولد عبدالقادر صاحب کوبجی قوم مالاباری عمر ۲۶ سال ساکن BEACH ڈاکخانہ LABUAN لابوان بی این بورنیو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ر فروری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار تنخواہ -/۶۰ ڈالر ہے مطابق ۵/۱۴/۶۴ روپے اس تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں اور میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ موجودہ وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ العبد کے سی ہیبین کوبجی۔ گواہ شد خاکسار ڈاکٹر بدرالدین احمد گواہ شد محمد زاہدی فضلی مبلغ شمالی بورنیو۔

وصیت نمبر ۱۲۸۲۹ میں محمد حسین ولد عطا محمد صاحب ساکن چار کوٹ حال کیمپ کالا بارک نمبر ۳ چک جمال ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ر جولائی ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے کیونکہ ہم وطن سے ہجرت کرکے کیمپ کالا میں مقیم ہیں۔ میری اسوقت آمدنی -/۳۰ روپے ماہوار ہے اور ایک عدد سنگر مشین سیکنڈ ہینڈ جس کی قیمت یکصد روپیہ ہے اور یکصد روپیہ نقد جمع ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد محمد حسین موصی ولد عطا محمد حال مقیم کیمپ کالا ضلع جہلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنیے بڑے لوگ اور روسا کیا کہتے ہیں

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد ممتاز دولتانہ

آپ کا ٹھنڈا سرمہ اور سرمہ جواہر والا استعمال کر رہی بہت اچھا ہے۔

ہز ایکسیلنسی میاں بشیر احمد صاحب سفیر پاکستان ٹرکی

کی بیگم صاحبہ محترمہ کی تصدیق۔ آپکے بحد مفید سرمے امراض چشم کے لئے اکسیر ہیں۔ دو دو شیشیاں اور ارسال فرمایئے۔

محترمہ صفورہ بیگم صاحبہ آنریری مجسٹریٹ

بنارس تحریر فرماتی ہیں۔ آپ کا سرمہ جواہر والا اور ٹھنڈا سرمہ کو آنکھوں کی انگریزی پیٹنٹ دواؤں سے بھی زیادہ مفید پایا۔

جناب چیف ٹریفک منیجر او۔ ٹی ریلوے گورکھپور

آپ کے سرمہ جواہر اور ٹھنڈا سرمہ کو پہلے درد میں ہی مفید پایا۔ میرا دوست پہلے رات کو اندھا تھا۔ آپکے سرمہ کے استعمال سے اب وہ رات کو چھلانگیں مارتا پھرتا ہے۔

(منشی امام الدین دادو سندھ)

ابتدائے نزول الماء میں آپ کے سرمے بہت مفید ثابت ہوئے۔

(منشی ہدایت اللہ از کوئٹہ)

محترمہ بیگم شاہنواز ایم۔ ایل۔ اے

آپ کے مجرب سرمہ نے میری آنکھیں بالکل درست کر دی ہیں جو بہن بھائی اسے استعمال کریں گے وہ آپ کے ممنون ہوں گے۔

رائٹ آنریبل سر میاں محمد شفیع صاحب مرحوم

کی لیڈی صاحبہ محترمہ فرماتی ہیں آپ کے سرمے بحد مفید اور ہمارے خاندان میں بہت مقبول ہیں۔

محترمہ بیگم تصدق حسین سابق ایم۔ ایل۔ اے

"آپکے دواخانے کی شہرت بہت شاندار ہے بالخصوص سرمہ جواہر والا اور منجن لاجواب ہیں۔ میں نے سرمہ جواہر والا کو دو ہفتے استعمال کیا۔ اس سے بہت فائدہ ہوا۔ میری نظر بہت کمزور ہو گئی تھی۔ سرمہ جواہر سے بہت فرق ہے۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ مجھے عینک سے نجات مل جائے گی۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

جو صاحب طبیہ عجائب گھر سے ادویہ خرید کرنا چاہیں ان کے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہوگا کہ انہیں دوسری دکانوں کی نسبت سے عمدہ اور خالص ادویہ مل سکیں گی۔

شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قریشی

پرنسپل طبیہ کالج لاہور

آجکل مصنوعی اور ادنیٰ درجہ کی دواؤں کی گرم بازاری ہے۔ اس لئے جو دواخانے عمدہ اور اعلیٰ دوائیں بہم رسانی کی سعی کرتے ہیں۔ جمہور کو ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ عوام کے علاوہ اطبائے کرام بھی طبیہ عجائب گھر سے فائدہ اٹھائیں گے۔

نوٹ:۔ اگر ٹھنڈا سرمہ اور سرمہ جواہر والا دونوں اکٹھے استعمال کرنے ہوں تو ٹھنڈا سرمہ رات کو سوتے وقت تین تین سلائیاں لگا لیجیے اور سرمہ جواہر والا ... دن کو ... کسی وقت ... دو دو سلائی لگائیں۔ دونوں [illegible] کا روزانہ استعمال بحد مفید ثابت ہو چکا ہے۔

ربوہ میں ایس جلال الدین مالک [illegible] ڈسٹری بیوٹر سے طلب کیجیے

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۵۹ لاہور

ٹھنڈا سرمہ

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپے

سرمہ جواہر والا

چھ ماشہ قیمت فی شیشی پانچ روپے

تین ماشہ

شیشی کی قیمت ڈیڑھ روپیہ آٹھ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بواسیر کے مریضوں کیلئے

ایک اکسیر الاثر بے خطر دوا

بواسیری — بواسیر ایک موذی مرض ہے۔ خونی ہو تو اکثر ہر روز خون نکل جانے سے آئے دن مریض کمزور ہو جاتا ہے چہرہ زرد پڑ جاتا ہے، بادی ہو تو مسوں کی جلن اور درد دن رات بے چین رکھتی ہے لیکن بواسیری کا استعمال ہر قسم کی بواسیر کے لئے بالکل بے خطر و مجرب ہے پہلے روز ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ خون کو فوراً بند کرتی ہے۔ ہر روز اجابت با فراغت لاتی ہے۔ اور بڑی خوبی یہ ہے کہ اسے ایک عرصہ تک مسلسل استعمال کرنے سے مسے خود بخود خشک ہو کر گر جاتے ہیں ایک بار کی آزمائش سے ہی آپ اس کے حیرت انگیز اوصاف کے قائل ہو جائیں گے۔

تصدیقات

(۱) ایک ایم بی۔ بی۔ ایس معزز ڈاکٹر انچارج ہاسپٹل کی شہادت ہے کہ میں بواسیری استعمال کرنے بعد اب بواسیر کے مریضوں کو بجائے میرے پاس علاج کے لئے آنے ہی طبیہ عجائب گھر کی راہ دکھاتا ہوں۔

(۲) عالیجناب چوہدری محمد حسین خان صاحب رئیس اعظم وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی ایمن آباد فرماتے ہیں۔ مجھے عرصہ دراز سے بواسیر کی شکایت تھی۔ آپ کی بواسیری گولیاں نے پہلے روز ہی معجزانہ اثر دکھایا۔ اُمید ہے ان کا مسلسل استعمال بیحد مفید ثابت ہوں گی۔

(۳) جناب سول سرجن صاحب بہادر سول ہاسپٹل بلند شہر کی بیگم صاحبہ کی تصدیق۔ بواسیری گولیاں بہت مفید اور بے ضرر اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔

(۴) جناب ایم۔ ایچ ملک گورنمنٹ کنٹریکٹر راولپنڈی کی تصدیق۔ بواسیری گولیوں نے پہلے روز ہی اثر دکھایا۔ میں تو اس دوا کو کرامت سمجھتا ہوں۔

(۵) جناب مولوی قمر الدین صاحب بی۔ اے تحریر فرماتے ہیں:۔ میں نے آپکی دوا "بواسیری" اپنی اہلیہ صاحبہ کو استعمال کروائی تھی اُن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف ایک درجن گولیاں استعمال کرنے کے بعد ہی فائدہ ہوا تھا اور اس کے بعد پھر کبھی بواسیر کی شکایت نہیں ہوئی۔

میں نے خود بھی یہی دوا استعمال کی اور ایک سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے کہ مجھے پھر کبھی یہ شکایت نہیں ہوئی۔ آپکی دوائی واقعی از حد مفید ہے۔

(خاکسار قمر الدین بی۔ اے)

بواسیری ایک ماہ کا کورس قیمت پانچ روپے۔ ملنے کا پتہ

مینیجر طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

اُبٹنہ حسن افزا:۔ چہرے کے کیل اور چھائیاں دور کر کے چہرہ کو بارونق بناتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے:۔

اکسیر مصفی:۔ پھوڑے پھنسیوں اور مہاسوں کے مواد ردیہ کو جسم سے خارج کر کے خون کو صاف کرتی ہے (قیمت فی شیشی دو روپے)

ہائی بلڈ پریشر کی بے نظیر طبی دوا

(ایک ماہ کورس دس روپے)

اکسیر صبوحی:۔ نسیان کو دور کر کے دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کورس پانچ روپے:۔

اکسیر دمہ:۔ پہلی خوراک اثر دکھاتی ہے۔ جناب حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیارپوری تحریر فرماتے ہیں اکسیر دمہ اچھی دوائی ہے فی شیشی پانچ روپے:

اکسیر دل:۔ دل کی دھڑکن اور کمزوری قلب کا بے نظیر علاج ہے فی شیشی پانچ روپے:۔

اکسیر خارش:۔ خارش تر ہو یا خشک یہ اکسیر اس کے لئے بے نظیر چیز ہے قیمت فی شیشی پانچ روپے:

توندی:۔ بڑے پیٹ کا طبی علاج ایک ماہ کورس پانچ روپے:

اکسیر ذیابطیس:۔ یہ بیحد مفید دوا شکر کو روکتی ہے جسم کو تقویت دیتی ہے۔ پیشاب کو اصلی حالت لاتی ہے بہت بیش قیمت اجزا سے تیار کی گئی ہے قیمت ایک ماہ کورس:۔ دس روپے:۔

(ملنے کا پتہ)

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے فائدے کی باتیں

یہ روزمرہ کے مشاہدہ کی بات ہے۔ کہ اکثر مستند ڈاکٹر صاحبان جب کسی مریض کے لئے کوئی دوا تجویز فرماتے ہیں۔ تو وہ اپنی طرف سے کسی بہترین فرم کی دوا منتخب کرنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ چاہے اُس فرم کی اُس دوا کی قیمت دیگر فرموں کی تیار کردہ دوا کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اکثر ڈاکٹر صاحبان ہاورڈ۔ مے اینڈ بیکر۔ بنگال کیمیکل وغیرہ صرف چند چیدہ چیدہ معتبر و مستند فرموں کی ادویہ کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ وہ قیمت کی زیادتی کا مطلق خیال نہیں کرتے۔ کہ چونکہ فلاں فرم کی مطلوبہ دوا بہت ارزاں ہے۔ اس لئے اس سے ہی کام لیا جائے۔ مہنگی قیمت کی دوا سے کیا سروکار۔ نہیں وہ قیمت کی زیادتی سے قطعاً لاپرواہ ہو کر معتبر و مستند فرم کی بہترین تیار شدہ دوا کو ترجیح دیتے ہیں۔ غرضیکہ اکثر ڈاکٹر صاحبان دوا تجویز کرتے وقت دوا کی قیمت کو ملحوظ نہ رکھ کر اس کے مفید و مجرب ہونے کا خیال رکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ کسی معتبر و مستند فرم کی دوا کو استعمال میں لاتے ہیں۔ لیکن عموماً دیسی معالجین (چاہے وید ہوں یا حکیم) کی اس زمرہ میں بالکل اُلٹی گنگا بہتی ہے۔ ان کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ ان کو کسی دیدک دوا کی ضرورت ہو یا کسی یونانی دوا کی تو وہ کسی مستند فارمیسی یا دواخانہ کی معتبر دوا خریدنے کی کوشش نہ کر کے چاہتے ہیں۔ کہ جو فارمیسی یا دواخانہ وہ دوا سستے سے سستے بھاؤ پر فروخت کرتا ہے۔ وہ دوا اُسی فارمیسی سے منگوائی جائے۔ چاہے سونے کی جگہ پیتل ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ بوقت ضرورت مختلف فارمیسیوں یا دواخانوں کی فہرستوں کی ورق گردانی شروع کر دی جاتی ہے۔ اور جو فارمیسی یا دواخانہ وہ دوا سب سے کم نرخ پر فروخت کرتا ہے۔ وہ دوا اُسی فارمیسی یا دواخانہ سے طلب کی جاتی ہے۔ غرضیکہ کسی معتبر فارمیسی یا دواخانہ کی دوا کو خریدنے کی طرف رجوع قطعاً نہیں کیا جاتا۔ بلکہ کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ جہاں سے سستے داموں دوا ملے۔ اُسے ہی استعمال کیا جائے۔ دوا کی کوالٹی کا فکر نہیں۔ فکر ہے تو یہ کہ دام زیادہ نہ لگ جائیں۔

جب کھانے کے لئے گندم خریدنی ہوتی ہے تو کئی دوکانوں پر گندم کا نمونہ ملاحظہ کیا جاتا ہے۔ جہاں سے بہترین گندم ملے۔ وہاں سے خرید کی جاتی ہے۔ گھٹیا گندم جو سستے داموں ملتی ہے اُسے نہ خرید کر ہمیشہ گراں قیمت کی بڑھیا کوالٹی کی گندم خرید کی جاتی ہے یہی حال دیگر خوردنی اشیا کا ہے۔ اور یہی حال کپڑوں وغیرہ کا ہے۔ لیکن نامعلوم جب دوا خریدنے کی باری آتی ہے۔ تو ہم اس اصول کو کیوں فراموش کر بیٹھتے ہیں؟ دوا گھٹیا ہے یا بڑھیا۔ اس کا خیال نہ کر کے اپنی تمام کوشش اس امر کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ کہ کہیں دوا خریدتے وقت زیادہ قیمت ادا نہ کر بیٹھیں۔ فائدہ ہو یا نہ ہو۔ اس سے اُن کو سروکار نہیں رہتا۔ اُن کا دستور ہے تو یہ کہ دام تھوڑے لگیں۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ سستا روئے بار بار مہنگا روئے ایک بار۔

اگر آپ مختلف فارمیسیوں یا دواخانوں کی فہرستیں ملاحظہ فرمائیں۔ تو تھوڑی سی جدوجہد کے بعد آپ پر یہ امر خود بخود عیاں ہو جائے گا۔ کہ کئی فارمیسیاں و دواخانے کئی ادویہ اُن داموں پر فروخت کر رہے ہیں۔ کہ جن نرخوں میں تیار بھی نہیں ہو سکتیں۔ پر جا بجا اُن نرخوں پر کمیشن بھی دیتے ہیں۔ اشتہار بازی بھی کرتے ہیں۔ ہزاروں روپے منافع بھی کماتے ہیں تو پھر کس جادو کے ڈنڈے سے وہ یہ تمام کھیل رچاتے ہیں۔ اس پر پردہ ہی پڑا رہنے دیں۔ ہمیں ان باتوں سے غرض نہیں۔

نبض شناس حکیم ہونے کے لئے کئی سال کے تجربہ کی ضرورت ہے۔ لیکن کسی فارمیسی یا دواخانہ کی ادویات کا مفید و غیر مفید ہونا معلوم کرنے کے لئے ایک دفعہ کا تجربہ ہی کافی ہے۔ اس لئے آپ صرف ایک مرتبہ اپنی کوئی فرمائش بطور تجربہ **طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور** کو دیں۔ ہمیں یقین واثق ہے کہ آپ پھر ہمیشہ کے لئے اس کے زندہ اشتہار ثابت ہوں گے۔ کیونکہ آپ سے پیشتر جن سینکڑوں احباب اور حکما اور ڈاکٹر صاحبان کو اس سے کبھی ایک دفعہ بھی واسطہ پڑا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے نہ صرف اس کے مداح بلکہ گاہک بن گئے ہیں۔ (اپنی تمام طبی ضروریات کے لئے صرف یہ پتہ یاد رکھیں) **طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپاری پاک درجہ خاص

کثرت طمث، زیادتی حیض، سفید رطوبت آنا، اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ مستورات کی جوانی اور تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ جوڑوں، پٹھوں اور کمر کے درد کو دور کرتی ہے۔ رحم کی اصلاح کرتی ہے اور اس کو طاقت دیتی ہے جس سے قرار حمل کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔ ایام حمل میں کھلانے سے حمل کو طاقت پہنچتی ہے۔ جس سے مضبوط اور خوبصورت بچہ پیدا ہوتا ہے۔ صاف خون پیدا کرتی اور جسم کی رونق کو بڑھاتی ہے۔

ایک خاص طویل نسخہ سے تیار ہوتا ہے۔ بازاری چیز کی اس سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ قیمت ایک پاؤ چھ روپے۔

(قیمت فی شیشی) معجون کچلہ درجہ خاص (۵ روپے)

جوڑوں کے درد رعشہ فالج لقوہ وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ انتہائی خوراک چار رتی ہمراہ دودھ۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریض استعمال نہ کریں۔ (ربوہ شریف میں سیفون ٹی ریسٹورنٹ سے طلب فرماویں)۔

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

مولانا عبدالمجید صاحب سالک

ایڈیٹر روزنامہ "انقلاب" لاہور

میں نے طبیہ عجائب گھر کو ایک بات میں نہایت بے نظیر پایا وہ یہ ہے کہ ہر چیز عمدگی اور نفاست کے اعتبار سے لاثانی کہلا سکتی ہے۔ آپ ایک دوا آزمائش کے طور پر منگائیے اور پھر دوسرے دواخانوں کی بہم پہنچائی ہوئی دوا سے مقابلہ کیجئے۔ تو آپ کو میری گذارش کی اہمیت معلوم ہو۔ خالص عمدہ اور صاف ستھری دوائیں حاصل کرنے کے لئے طبیہ عجائب گھر بہترین مرکز ہے۔ ہر چیز بہتر سے بہتر دواخانہ سے بھی اونچا معیار رکھتی ہے اور پھر قیمتیں بڑے دواخانوں کے مقابلہ میں یقیناً کم ہیں۔

اکسیر جگر

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کا خاص نسخہ ہے۔ تمام امراض جگر میں بیحد مفید ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے قبض کو رفع کرتی ہے۔ اور بدن میں چستی پیدا کرتی ہے۔ ایک ماہ کورس چار روپے

جوڑوں کی دردوں کی بیحد مفید اور اکسیر دوا ایک ماہ کورس پانچ روپے

اکسیر عسرت طمث

ماہواری کا بالکل بند ہو جانا یا رک رک کر تھوڑا تھوڑا آنا یا درد اور تکلیف سے آنے کے لئے بہترین اور لاجواب بار بار کی تجربہ شدہ اکسیر دوا ہے۔ قیمت چھ روپے۔

جناب ڈاکٹر سی، ایس خان صاحب چیف کمرشل

منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

(۱) آپ کی سونے کی گولیاں بہت عمدہ معقول جنرل ٹانک ہیں۔ کام کی زیادتی سے جو تھکن محسوس ہوتی تھی۔ انکے استعمال سے دور ہو گئی۔

(۲) آپکے "فوری علاج" نے تو امرت دھارا کو بھلا دیا ہے۔ نہایت موثر دوا ہے۔

(سونے کی گولیاں ایک ماہ کورس چودہ روپے)

اصلی اکسیر اٹھرا

مکمل اور اعلیٰ درجہ کے اجزاء سے بنی ہوئی گولیاں قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: **طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور**

و آوینٰھما الی ربوہ ذات قرار و معین

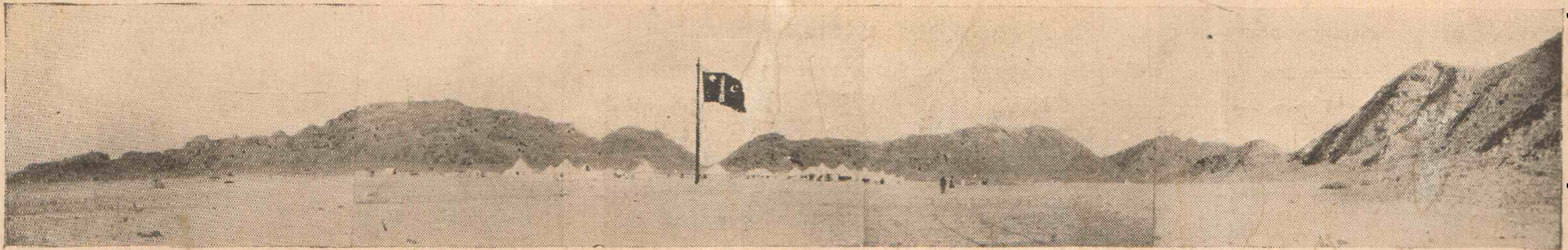

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو کعبہ کو پہنچتی رہیں ربوہ کی دعائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا عہد

میں خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے قادیان کو جماعت احمدیہ کا مرکز مقرر فرمایا ہے میں اس کے پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش اور جدو جہد کرتا رہونگا اور اس مقصد کو کبھی اوجھل نہیں ہونے دونگا اور میں اپنے نفس اور اپنے بچوں اور اگر خدا کی مشیت یہی ہو تو اولاد کی اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لئے تیار کرتا رہونگا۔ کہ وہ قادیان کے حصول کے لئے ہر چھوٹی اور بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں

اے خدا مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اللھم آمین